Presented by: Rana Jabir Abbas

فراتِ سخن

باقر زیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DVD Version

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتساب

اُس صاحبِ لوح وقلم کے نام ...... جس نے اپنی پہلی وحی میں قلم کا ذکر کیا۔
اُن نورانی ہستیوں کے نام ...... جو وجہ تخلیقِ کائنات ہیں۔
اُن شہدا کے نام ...... جن کے لہو سے روئے اسلام تابناک ہے۔
اُن شعرا کے نام ...... جنھوں نے حمد، نعت، منقبت، قصیدے، سلام، نوحے اور مرثیے لکھے۔
اُس برادر مرحوم کے نام ...... جس کی جدائی آج بھی دل پر شاق ہے۔
اُس شریکِ حیات کے نام ...... جو میری کسی ادبی مصروفیت میں کبھی رکاوٹ نہیں بنی۔
اُس خوش طبع اولاد کے نام ...... جو چاہتی ہے کہ میں ہر سال تازہ اور نو تصنیف مرثیہ پڑھوں۔
اُن باذوق سامعین کے نام ...... جنھوں نے یہ مرثیے سنے، سراہا اور انھیں حاصل کرنے کی کوشش کی۔
اُن پیش خوانوں کے نام ...... جن کی پیش کی ہوئی رباعیاں قربت و قرابت کی مظہر ہیں۔

۱۔ شانی

اس باغ میں مانندِ نسیم آیا ہے ... یا طور پہ پھر کوئی کلیم آیا ہے
ہاں فیض کا سلسلہ رہے گا جاری ... یہ دیکھیے منبر پہ شمیم آیا ہے

۲۔ عباس

جو بزرگوں سے ملا ہے وہ شرف جاری ہے ... شکر ہے اب بھی مرے گھر میں عزاداری ہے
اپنے نانا کی طرح ہے مری منبر پہ نشست ... نام عباس ہے اور کام وفاداری ہے

۳۔ شجیع

مجھ کو خوشیوں میں بھی شبیرؑ کا غم دے یارب ... دولتِ علم بیک دستِ کرم دے یارب
اپنے دادا کی طرح مرثیے لکھوں میں بھی ... ورثۂ جد کا مجھے بھی وہ قلم دے یارب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ALL RIGHTS RESERVED IN THE NAME OF AUTHOR

FURAAT-E-SUKHAN

An Urdu poetry book of *Marsiyas*

by

BAQUER ZAIDI

Published by	:	**Idara-e-Faiz-e-Adab,U.S.A.**
First edition	:	2004
Printed by	:	**Niaz Printers**
Quantity	:	1000
Title designed by	:	**Mujahid Zaidi**
Composed by	:	**Javedan Publishers** 28- H, Rizvia Society, Nazimabad, Karachi-74600. Ph. # 6685975
Available from	:	**Hani Zaidi** 13600, Engleman Drive Laurel, Maryland 20708-1324, U.S.A. Phone : 301-498-4988 E-mail : hanizaidi@hotmail.com **Nayyar Asaadi** N-28, P.J.B. Colony, Karachi-5, Pakistan Phone : 4943445 E-mail : nayyerasadi@hotmail.com
Price	:	**$ 25.00**

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترتیب

o حرفِ حق — باقر زیدی میری لینڈ، امریکہ — ۱

o قطعاتِ تاریخِ طباعت — ۱۔ نیر اسعدی کراچی، پاکستان — ۱۹

۲۔ شکیل آزاد — ۲۲

o رہتا خموش کیوں مرے دادا کلیم تھے — ڈاکٹر سید تقی عابدی ٹورانٹو، کینیڈا — ۲۳

o مرثیے

سال تصنیف	عنوان	مطلع	تعداد بند	
۱۔ ۱۹۸۹ء	مَرثیہ	سر بسر اپنے بزرگوں کا چلن رکھتا ہوں	۶۹	۶۱
۲۔ ۱۹۹۱ء	رَفتار	رفتہ رفتہ مری رفتارِ سخن تیز ہوئی	۸۳	۸۷
۳۔ ۱۹۹۲	سُخَن	اسی کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے سخن	۶۸	۱۱۷
۴۔ ۱۹۹۳ء	کربَلا	آج بھی سرچشمۂ فکر و عمل ہے کربلا	۶۸	۱۴۳
۵۔ ۱۹۹۴ء	طَاقَت	طاقتِ حرفِ سخن آج دکھانا ہے مجھے	۸۶	۱۶۹
۶۔ ۱۹۹۶ء	اُردو	جب ضیا بار ہوا، مہرِ جہانِ اردو	۸۸	۲۰۱
۷۔ ۱۹۹۷ء	گھَر	لائقِ شکر ہے ہر حال میں نعمت گھر کی	۸۳	۲۳۳
۸۔ ۱۹۹۸ء	آیاتِ سُخَن	پھر کوئی تازہ سخن اے مرے پندارِ سخن	۷۷	۲۶۳
۹۔ ۱۹۹۹ء	علیؑ اور اسلام	حرفِ سخن متاعِ ہنر کر رہا ہوں میں	۷۵	۲۹۱
۱۰۔ ۲۰۰۲ء	دُعا	حصارِ مرضیٔ معبود میں رہو باقر	۹۱	۳۱۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

”کچھ [illegible]“ [illegible] سے لمحے بیتے کے [illegible]

[illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کچھ [illegible] [illegible]، کے [illegible] [illegible]

کچھ [illegible] [illegible] کے سے [illegible] [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقر حسن زیدی

حرفِ حق

میں نے ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ریاست بھرت پور کی مشہور حویلی میں آنکھ کھولی۔

جس گھر میں آنکھ کھولی وہ گھر سیّدوں کا تھا
جس شاخ کا ثمر ہوں، شجر سیّدوں کا تھا
ہر آن مجھ پہ فیضِ نظر سیّدوں کا تھا
گویا سرشت ہی میں اثر سیّدوں کا تھا

ماحول میں جو دھوم خدا کے ولیؑ کی تھی
گھٹی میں جو ملی، وہ محبت علیؑ کی تھی

پیدا ہوا تو خیر سے عالی نسب ملا
وہ نسبتیں ملیں کہ شرف کا سبب ملا
ماحول میں بسا ہوا ذوقِ ادب ملا
عالی منش گھروں سے جو ملتا ہے سب ملا

اسلاف رہروانِ رہِ مستقیم تھے
رہتا خموش کیوں مرے دادا کلیم تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بابا کو بھی علیؑ کی غُلامی قبول تھی
ماں وہ تھی جو کنیزِ بتولؑ تھی
فرشِ عزا پہ باغِ مَودّت کا پھول تھی
جو کچھ ملا ، وہ ان کے ہی قدموں کی دھول تھی

ماں باپ کا ہے فیض کہ منبر نشین ہوں
بہتر نہیں ، خدا کی قسم ، بہترین ہوں

(مرثیہ 'علی اور اسلام' سے اقتباس)

میرے گھرانے میں شعر و سخن کا سلسلہ نسلوں سے جاری ہے۔ میں نے اپنے دادا جناب سیّد اکرام حسین زیدی کلیم بھرت پوری اور اپنے والد جناب سیّد فرزند حسن زیدی فیضؔ بھرت پوری کو اپنی صغر سنی ہی سے منبر پر جلوہ افروز دیکھا۔ میں بھی رباعیاں پڑھ کر پیش خوانی کیا کرتا تھا:

اخلاق سے بلند شرافت کے بام و در
نظریں بلندیوں پہ تھیں ، سجدے زمین پر
تھا حُبِّ اہلِ بیتؑ سے معمور سارا گھر
بچوں کی تربیت میں تھا سادات کا اثر

کس کم سنی میں صورتِ رُکنِ رَکین تھا
میں چار سال کا تھا تو منبر نشین تھا

اگست ۱۹۴۷ء کے انقلاب نے زندگی کے ہر شعبے کو بری طرح متاثر کیا۔ بھرت پور کے فسادات میں ہمارے چچا کے قتل کے بعد ہم لوگ حیدر آباد دکن چلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گئے اور پھر چند ماہ وہاں گزار کر فروری ۱۹۴۸ء میں بمبئی سے پانی کے جہاز میں سوار ہو کر کراچی پہنچ گئے۔ اُس وقت فکر معاش کی تگ و دو نے مجھے فنونِ لطیفہ سے دور رکھا مگر جیسے جیسے وقت کے ساتھ ساتھ حالات بہتر ہونا شروع ہوئے پرانی قدریں لوٹنے لگیں۔ مشاعرے، مقاصدے اور مسالمے ہونے لگے۔ شعر وسخن کے ماحول کے باوجود جب میں نے یہ بارِ امانت سنبھالا تو اپنی عمر کے پچاس سال گزار چکا تھا۔ اپنی شاعری کی ابتدا کا ذکر تفصیل کے ساتھ میں اپنی غزلیات کے مجموعہ "لذتِ گفتار" میں کر چکا ہوں۔

میں نے شاعری بغیر کسی رہ نمائی کے از خود شروع کر دی۔ جب بھی جس بات کے جاننے کی ضرورت ہوئی بلا جھجک کسی بھی ایسے شخص سے پوچھ لی جسے میری دانست میں اس کا علم تھا۔ میں نے بزرگوں ہی سے نہیں اپنے چھوٹوں سے بھی بہت کچھ سیکھا۔ یہ میری بدنصیبی تھی کہ میں نے شاعری کی ابتدا ہی اتنی دیر سے کی کہ اپنے والد مرحوم حضرت فیض بھرت پوری سے بھی فیض حاصل نہ کر سکا۔ کچھ کہنہ مشق شعرا ایسے بھی تھے جن کی خواہش تھی کہ میں ان کی شاگردی اختیار کروں لیکن ان حضرات سے میری طبیعت نہیں جھکی اور جن کے آگے میں چاہتا تھا کہ زانوئے ادب تہہ کروں ایک ایک کر کے وہ سب چلے گئے اور میں جہاں تھا وہیں رہ گیا۔

والدِ مرحوم کے بہت سے شاگرد ہندوستان اور پاکستان میں تھے لیکن جن کو میں جانتا ہوں ان میں سب سے زیادہ مطیع و معتبر حضرت نیّر اسعدی ہیں۔ نیّر غزل گوئی میں دردؔ اسعدی سے اصلاح لیتے تھے اور مذہبی اصنافِ سخن میں والد مرحوم حضرت فیض بھرت پوری سے۔ دردؔ اسعدی نیّر کو اپنی حیات ہی میں فارغ الاصلاح قرار دے چکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے۔ والد کو نیّر بیٹوں کی طرح عزیز تھے اور وہ نیّر کے اخلاص اور وفاداری کے بڑے مداح تھے۔ نیّر اکثر ہمارے گھر آتے تھے اور والد کے ساتھ گھنٹوں شعر وسخن میں مصروف رہتے تھے۔ میں نے ان کی نصف شب تک کی بیٹھکیں بھی دیکھی ہیں۔ یہ بھی ایک حسنِ اتفاق ہے کہ نیّر کے والدِ محترم جناب آغا محمد اصغر صاحب نے مجھے گورمنٹ ہائی اسکول پرنِسس اسٹریٹ جو بعد میں منتقل ہو کر کوتوال بلڈنگ چلا گیا تھا کئی سال پڑھایا ہے۔ اس طرح ہم دونوں کے والد ایک دوسرے کے استاد ہیں یا یوں سمجھیے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے نجیب الطرفین پیر بھائی ہیں اور خدا بہتر جانتا ہے کہ ہمارے بھائیوں جیسے مراسم تب بھی تھے جب میں پاکستان میں تھا اور اب ہزاروں میل دور رہ کر بھی ویسے ہی ہیں۔ نیّر انتہائی خوددار اور حسّاس آدمی ہیں۔ اس لیے ایک احتیاط کا عنصر درمیان میں رکھنا پڑتا ہے کہ مبادا انہیں کوئی بات گراں گزرے۔ احساس تو شاعر کی متاع ہے جو حسّاس نہیں ہوگا وہ اچھا شاعر بھی نہیں ہوگا۔ خودداری بھی وہ صفت ہے جو اب مشکل سے نظر آتی ہے۔

ہم چار بھائی اور دو بہنیں تھے۔ مجھ سے چھوٹے بھائی جعفر زیدی کا ۱۱رنومبر ۱۹۹۹ء کو میری لینڈ میں انتقال ہو گیا۔ مرنے والا ہم سب میں اچھا تھا شاید اسی لیے مجھ سے پہلے چلا گیا۔ دعا کے عنوان سے جو مرثیہ ہے اس کے ابتدائی بندوں میں اسی کا ذکر ہے۔ جعفر ایک بہت اچھا سامع اور سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ حمد ونعت اور منقبت وسلام بھی کہتا تھا۔ زندگی نے ساتھ دیا تو جتنا کچھ بھی اس کا کلام ہے ایک کتابچے کی صورت میں شائع کرانے کا ارادہ ہے۔ خدا اس کو ابدی سکون عطا کرے۔ مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ میرے مرثیے کتابی شکل میں آ جائیں۔

باقر زیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جعفر سے چھوٹے بھائی نسیم فروغ ہیں جو باضابطہ شاعر ہیں اور غزلوں، نعتوں، سلاموں اور منقبتوں کے ساتھ مزاحیہ کلام بھی کہتے ہیں جو ان کا خاص رنگ ہے۔ ان سے چھوٹے بھائی مسعود زیدی ہیں جن کی دِل چسپیاں اور مشاغل شعر و ادب سے جداگانہ ہیں۔ دونوں بہنیں اپنے اپنے گھروں کی ہیں اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ یہیں میری لینڈ میں آباد ہیں۔ ماشاءاللہ تقریباً پچاس خانوادوں پر مشتمل تقریباً ڈھائی سو افراد کا ایک قبیلہ میری لینڈ اور ورجینا میں آباد ہے۔ ان کے چالیس مکان پچاس میل کے احاطے میں واقع ہیں۔ اس لیے فرصت نام کی کوئی چیز مشکل ہی سے دستیاب ہوتی ہے۔ Week ends کے علاوہ بھی تقاریب اور اجتماعات ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر مشاعروں اور محافل میں اپنے گھروں کی تقریبوں کو چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔

اردو اصنافِ سخن میں مرثیہ ایک ایسی صنف ہے جس کی بنیاد دکن میں پڑی جو اپنے طول و عرض میں سفر کرتی ہوئی بتدریج لکھنؤ پہنچ کر اپنے کمال کو پہنچی۔ انیسؔ و دبیرؔ کے بعد مرثیہ میں نہ تو زبان و بیاں کے اعتبار سے کوئی ترقی ہوسکی اور نہ اس کی شکل و ہیئت میں کوئی خوشگوار اضافہ۔ ایسے میں علامہ نجمؔ آفندی کی آواز رثائی ادب کے معبد میں اذانِ انقلاب بن کر ابھری۔ ان کے نوحوں، سلاموں، منقبتوں اور قومی نظموں نے لکھنے والوں کو ایک نئی سوچ سے روشناس کرایا جس سے جدید مرثیے کی راہیں نکلیں۔

جناب ضیاالحسن موسوی اپنے مقالے ''نجمؔ آفندی۔ ایک مطالعہ'' میں رقم طراز ہیں:

''نجمؔ آفندی روایت سے بغاوت کا نام ہیں مگر وہ بغاوت نہیں جو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کو تباہ کر دے یا اس کا تسلسل ختم کر دے۔ ان کی بغاوت اس منجمد
ذہنیت سے ہے جو روایت کو اپنے عہد اور اس کے ذہن و فکر کے مطابق
آگے بڑھانے کے بجائے روایت پر اڑ جاتی ہے"۔

جب پشاور سے راس کماری تک یہ نوحے گونجنے لگے اور نہ صرف سلاموں اور نوحوں کا رنگ بدلا بلکہ یہ رنگ مرثیہ نگاری پر بھی اثر انداز ہوا اور نجم جدید مرثیہ گوئی کے نقیب سمجھے گئے تو نجم نے اپنے رنگ میں دو مرثیے بھی کہے اور فتحِ مبین کے دیباچہ میں لکھا:

"نوحوں کی طرح مرثیہ کی روش سے بھی مجھے کچھ اختلاف تھا۔ بحمد اللہ 'اشاراتِ غم' کی اشاعت کے بعد شعرائے قوم نے اس طرف توجہ کی۔ اشاراتِ غم کے رنگ میں مرثیے کہے گئے اور خوب کہے گئے۔ میں نے بھی اس صنف میں قلم اٹھایا ہے اور ایک مرثیہ پیش کر رہا ہوں"۔

اپنے مقالے کے آخر میں موسوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"نوحوں اور سلاموں میں نجم آفندی کے تجربات اپنا لیے گئے مگر مرثیہ نگاروں نے ملکی مصائب کے عنصر اور رزم و بزم کے روایتی مضامین نہ ہونے کی وجہ سے مراثیِ نجم کو مسدس کہنے پر اصرار کیا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں نجم نے اس پر ردو قدح بھی نہیں کی۔ ان کا مقصد اندازِ فکر اور پیش کش کا اسلوب بدلنا تھا اور وہ اس میں کامیاب رہے اور جہاں تک ان کے انداز کا تعلق ہے تو جوش اور بہت سے بڑے اور چھوٹے شعرا نے اس کو بھی اپنا لیا اور مرثیے کی دنیا نے ان تجربات کو

باقر زیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیے ہی کا نام دیا۔ نام میں کیا رکھا ہے۔ سورج کو جس نام سے پکارا جائے وہ سورج ہی رہے گا''۔

ڈاکٹر ہلال نقوی کی تصنیف ''جدید مرثیہ کے تین معمار جوشؔ، آلِ رضاؔ اور نسیمؔ امروہوی'' جو تاثر پیش کرتی ہے وہ اگر نجمؔ آفندی کی نفی نہیں تو ان کے مقام ان کے Contribution اور اس قافلۂ غم نگاراں میں ان کی اہمیت اور اولیت کو سبک ضرور کرتی ہے۔ خدا جانے مرثیہ کے ناقدین نے اب تک ان کے ساتھ انصاف کیوں نہیں کیا۔ جوشؔ، آلِ رضاؔ اور نسیمؔ امروہوی جن کو فاضل مصنف نے اپنی کتاب کا عنوان قرار دیا ہے وہ خود بھی نجمؔ آفندی کو فکرِ جدید کا علم بردار اور طرزِ نو کا موجد قرار دیتے ہیں۔ نسیم امروہوی نے نجمؔ آفندی کی موت پر جو قطعۂ تاریخ نظم کیا ہے اس میں خراجِ تحسین کے ساتھ یہ کھلا ہوا اعتراف بھی شامل ہے کہ:

اس کا نہیں کوئی سہیم جوشؔ و رضاؔ ہوں یا نسیمؔ
سب کو پیامِ انقلاب ، شاعرِ اہل بیت نجمؔ

اور یہ صرف شاعری نہیں ان کی حق آشنائی اور حق گوئی کی بھی دلیل ہے۔ نسیم صاحب کی منزلت اور مقام ان سے کسی پوچ بات کی توقع بھی نہیں ہونے دیتا۔

یہ نجمؔ آفندی کی اسی جدید فکر اور انقلابی لب ولہجہ کی گونج ہے جو آج دنیائے رثائی ادب میں ہر بالغ نظر شاعر کے کلام میں سنائی دیتی ہے اور اسی آواز نے مرثیے کے مرتے ہوئے جسم میں تازہ روح پھونک کر اسے فعّال بنایا اور عصری ادب کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا۔

ڈاکٹر ہلال نقوی خود نجمؔ آفندی کی جدّتِ فکر اور عظمتِ فن کو ان اشعار میں خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجمؔ اے شعر و سخن کے آسماں کے آفتاب — تو نے بخشا ہے زلیخائے تفکر کو شباب
اک نئے انداز سے کارِ اَدب تو نے کیا — تو نے نوحوں کو عقیدت کا نیا لہجہ دیا
باالیقیں کہنا پڑے گا یہ کہ ہیں تیرے سلام — کربلا والوں کے مقصد کی اشاعت کے پیام
تیری جدّت آفرینی کے اضافے ہیں مزید — مرثیہ تیرا ہے اک فکرِ دبستانِ جدید
تیرے باغِ فکر میں کھلتے ہیں فطرت کے کنول — کروٹیں لیتا ہے تیرے شعر میں جوشِ عمل
تو نے جذبوں کو وفاؤں کا قرینہ دے دیا — تو نے اشکوں کو شراروں کا خزینہ دے دیا
طرزِ نو تیرا دماغ و ذہن پر چھانے لگا — فکر میں جس کے اثر سے انقلاب آنے لگا
جس کی سچائی کو آ سکتا نہیں ہرگز زوال — کیوں نہ لکھے وہ حقیقت شعر میں فکرِ ہلالؔ

جب بھی چھڑ جائے گا ذکرِ جدّتِ شعر و پیام
آئے گا لب پہ ہمیشہ نجمؔ آفندی کا نام

دکھ اس بات کا ہے کہ یہ کتاب تصنیف کرتے وقت یہ نام لب پر کیوں نہیں آیا۔
نہ جانے اردو ادب کی تنقید سے مصلحتوں کا جنازہ کب نکلے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جوش، جمیل مظہری، آلِ رضا اور نسیم امروہوی جدید مرثیے کے محترم معتبر اور توانا نام ہیں لیکن نجمؔ آفندی کا کام بھی نام بھی ان سب سے زیادہ اہم اور اولیّت کا حامل ہے۔ ان چاروں حضرات نے جس جادۂ جدید پر قدم رکھا وہ نجمؔ آفندی کا دکھایا ہوا ہے۔ نجمؔ فکرِ جدید کے موجد ہیں دوسرے مقلّد۔ رثائی ادبِ جدید میں علامہ نجمؔ آفندی کا مقام وہی ہے جو جدید خطابت کے حوالے سے علاّمہ رشید ترابی مرحوم کا۔ وہ جدید خطابت کے موجد تھے اور اُن کا اندازِ خطابت اُنہی کا کمال تھا۔ یہ بات بھی خوب ہے کہ مرثیہ کی ابتدا تو ارضِ دکن سے تھی ہی مرثیے اور خطابت کا احیاء بھی حیدر آباد دکن کا مرہون منت ہوا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجم آفندی کی آواز نصف صدی کے عرصے سے زیادہ غیر منقسم ہندوستان کے عرض وطول میں دلوں کی دھڑکن بن کر چھائی رہی۔ جہاں بڑے بڑے شعرا کا کلام مشاعروں کی چار دیواری تک محدود رہتا تھا وہاں نجم آفندی کے نوحے گلی گلی، بستی بستی اور قریہ قریہ پڑھے اور سنے جاتے تھے۔ تاریخِ ادب میں عوامی سماعت کے وہ ہجوم جو نجم کے نوحوں کو ملے کسی دوسرے شاعر کو نصیب نہیں ہوئے۔ عوامی رابطہ کے ضمن میں کسی حد تک نظیر اکبر آبادی کو پیش کیا جا سکتا ہے لیکن ان کا کلام بھی آگرے کے گلی کوچوں تک محدود تھا جبکہ نجم آفندی ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر عزادار کے گھر میں موجود تھے۔ ان کی آواز ان کے نوحوں کی دلآویز نرم آہنگی کے ساتھ انقلابی فکر بن کر دلوں میں اتری ہے۔ ان کا مقصد اصلاح تھا اور اس کے ابلاغ کے لیے انھوں نے اپنے قلم کی تمام قوتیں صرف کر دیں۔ ان کے نوحے، سلام، قومی نظمیں اور مرثیے سب اسی مقصد کے آئینہ دار ہیں۔ ان کی نثری تخلیقات بھی ان کے موقف کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں۔ دراصل یہ جذبۂ اصلاح ان کے سارے کلام میں **Under current** کی طرح رواں ہے۔

ہندوستان کی غالب اکثریت چوں کہ ہندو تھی اس لیے انھوں نے ''اسلام پوتھی'' اور ''کربل نگری'' کے علاوہ بھی بہت سے نوحے ہندی زبان میں لکھے۔ ٹھیٹ ہندی اسلوب میں لکھی گئی نظمیں اور نوحے مثلاً ''پریم پنتھی''، ''حسینی سیوا''، ''ست جگ کا ستارہ''، ''دکھ کا ساگر''، حسینی درشن''، ''دھرم پت''، ''اور کھیون ہارا'' ابلاغ کی وسعت اور فکر کی گہرائی کے ساتھ ساتھ بے پناہ تاثر کی حامل ہیں۔ برصغیر کے لاکھوں کروڑوں افراد نے ان کے نوحوں کو سنا اور اشکوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

نوحے جیسی نازک کومل زمین پر تبلیغی اور اصلاحی پیغامات کی ایک شاندار اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلند و بالا عمارت تعمیر کرنا نجم آفندی کا ایسا کمال ہے جس میں کوئی اور ان کا ثانی نہیں۔ نجم کے نوحوں کا مزاج بالکل مختلف ہے۔ یہ انداز نہ اس سے پہلے کہیں تھا اور نہ اب تک کسی اور کو نصیب ہو سکا۔

نجم آفندی منبر نشینوں سے مخاطب ہوتے ہیں تو اس پیغام کے ساتھ:

موسمِ غم آ گیا کر شکرِ احسانِ حسینؑ — اے سریر آرائے مجلس، مرثیہ خوانِ حسینؑ
نالہ ہائے زیرِ لب کو قوتِ پرواز دے — نوعِ انسانی کے اک اک فرد کو آواز دے
بے خبر افراد کو رازِ عزاداری بتا — خندہ زن قوموں کو وجہِ گریہ و زاری بتا
اسوۂ محنت کشانِ کربلا تعلیم کر — اُٹھ صفِ ماتم بچھا کر، قوم کی تنظیم کر
جوشِ غم کے بادلوں سے بجلیاں تخلیق کر — موت کی گہرائیوں میں زیست کی تحقیق کر
شانِ سالاری بتا، ذہنِ علم بردوش کو — دستگیری بھی سکھا کچھ دستِ ماتم کوش کو
چہرۂ روشن دکھا کر فطرتِ اسلام کا — کلمہ پڑھوا دے حسینؑ ابنِ علی کے نام کا

عزادارانِ حسینؑ سے کہتے ہیں:

اڑاؤ آشتی کے پھول زندگی کی راہ میں
امانِ بے اماں بنو ستم کی جلوہ گاہ میں
صدائے یا حسینؑ دو فضائے کوہ و کاہ میں
تمام بحر و بر کو لو حسینؑ کی پناہ میں
حسین کے فدائیو بڑھے چلو، بڑھے چلو

یا

باطل کا زور توڑ دو ذکرِ حُسینؑ سے
باطل میں اور حق میں جہاں کارزار ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مظلوم کے ماتم سے دو عالم کو ہلا دو نوحہ میں پیامِ لبِ معصوم سنا دو
کیا جاگ رہے ہو شبِ عاشورا کیلیے ہم کہتے ہیں سوئی ہوئی دنیا کو جگا دو
دل پہلے مگر اپنے ہی پہلو میں ٹٹولو ٹھنڈا ہو جہاں خونِ عمل آگ لگا دو
انصارِ حسینی کی تاسّی کا ہے دعویٰ ملت کے پسینے پہ لہو اپنا گرا دو
کچھ غور کرو نجمؔ کے مفہومِ سخن پر
دیوانہ سمجھتے ہو تو مرنے کی دعا دو

اسلام تیرا حاصلِ محنت ہے، اے حسینؑ دنیا میں دین تیری بدولت ہے اے حسینؑ
جینے کا اختیار تھا، مرنا کیا پسند کیا جبر و اختیار پہ قدرت ہے اے حسینؑ

☆☆☆

شہیدِ ظلم کلیجے ہلا دیئے تو نے حسینؑ درد کے دریا بہا دیئے تو نے
جراحتوں میں نمک بھر دیا تشکر کا اذیتوں میں تبسم گھلا دیئے تو نے
زمینِ کرب و بلا پر شہیدِ کرب و بلا ہزار کعبۂ معنی بنا دیئے تو نے
دلوں کو حوصلۂ غم کی تازگی دے کر نشاطِ کفر کے تیور بجھا دیئے تو نے
زہے کمال سیاست کہ زیرِ تیغ آ کر نگاہِ خلق سے پردے اٹھا دیئے تو نے
ہر ایک ذرۂ بے حس میں اک تڑپ بھر دی دماغ وضع کیئے دل بنا دیئے تو نے

☆☆☆

بعدِ حسینؑ یوں کوئی جلوہ نما نہیں ہوا حوصلۂ بشر کبھی کرب و بلا نہیں ہوا
نجمؔ کہیں ہمارے بعد اہلِ عزا نہ یہ کہیں نجمؔ کی طرح پھر کوئی نوحہ سرا نہیں ہوا

انھیں اس بات کا شدید دکھ تھا کہ:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس قوم نے سَر کی مُہِم کرب و بلا　　　اس قوم میں ملتے نہیں آثارِ حیات

اور

وہ ٹھوکریں کھاتی پھرے تاریکی میں　　　جس قوم کے ورثے میں ہو عاشور کا دن

وہ غمِ حسینؑ کو ہر برائی سے نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

نجم اس میں تصور بھی بے جا ہے برائی کا　　　غم سبطِ پیمبرؐ کا جس دل کی امانت ہے

ان کی نگاہ میں اربابِ عزا کا مقام بہت بلند تھا۔

اے چشمِ حقیقت بیں ہر اہلِ عزا مجھ کو　　　شبیر کے لشکر میں شامل نظر آتا ہے

نجم کے یہ اشعار شاعرانہ تعلّی نہیں، بیانِ حقیقت ہیں:

شعر و سخن میں نجم یہ ہیں بے نیازیاں　　　بیٹھا ہوں اجتہاد کی قوت لیے ہوئے

☆☆☆

تقلید میری ہوتی ہے اہلِ سخن میں نجم　　　چھایا ہوا دلوں پہ یہ رنگِ کلام ہے

☆☆☆

بہت پیام ملیں گے مرے سلام میں نجم　　　نگاہِ غور سے نقّاد نے اگر دیکھا

مگر نقاد کی صرف نگاہِ غور ہی نہیں ایک غیر جانب دار اور حقیقت نگار قلم بھی چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ نجم آفندی نے رثائی ادب کا جو بیش بہا خزانہ چھوڑا اس میں اتنی توانائی ہے کہ وہ صدیوں تک انسانی شعور کو قوتِ فکر دیتا رہے گا۔ نوحوں اور سلاموں کی طرح ان کے مرثیے بھی اصلاحی، تبلیغی، با مقصد اور انقلابی مزاج رکھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں جملہ مرثیہ گو اور دوسری اصنافِ رثا میں کہنے والے انھی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ وہ جوش ہوں کہ آلِ رضا، نسیم امروہوی ہوں کہ جمیل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مظہری سب ہی نے ان کی روشن کی ہوئی شمعوں سے روشنی حاصل کی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ نجم آفندی جیسے خلوص کار کو اس کے حق سے کوئی محروم نہیں کرسکتا۔

"فراتِ سُخَن" کے مرثیے بھی نجم آفندی کی اس آواز کے حصار سے باہر نہیں۔ ۱۹۸۹ء سے ۲۰۰۲ء تک کے کہے ہوئے ان مرثیوں میں پہلا مرثیہ جس کا عنوان ہی "مرثیہ" ہے پاکستان میں کہا تھا اور باقی "رفتار" سے "دعا" تک نو مرثیے امریکا میں لکھے گئے۔ کوشش تو ضرور کی ہے کہ سامعین اور قارئینِ کرام کے اعتبار کے اہل بھی ہوں لیکن مجھے اس کوشش میں کتنی کامیابی یا ناکامی حاصل ہوئی اس کا فیصلہ آپ ہی کو کرنا ہے۔

برصغیر کی فضاؤں سے دور بالخصوص امریکا میں مرثیہ کی اہمیت اور انفرادیت کو اجاگر کرنا مشکل کام ہے۔ میں اپریل ۱۹۹۰ء میں کراچی سے مستقل ہجرت کر کے میری لینڈ میں مع اپنے خانوادے کے آباد ہوگیا اور اسی سال یہاں نوتصنیف مرثیوں کی مجالس کی بنیاد رکھی جو بحمد اللہ بغیر کسی ناغے کے باقاعدگی سے ہر سال ادارۂ فیض ادب اور مرثیہ فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام منعقد ہوتی ہیں۔ اب تک پوری مغربی دنیا میں ایسی کوئی دوسری جگہ نہیں جہاں نوتصنیف مرثیوں کی سالانہ مجالس کا انعقاد ہوتا ہو۔ اس اعتبار سے ان مجالس کو شہرت اور اہمیت حاصل ہے۔ سامعین کا وہ ثقہ طبقہ جو مرثیہ کی فضا بناتا ہے شروع شروع میں ناپید تھا اس لیے ان مجالس کی رونق اور کامیابی کے لیے خاصی زحمتیں اٹھانا پڑیں لیکن رفتہ رفتہ یہ صورتِ حال بہتر ہوتی گئی اور لوگ مرثیہ کی مجالس میں بھی دل چسپی لینے لگے اور اب ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجالس کے انعقاد کے منتظر رہتے ہیں۔ ان مجالس میں سامعین کی تعداد چار سو اور پانچ سو افراد پر مشتمل ہوتی ہے جو بڑی ہمت افزا بات ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مرثیہ عوام سے زیادہ خواص سے متعلق رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک عام خطیب کی عام سی مجلس بھی سامعین کی جگہ کی گنجایش سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ ہندوستان کی تو خبر نہیں کہ وہاں مرثیہ گو شعرا اب نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن پاکستان میں نو تصنیف مراثی کی مجالس دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی۔ مجلسیں تو بہت ہوتی ہیں لیکن سننے والے کسی بھی مجلس میں ایک سو بھی نہیں ہو پاتے۔ اگر تمام چھوٹی بڑی مجلسوں کا اوسط نکالا جائے تو پچاس افراد سے زیادہ نہیں ہوتے۔ شاید اسی لیے اب مرثیے کی مجلسوں کے لیے امام بارگاہوں سے زیادہ گھروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ صرف مرثیہ ہی کی مجلسیں ہیں جہاں شرکاء کی تعداد مسجد کے نمازیوں سے بھی کم ہوتی ہے۔ اساتذہ شعرا اور ان کے حلقہ ہائے اثر کے آپس کے اختلافات نے اس منظر کو اور زیادہ تشویش ناک بنا دیا ہے اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس کسمپرسی کے ازالہ اور تدارک کے لیے کوئی کچھ نہیں کرتا۔ لمبے لمبے اشتہارات چھپوا کر تقسیم بھی کیے جاتے ہیں لیکن آتے وہی ٹکے بندھے لوگ ہیں یا پھر مرثیہ گو کی اپنی شخصیت اور حلقۂ اثر کے لوگ ایسا بھی نہیں کہ کراچی میں مرثیہ سننے والے ناپید ہوں۔ کراچی میں مرثیہ سے متعلق تنظیموں کی تعداد نیویارک کی ادبی انجمنوں کی تعداد سے کم بھی نہیں لیکن ساری کوششیں ایک لا حاصل مقابلہ کے حصار میں گردش کرتی نظر آتی ہیں۔ فروغِ مرثیہ کی انجمنوں سے متعلق افراد ایسا لگتا ہے کہ اس صورتِ حال کے تواتر سے اس کے عادی ہو چکے ہیں اور مزید کسی اقدام کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔ سوچنے سمجھنے والے ذہن بھی ہیں لیکن مصلحتیں اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رنجشیں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ صرف مجلسوں کی خانہ پری کے بجائے اگر توجہات Quality control پر زیادہ ہوں تو شاید کوئی بہتر صورت نکل سکے۔ مرثیہ کے لیے خصوصی قاری کے ساتھ ساتھ عام قاری بھی ضروری ہوتا ہے ورنہ یہ کہنے کی ضرورت نہ ہوتی کہ

گو مرے شعر ہیں خواص پسند
پر مجھے گفتگو عوام سے ہے

میری نظر میں فروغِ مرثیہ کے دعویداروں میں زیادہ تر افراد اور ادارے نوتصنیف مراثی (جو ضروری نہیں کہ سب نوتصنیف بھی ہوں) کی مجالس کے انعقاد تک محدود رہے۔ البتہ شاہد نقوی صاحب کے ادارۂ تقدیسِ قلم نے دو سال اپنے ہاں پڑھے جانے والے مرثیوں کو کتابی شکل میں شائع کر کے ان کے ابلاغ اور حفاظت کا انتظام کیا۔ یہ ایک اچھی روایت تھی جس کو جاری رہنا چاہیے تھا لیکن افسوس ایسا نہیں ہوا نہ کسی اور نے اس کی پاسداری کی۔

مرثیہ فاؤنڈیشن پاکستان جس کا میں خود بھی بنیادی رکن اور امریکہ میں نمائندہ ہوں۔ اس اعتبار سے اپنی نظیر آپ ہے کہ اس نے اپنے زبانی دعوؤں کو ملبوسِ عمل بھی عطا کیا۔ اپنی ۱۳ سالہ حیاتِ مختصر میں تین وقیع کتابیں شائع کر کے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جو لائقِ تحسین ہی نہیں قابلِ تقلید بھی ہے اور یہی انھیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ غیر مطبوعہ مراثیٔ خلیق اور ظہیر دہلوی کے مراثی کی کتاب ''اوراقِ کربلا'' بلاشبہ مرثیہ فاؤنڈیشن کے بڑے کارنامے ہیں اور اب مولانا غضنفر حسین عروج کے مراثی زیرِ طبع ہیں جو بہت جلد دستیاب ہو جائیں گے۔ مرحوم شعرا کے مراثی کو تلاش کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے کتابوں میں محفوظ کرنا ایک ایسی خدمت ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اور جس کا سہرا جناب اقبال کاظمی کے سر ہے۔ قمر حسنین کراچی سے باہر ہیں۔ میں بھی ہزاروں میل دور ہوں۔ لے دے کے ایک نیّر اسعدی ہیں جو اپنی دوسری ذمہ داریوں اور فرائض کے ساتھ اتنا وقت اور توجہ نہیں دے پاتے جتنی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ سب کام جو مرثیہ فاونڈیشن اور اس کے اراکین کا سر بلند کیے ہوئے ہے ایک کمزور مگر پرعزم بوڑھے اقبال کاظمی ہی کا ہے۔ اللہ ان کو تندرست توانا اور خوشحال رکھے اور انھیں ایسے بہت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ پچھلے دنوں جشنِ انیؔس کے جلسے جو کراچی، حیدرآباد، لاہور اور اسلام آباد میں منعقد ہوئے اور چند سال قبل کراچی میں مرثیے پر سیمینار کا انعقاد بھی انھیں کا مرہونِ منت ہے۔ یہ سب اقدامات وہ ہیں جو دوسروں کے لیے مشعلِ راہ ہو سکتے ہیں مگر اس کے لیے ذاتی اختلافات اور گروہ بندیوں سے بلند ہو کر سوچنا ہوگا۔

جس طرح ڈاکٹر یاور عباس مرحوم پاکستان کی تاریخِ مرثیہ میں لافانی ہیں اسی طرح آنے والا وقت اقبال کاظمی کی خدمات کو نظر انداز نہیں کر سکے گا اور انھیں وہ خراجِ تحسین ضرور ملے گا جس کے وہ بجا طور پر مستحق ہیں۔

اور اب ایک حرفِ سپاس ان گرامی قدر اور لائقِ احترام افراد کے نام جن کی ہمت افزائیاں، مشورے، تعاون اور محبتیں فراتِ سخن کے اوراق میں عیاں و نہاں ہیں۔

۱۔ جناب ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری — ہندوستان

۲۔ جناب ڈاکٹر کلب صادق

۳۔ جناب علامہ مرزا محمد اطہر

باقر زیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۔ جناب علامہ سیّد عقیل الغروی — ہندوستان

۵۔ جناب علامہ سہیل آفندی

۶۔ جناب ڈاکٹر سیّد تقی عابدی — کینیڈا

۷۔ جناب ڈاکٹر سیّد عروج اختر زیدی

۸۔ جناب سیّد عاشور کاظمی — برطانیہ

۹۔ جناب شاداں دہلوی — کراچی، پاکستان

۱۰۔ جناب سیّد سرفراز ابد

۱۱۔ جناب محمد حیدر مجاہد زیدی

۱۲۔ جناب اقبال کاظمی

۱۳۔ جناب نیّر اسعدی

۱۴۔ جناب قمر حسنین

۱۵۔ جناب عبّاس قمر زیدی

۱۶۔ جناب وحید الحسن ہاشمی — لاہور، پاکستان

۱۷۔ جناب عدنان عادل

۱۸۔ جناب مولانا سیّد محبوب مہدی — شکاگو، امریکا

۱۹۔ جناب ڈاکٹر سیّد علی مومن — نیویارک، امریکا

۲۰۔ جناب سیّد حسن مومن

۲۱۔ جناب ڈاکٹر سید ناظر حسن زیدی

۲۲۔ جناب مولانا تسنیم زیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۳۔ جناب مامون ایمن	نیویارک، امریکا
۲۴۔ جناب شکیل آزاد	ورجینا، امریکا
۲۵۔ جناب نسیم فروغ	میری لینڈ، امریکا
۲۶۔ جناب مسعود زیدی	
۲۷۔ جناب عمران زیدی	
۲۸۔ جناب میثم زیدی	
۲۹۔ جناب ہانی زیدی	
۳۰۔ جناب شانی زیدی	
۳۱۔ جناب سیّد ساجد رضوی	حیدرآباد، پاکستان
۳۲۔ جناب سیّد تقی رہبر	
۳۳۔ جناب مولانا سیّد سخاوت حسین	نیوجرزی، امریکا

معذرت طلب ہوں ان محترم اور قدر شناس خواتین سے جن کا حق تھا کہ اسی فہرست میں شامل ہوں مگر ان کے نام مصلحتاً قلم بند نہیں کیے گئے۔

خدا ان سب کو جزائے خیر دے اور ہمیشہ خوش حال، صحت منداور توانا رکھے۔ آمین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعاتِ تاریخِ طباعت "فراتِ سخن"

نتیجۂ فکر: نیّر اسعدی

فراتِ سخن ہے کہ موجِ فصاحت
بیانِ مودّت ہے شیریں زباں ہے
ستاروں کی مانند ہیں لفظ جس میں
زمینِ ادب پر یہ وہ آسماں ہے
یہ ہے آب و تابِ تخیّل سے روشن
جو مصرع ہے اس میں وہ اک کہکشاں ہے
یہ مظہر ہے دورِ جدیدِ رثا کا
جدیدیت اس کی ہر اک پر عیاں ہے
ہر اک لفظ اس میں ہے اک اشکِ ماتم
صریرِ قلم ہے کہ آہ و فغاں ہے
یہ باقرؔ کی تخلیق صنفِ رثا میں
مودّت کے جذبات کی ترجماں ہے
نمازِ سخن ہو ادا بزمِ غم میں
قلم کی زباں پر صدائے اذاں ہے
مجھے فکرِ تاریخ ہے عیسوی میں
مرا گوہرِ مقصد آخر کہاں ہے
صدا دی یہ ہاتف نے خلدِ ولا سے
کہ تقدیر تم پر بہت مہرباں ہے
لکھو اس کا سالِ طباعت یہ نیّرؔ
فراتِ سخن جوئے اشکِ رواں ہے

۲۰۰۳ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیگر

رہے گا دہر میں جب تک نظامِ چرخِ کہن — رہے گا مرثیہ گوئی کا شادباد وطن
اُسی کے راہی ہیں باقرؔ جو راہِ طرزِ سخن — بہ فیضِ نیّرِ علم و ادب ہوئی روشن
ملی جسے بھی سخن میں رہِ دبیرؔ و انیسؔ — اُسی کو دہر میں حاصل ہوئی یہ قدرتِ فن
وہ صنف ہے کہ زوال اس کو آ نہیں سکتا — کہ بوئے فکر سے مہکا ہے مرثیے کا چمن
جنابِ فیضؔ رہے پیروِ کلامِ دبیرؔ — پسر ہیں فیضؔ کے اک پیروِ انیسؔ سخن
یہ خانوادۂ فیضِ ادب رہے زندہ — جو سلکِ مرثیہ گوئی ہو اس کے تن کا کفن
ستیزہ کار ہیں دو قوتیں حق و باطل — جہاں پہ ان کا عیاں ہوگا مرثیے سے چلن
غمِ حسینؑ میں ہر چیز محوِ گریہ ہے — کہ آبشار ہیں اشکِ عزائے کوہ و دمن
اُسی کے فیض سے جس کے قلم ہوئے بازو — مجھے بھی لکھنے لکھانے کا آ گیا ہے یہ فن
عیاں ہوا یہ سبھی پر کتابِ باقرؔ سے — بہ فیضِ مرثیہ شاداب ہے ادب کا چمن
میں اس کا سالِ طباعت رقم کروں کہ مجھے — ہے سہل کہنا بھی تاریخ کا بہ قدرتِ فن
اسی سے سالِ طباعت رقم ہوا نیّرؔ — قلم نے اشک بہائے، چلی فراتِ سخن

٢٠٠٣ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دیگر

صنعتِ تخرجہ

تاریخ لکھنا ہے جو طباعت کے سال کی　　نیّرؔ بصد خلوص ذرا اس میں غور کر
تاریخ گوئی سہل ہے یوں تیرے واسطے　　استاد دردؔ[1] ہیں ترے اس فن میں سَربَسر
شاگردِ فیضؔ[2] کا ہے تو شاعرِ حسینؑ کا　　تو مرثیہ نگار ہے، تو صاحبِ ہُنَر
باقرؔ بہ فیضِ حق ترے استاد بھائی ہیں　　ہیں مرثیہ نگارِ شہنشاہِ بَحر و بَر
باقرؔ کا ہے جواب، نہ نیّرؔ کا ہے جواب　　دونوں چلے ہیں راہِ انیسؔ و دبیرؔ پَر
ہیں دونوں اپنی اپنی جگہ صاحبِ کلام　　یہ فیضِ شاہِ دیں سے ہوئے صاحبِ نَظَر
اکیس مرثیے کہے نیّرؔ نے آج تک　　باقرؔ نے مرثیے کہے دس حاصلِ ہُنَر
یہ مجلسِ حسینؑ میں منبر نشیں ہوئے　　اہلِ عزا پہ ان کے بیاں کا ہوا اَثَر
باقرؔ کے مرثیوں کی جو آئی ہے یہ کتاب　　اہلِ نظر کی نظروں میں ہوگی یہ مُعتَبَر
اس میں کمالِ فکروفن اک ساتھ ہے عیاں　　اس باغ میں ہیں فکر ونظر کے گلاب تَر
نیّرؔ لکھے جو سالِ طباعت تو کیا عجب　　اس پر ہے فیضِ حضرتِ سلطانِؑ بَحر و بَر
فکرِ رسا پہ اب جو ہوا فیضِ شاہؑ دیں　　خود راہِ فن میں فکرِ رسا نے کیا سَفَر
مصرع جو خوب سالِ طباعت کا مل گیا　　گونجی صدا یہ چرخِ تخیل پہ سَر بہ سَر
سر فکر کا جھکا کے طباعت کا سال لکھ　　مَشکیزۂ اَدَب کو فُراتِ سُخَن سے بھر

۲۰۸۳ - ۰ = ۲۰۰۳

۱۔ دردؔ اسعدی: نیّرؔ اسعدی کے غزل کے استاد
۲۔ فیضؔ بھرت پوری: نیّرؔ اسعدی کے مرثیے کے استاد

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعۂ تاریخِ طباعت

شکیل آزاد

فُراتِ سُخَن آبِ وَالا صِفَات = ۲۰۰۳ء
فُراتِ سُخَن میں نُزولِ حَیات = ۲۰۰۳ء
قَلَم کی تَہَجُّد فُراتِ سُخَن = ۲۰۰۳ء
فُراتِ سُخَن ہے نِصابِ نجات = ۲۰۰۳ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈاکٹر سیّد تقی عابدی
کینیڈا

رہتا خموش کیوں مرے دادا کلیم تھے

مرثیہ کی تاریخ صدیوں کے صفحات پر بکھری ہوئی ہے اور اِسے بھی اُردو ادب کا المیہ سمجھئے کہ ابھی تک مکمل اور مستند اُردو مرثیہ کی تاریخ مرتب نہ ہو سکی۔ محمد حسین آزاد کا تجربہ ان کی شاہکار تصنیف ''آبِ حیات'' میں جو شاعری کے ادوار اور شاعری کی تاریخ میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے نامکمل اور ناقص ہے اِسی لیے اس طرح کی ادوار کی تقسیم بھی مرثیہ کی تاریخ میں نقائص کا باعث بنے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اُردو مرثیہ کی ابتداء دکن سے ہوئی چناں چہ قلی قطب شاہ سے سودا تک، سودا سے ضمیر تک، ضمیر سے دبیر تک، دبیر سے عروج تک اور عروج سے جدید مرثیے کے ایوان کے پانچ محکم ستون یعنی جوش، نجم، نسیم، جمیل مظہری اور آل رضا تک اور پھر آل رضا سے ندا فاضلی، ہلال، قمر زیدی، وحید الحسن ہاشمی اور باقر زیدی تک مرثیہ کا یہ کاروان ولائے آل محمدؐ کی شاہراہ پر رات دن ارتقا کی منزل پر گامزن ہے۔ کبھی اس کاروان کو گرم اور تکلیف دہ دشت سے گزرنا پڑا تو کبھی اسے نخلستان لکھنؤ کے شاداب چمنوں میں ڈیرا ڈالنا پڑا۔ کہیں یہ کاروان آباد شہریوں کی حویلیوں سے فیض یاب ہوا تو کہیں راہزنوں کے غیض وغضب کا شکار ہوا لیکن اس کی بانگ درا کی آواز جس میں ماتم کا شور و شین اور نعرۂ یا حسینؑ تھا کبھی اور کہیں رُک نہ سکی اور آج بھی یہ آوازِ جرس سنائی دیتی ہے پہلے پہل مرثیہ نگاری صرف ایک خالص عقیدتی جذبہ کے تحت کی گئی چناں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہ دکنی مرثیہ نگار ہاشم علی برہان پوری نے لکھا:

ع = جز ثنا و مرثیہ شعرِ دگر کہنا غلط

یہ مرثیے سیدھی سادی زبان میں لکھے جاتے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ادبی چاشنی اور لطافت نظر آنے لگی۔ درگاہ قلی کی زبان ادبی محاسن سے مالا مال تھی۔

؎ کب تک کرے گا قصۂ ماتم کتیں کتاب
کاغذ لہو لہو و قلم داں لہو لہو

یہی نہیں بلکہ اُسی ابتدائی دور سے بعض مرثیہ گو شعرا نے مضامین کی ندرت اور بیان کی حلاوت اور عروض کی صحت پر زور دیا اور دوسروں کو اس طرف توجہ کرانے کی کوشش بھی کی چناں چہ عبدالولی سورتی کہتے ہیں:

؎ خام مضموں مرثیہ کہنے سے چُپ رہنا بھلا
پختہ درد آمیز عزلت نت تو احوالات بول

جب مرثیہ نگاری کی نوبت مرزا رفیع سودا تک پہنچی تو مضمون اور بیان پر توجہ ہونے لگی مرثیہ کو ادب کا شہ پارہ سمجھ کر اس کی نوک پلک سنوارنا ضروری سمجھا گیا۔ مشہور ہے کہ سودا نہ صرف خود بھی اس کی از حد پابندی کرتے تھے بلکہ دوسروں کو اس کی ترغیب دیتے تھے اور بعض مقامات پر کھڑے کھڑے ٹوک دیتے تھے پھر بھی عوام کا رجحان زیادہ تر مرثیہ کے بنیادی مضامین اور طرز بیان پر ہی ہوتا تھا۔ جس زمانہ میں سودا کے مرثیے کتابوں میں قید تھے خلیفہ محمد سکندر متوفی ۱۸۰۰ء کا ساٹھ بندوں کا مرثیہ تقریباً سو سال تک ہندوستان کی تمام تر مجالس کی زینت بنا رہا اور بقول ثابت لکھنوی "یہ مرثیہ اِتنا مقبول ہوا کہ فقیر تک گلیوں میں پڑھتے پھرتے رہے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے روایت شترا سوار کسی کا تھا رسولؐ
اس جگہ شہر مدینہ میں ہوا اس کا نزول
جس محلے میں بہم رہتے تھے حسنینؑ و بتول
ایک لڑکی کھڑی دروازے پہ بیمار و ملول
خط لیئے کہتی تھی پردے سے لگی زار و نزار
ادھر آ تجھ کو خدا کی قسم اے ناقہ سوار

یعنی مرثیہ کے میدان میں سوداؔ جیسا عظیم شاعر و ناقد جسے شاہ حاتمؔ نے ''پہلوان سخن'' کہا تھا خلیفہ سکندرؔ جو پنجاب سے مہاجرت کر کے آئے تھے عوامی مقبولیت میں پیچھے رہ گیا جس سے اس بات کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے کہ مرثیہ میں قِصّہ خوانی کا بڑا دخل ہے اور سکندرؔ نے اِسی سے فائدہ اٹھایا۔ انشاؔ نے ''دریائے لطافت'' میں ''بگڑا شاعر مرثیہ گو'' اور ''بگڑا گویّا مرثیہ خواں'' کا فتویٰ دے کر اس راستے پر چلنے والوں کی ہمتوں کو مجروح کیا۔ اب ضمیرؔ جیسے ضمیر شناس، دلگیرؔ جیسے دلیر اور ویر، فصیحؔ جیسے فصاحت خیز اور خلیقؔ جیسے خلاق کی ضرورت ہوئی تا کہ اس عظیم ساختمان کو بنیاد سے سیدھے اور صحیح اُصولوں پر تعمیر کیا جائے اور بگڑے شاعر کو بڑھیا شاعر بنانے کی کوشش کی جائے۔

ضمیرؔ نے کہا:

؎ دس میں کہوں سو میں کہوں یہ ورد ہے میرا
جو بھی کہے اس طرز میں شاگرد ہے میرا

اور پھر:

ع = ہر مرثیہ میں موجدِ طرز جدید ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ع = اب تک کسی نے حُر کا سراپا کہا نہیں

اور کچھ ہی مدت بعد آسمان مرثیہ پر انیسؔ آفتاب بن کر اور دبیرؔ مہتاب بن کر چمکے اور ان کے بعد آسمانِ مریثہ میں روشنی کی کمی محسوس ہونے لگی لیکن مرثیہ کی دنیا تاریک نہ ہوسکی بلکہ روشنی کے دوسرے منبع روشن ہو گئے جن سے مرثیہ میں جوش اور آسمانِ مرثیہ پر روشنیٔ نجم، گلشنِ رِثا میں نسیم کی آمد ورفت اور آلِ رسولؑ کی رضا، مظہرِ جمیل بنی رہی۔ یہی نہیں بلکہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ نئے نئے چراغ اپنی اپنی روشنی دینے لگے چناں چہ اِسی گلشن کی پیداوار جناب باقرؔ زیدی ہیں جنھوں نے اس قلیل مدت میں دس عظیم مرثیے کہے۔ ہر مرثیہ بذاتِ خود ایک مکمل رثائی دستاویز اور علمی ادبی کتاب ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ہر مرثیہ پر سیر حاصل گفتگو رہے لیکن طوالت کا لحاظ رکھتے ہوئے ہم ان تمام مرثیوں پر اجمالی لیکن مستند گفتگو کریں گے تا کہ کسی حد تک اس محنت اور محبت کا حق ادا کیا جا سکے۔ باقرؔ زیدی کا پہلا مرثیہ جس کا مطلع ہے: ''سر بسر اپنے بزرگوں کا چلن رکھتا ہوں'' خود بعنوانِ ''مرثیہ'' ہے۔ یہ مرثیہ آج سے تقریباً تیرہ چودہ برس پہلے تصنیف ہوا اور پہلی بار پاکستان میں ۱۵ محرم ۱۴۱۰ ہجری مطابق ۱۸/اگست ۱۹۸۹ء کو پڑھا گیا۔ اس مرثیہ میں کل ۶۹ بند ہیں جس میں چہرہ یا تمہیدِ مرثیہ اور آخری دس بند حضرت امام حسینؑ کی رخصت سے متعلق ہیں۔

باقرؔ زیدی کا پہلا مرثیہ ان کے ذہنی رُجحان اور جولانیٔ طبیعت کی عکاسی کرتا ہے اس مرثیہ کو جدید طرز کے مرثیہ کی ایک جدید طرز بھی کہہ سکتے ہیں۔ جدید مرثیہ کے ابتدائی دور میں جوشؔ صفیؔ لکھنوی نجمؔ آفندی جمیلؔ مظہری نسیمؔ امروہی، آل رضا موجدؔ سرسوی وغیرہ سے لے کر آج کے دور کے شعرا ندا فاضلی، قمرؔ زیدی، ہلالؔ نقوی،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وحید الحسن ہاشمی اور باقر زیدی نے اسی جدید مرثیہ کے شہر میں رہتے ہوئے بھی اپنی ایک جدید عمارت تعمیر کی جو دوسروں سے مختلف ہے۔ مثال کے طور پر باقر زیدی کے اس پہلے مرثیہ میں جو مسدس کی ہیئت میں رہتے ہوئے بھی اجزائے مرثیہ سے بے بہرہ ہے لیکن اس میں بھی مرثیہ کے تین اہم جزو یعنی چہرہ ماجرا اور رخصت شامل ہیں اور مرثیہ یہاں رخصت پر تمام ہوتا ہے اور مآلِ مرثیہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ چہرہ میں شاعر اپنا تعارف، شعر و سخن کی تاریخ، مرثیہ گوئی کی تاریخ، رزمیہ کی تاریخ، اُردو ادب میں مرثیہ کی افادیت اور مقامِ انیسؔ کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک ہی مصرعہ یعنی ٹیپ کے شعر کے مصرعہ کو تشبیب بنا کر رخصت کا سماں کھینچ دیتا ہے اور یہ عمل اس خوب صورتی اور صفائی سے ہوتا ہے کہ پیوند نظر نہیں آتا۔ یہاں میر انیسؔ کی منظر نگاری کی معجز بیانی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ـ پردہ خیمہ کا ابھی اُس نے اٹھایا جیسے
صاف دنیا کو یہ منظر نظر آیا جیسے
ع = داخلِ خیمہ ہوئے رخصت آخر کو حسینؑ

امام حسینؑ کی رخصت کو دس بندوں یعنی تیس۳۰ اشعار میں پیش کرتے ہوئے شاعر نے رخصت کے تمام اہم مضامین یعنی شہزادی سکینہؑ سے رخصت، لیلیٰ اور شہر بانو کو صبر کی تلقین اور حضرت زینبؑ سے تفصیلی گفتگو میں نصیحت اور وصیت کا بیان کرتے ہوئے مرثیہ کو حضرت زینبؑ کی زبانی اطمینان بخش اور پُرسکون شعر پر تمام کرتا ہے:

ـ سیلِ طوفان و حوادث سے گزر جاؤں گی
حشر تک نام رہے کام وہ کر جاؤں گی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس مرثیہ کے چہرے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ باقر زیدی کی تربیت ایک علمی باوقار مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ گھر کا ماحول شاعرانہ تھا۔ اہلِ دول اور اہلِ علم کی حویلی میں در و دیوار سے شبیرؑ کی مداحی کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ پشت در پشت مرثیہ نگاری کا وظیفہ جاری تھا۔ باقر زیدی کے جد، پردادا، دادا اور والد سب ممتاز مرثیہ گو شاعر تھے اور اس ارثی خزینہ کو ظاہر ہونے کے لیے وقت کا انتظار تھا اور جب وہ وقت آیا تو کراچی کے مومنین نے دیکھا:

ے اک نئی لعل و جواہر کی دُکاں کھلتی ہے
اک زباں بند ہوئی ایک زباں کھلتی ہے

ہاں! فیض بھرت پوری کے فرزند اکرام حسین کلیم کے پوتے باقر زیدی یہ کہتے ہوئے منبر پر رونق افروز ہوئے:

ے سر بسر اپنے بزرگوں کا چلن رکھتا ہوں
مدحتِ آلِ پیمبر کی لگن رکھتا ہوں

ے اک مہکتا ہوا شاداب چمن رکھتا ہوں
پھول برساتا ہے ہر دم وہ دہن رکھتا ہوں

ے ذکر شبیرؑ کی حاصل مجھے توفیق ہوئی
مرثیہ گویوں کی آواز سے آواز ملی

ے سر میں سودا ہے کہ ہوں مرثیہ خوانِ شبیرؑ
لوگ مجھ کو بھی کہیں مرتبہ دانِ شبیرؑ

ے اس سے بہتر نہ قلم کا کوئی مصرف ہو گا
خامہ فرفر جو چلے گا یہی رفرف ہو گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ع نیتِ نیک سے باندھا ہے جو احرامِ سخن
اِسی آغاز سخن سے ہے سر انجامِ سخن

مرثیہ کے چہرے میں اس سے بہتر تعارف کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ باقؔر زیدی نے اس عظیم ماموریت کے لیے توفیق اور تائیدالٰہی کی دعا کے ساتھ ساتھ پاکیزگیٔ نفس محنت اور ریاضت کی دوا بھی کی۔ اس فطری فن کار کے پاس وافر مقدار میں ادبی سرمایہ تاریخی مطالعہ، مذہبی جذبہ، فنی تجربہ، فکر وخیال کا اچھوتا اثاثہ پہلے سے ہی موجود تھا چناں چہ جیسے ہی طائرِ خیال آسمانِ ذہن پر نمودار ہوا اُسے الفاظ کے دام میں بند کر کے صحنِ صفحہ میں آزاد کیا چنانچہ کچھ ہی عرصے میں صحنِ چمن پر رنگ برنگ کے پرندوں کی نغمگی بکھرنے لگی۔ جدید مرثیہ میں عنوان پر سخنوری کرنا آسان نہیں کیوں کہ ہمارے تجربہ میں اس بھنور سے بہت کم شناور باہر نکل سکے چونکہ یہاں مرثیہ کا عنوان ہی مرثیہ ہے اس لیے اس دشت کی سیاحی کرنا جس میں ابھی راستوں کا تعین نہ ہوسکا مشکل ہی نہیں بلکہ جوئے شیر کی تلاش سے کم نہ تھا اِسی لیے آج تک اُردو مرثیہ کی تاریخ لکھی نہ جاسکی۔ اِسے معجز بیانی کہیے یا تائیدالٰہی کہ باقؔر زیدی نے عالمی مرثیہ کی تاریخ کو تاریخی حیثیت دی۔ ہم اپنے ادعا کو ثابت کرنے کے لیے عالمی مرثیہ گوئی کی تاریخ کو چیدہ چیدہ مصرعوں میں ترتیب دے کر قارئین کو مطمئن کریں گے۔

ع یہ سخن حضرت صائبؔ کا مگر ہے موجود
شعر گوئی کی ہوئی حضرتِ آدمؑ سے نمود

ع نصرت حق سے جو مانوس مزاج اس کا ہے
مرگِ ہابیل سے دنیا میں رواج اس کا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ع = قتلِ ہابیل پہ جو مرثیہ آدمؑ نے کہا
ع = ترجمہ پہلا یہ سریانی سے منظوم ہوا
ع = مرثیہ ظلم کے آغاز سے تحریر میں ہے
ع = رزمیہ لکھ کے کیا اہلِ خرد نے خرسند

ے اینیڈ اور اوڈیسی سے جو آغاز ہوا
اہلِ یونان سے ہومرؔ اثر انداز ہوا

ے اینیڈ لکھی جو ورجلؔ نے بڑھا روم کا نام
رزمیہ نظم ہوئی جلد ہی مقبول عوام

ے ہند کی بھاشا بھی کچھ کم تو نہ خوش قامت تھی
رزمیہ نظم کی تصویر مہا بھارت تھی

ے جان ملٹن نے بھی ایک جنت گم گشتہ لکھی
خوب شہرت ہوئی شہنامہ فردوسیؔ کی

ے ڈانٹے نے بھی دیا روم کو اک نقشِ جلی
طَرَبیّہ تھا خداوندی تو عزت بھی ملی

ے حزینہ رزمیہ دونوں کو ملا حُسنِ قبول
آج تک باغِ سخن میں ہیں مہکتے ہوئے پھول

ے مرثیہ دونوں کے اوصاف کا گنجینہ ہے
عالمی نظموں کے معیار کا آئینہ ہے

ے وہی ایپک وہی جمہور کی نظمِ اعلا
پاسِ اُردو کے ہے کیا یہ کوئی بتلائے ذرا

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

- مرثیہ سے بھی اگر صرفِ نظر ہو جائے
شب تاریک میں اندھے کا سفر ہو جائے

- عالمی نظموں سے اونچا جو علم رکھا ہے
اس نے اُردو کا زمانے میں بھرم رکھا ہے

- مرثیہ بھی یونہی اسلام کے آثار لیے
اپنے دامن میں ہے شبیرؑ کا کردار لیے

- ظلم کے سامنے یہ سینہ سپر آج بھی ہے
مرثیہ مظہر تہذیب بشر آج بھی ہے

- لے گئی اوجِ ثریا پہ اسے فکرِ انیسؔ
مرثیہ کا ہے جہاں ذکر وہاں ذکرِ انیسؔ

نظم کا مزا اس کے تسلسل میں ہے۔ ہم نے باقرؔ زیدی کے مرثیہ سے چند اشعار منتخب کر کے ایک ایسا موتیوں کا ہار بنایا کہ اس کے دائرے میں شعر وسخن کی تاریخ رزمیہ کی تاریخ، مرثیہ کی تاریخ اور میر انیسؔ کا مرتبہ و مقام نظر آنے لگا۔ یہ ہے فن کا کرشمہ اور اسی کو ''دریا کو کوزے میں سمونا کہتے ہیں۔''

اگرچہ باقرؔ زیدیؔ کا پہلا مرثیہ آپ کی پہلی ہجرت کے کئی سال بعد پاکستان میں لکھا گیا لیکن دوسرا مرثیہ بعنوانِ ''رفتار'' دوسری ہجرت کے صرف ایک سال بعد ہی امریکہ میں تصنیف ہوا جس کا مطلع ہے ''رفتہ رفتہ مری رفتارِ سخن تیز ہوئی'' پہلا مرثیہ تاریخی حوالہ جات کی دستاویز تھا اور یہ مرثیہ ادبی وسعتوں کا دفتر۔ اس تریاسی ۸۳ بند کے مرثیہ میں صرف لفظ رفتار ۱۲۰ سے زیادہ بار استفادہ کیا گیا اور ہر موقع پر معنی اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطالب جداگانہ روش کے نقیب ثابت ہوئے۔ شاعر کے فن میں جتنی پختگی ہو گی اس کے گریز یا ماجرا میں اسی قدر نرمی اور ہم آہنگی ہو گی یعنی موضوع کو بدلتے وقت اجنبیت محسوس نہ ہو گی بلکہ ایک خاص تسلسل ہی برقرار رہے گا۔ اس مرثیہ میں بھی صرف چہرہ، گریز اور آغاز جنگ سے قبل استغاثہ ہے۔ چہرے میں رفتار پر مکمل بحث ہے پھر زمانہ کی رفتار اور اس کی مہار کے حامل حضرت ولیٔ عصرؑ کی حکومت کا ذکر اور اس شعر کے ساتھ گریز کا مصرعہ سننے والے کو گلشنِ شاعری میں مسحور کر دیتا ہے:

؎ آسمانوں سے جب اک تازہ ہوا آئے گی
قائمِ آلِ محمدؐ کی صدا آئے گی

؎ اس صدا سے مجھے اک اور صدا یاد آئی
عصرِ عاشور میں شبیرؑ کی وہ تنہائی

مضامین میں ندرت بیان پیدا کرنا باقرؔ زیدی کا ہنر ہے۔ ان کا مقصد محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل سے دلوں کو خوش کرنا اور ان کی مصیبتوں کے تذکرے سے دلوں کے تاروں کو چھیڑ کر آنکھوں سے آنسو بہانا ہے اور وہ بغیر شہادت اور بین کے اپنے طلسم زار خامہ سے یہ کام بڑی خوبی سے انجام دیتے ہیں۔ ہم اس مرثیہ کے ذیل میں عنوان کے تحت اس کے مختلف زاویوں کا ذکر اپنی گفتگو کا محور بنا کر یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ عنوان کو برتنے اور اس کو نبھانے میں کس قدر باقرؔ زیدی کامیاب رہے۔ کہتے ہیں سب سے پہلے عنوان کے تحت مرثیہ حضرت عباسؑ کی شان میں انیسؔ کے نواسے عارفؔ نے کہا اور پھر یہ روش عام ہو گئی اور پھر عنوان کے تحت جوشؔ کا مرثیہ ''پانی'' پانی کے عنوان کا حرفِ آخر ثابت ہوا جس کا مطلع تھا ''ہاں اے صباحِ طبع شبِ تار سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکل'' کیوں کہ دنیا کی ہر چیز متحرک ہے اور ایک خاص رفتار سے اپنے محور اور راستے پر گامزن ہے اس کو مرکزیت دے کر باقر زیدی نے نئے مضامین نکالے ہیں۔ اغلب بندوں میں ٹیپ کے شعر سے موضوع میں معنی آفرینی پیدا کی ہے زبان کی کرشمہ سازی نے مصرعوں میں جامد الفاظ کو ایسی رفتار دی ہے کہ تمام مرثیہ میں دریا کی روانی موجزن ہے جو شاعر کی زبان دانی کی سچی کہانی ہے۔ نت نئی ترکیبیں خوب صورت بندشیں، دوڑتی ہوئی تصویریں، زود فہم آسان تشبیہیں عام اور مشہور تلمیحیں، رفتار کی تفسیریں دکھاتی ہیں اور بقول خود شاعر:

وصفِ رفتار میں شاعر کی زباں چلتی ہے

یہاں ہم فوق الذکر محاسن پر مثالیں پیش کریں گے۔

جدید ترکیبیں، رفتارِ سخن، وصفِ رفتار، اشہبِ کلکِ سخن، صحتِ افکار، نہنگِ رفتار، نبضِ ہستی، چشمِ تاریخ، جلوہ گرِ طور

تلمیحات: تختِ طاؤسِ سلیماں، منزلِ معراج

ندرت بیان: وقت کی ایک اکائی کا سفر ہے رفتار

ے طائر فکر کو صرصر کی روانی دے دے
تشنۂ آبِ سخن ہوں مجھے پانی دے دے

ع = کوئی رفتار نہیں ذہن کی رفتار سے تیز

ع = روح رفتار ہے اور جسم ہے ساری دنیا

ے نالے چڑھتے ہیں تو بڑھتی ہے ندی کی رفتار
کبھی لمحہ میں بھی ہوتی ہے صدی کی رفتار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ع = کربلا وقت کی رفتار بدل دیتی ہے

ع = آئے گا وقت کی رفتار بدلنے والا

؎ چشمِ تاریخ میں یہ عہد نرالا ہو گا
ہر طرف نور محمدؐ کا اجالا ہو گا

باقرؔ زیدی نے اس مرثیہ میں تمہید ہی میں تلوار اور فرس کی رفتار پر بھی اشعار لکھے ہیں کلاسیک مرثیوں میں تلوار اور گھوڑے پر اتنے مضامین ہیں کہ اس کے بعد کوئی نیا مضمون باندھنا کمال کی نشانی ہے۔ چند اشعار دیکھیے۔

تلوار کی تعریف:

؎ خوں برستا تھا تو تلوار پہ رنگ آتا تھا
ملک الموت بھی رفتار سے تنگ آتا تھا

گھوڑے کی رفتار:

؎ حسنِ آواز میں تھا کبکِ دری کی صورت
ذوالجناح تھی کہ اُڑتا تھا پری کی صورت

کہتے ہیں شاعری جزوِ پیغمبری ہے۔ اس مرثیہ میں باقرؔ زیدی نے تقریباً ۱۲ برس قبل سامراجی ملکوں کی ستم کشی کو یوں بے نقاب کیا ہے کہ اس کا ہر مصرعہ آج کے زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ ہے:

؎ ان کو مل جاتا ہے لاکھوں کی تباہی کا جواز
ایسے جاسوس کے پا لیتے ہیں ہر ملک کے راز

؎ منجمد بنک میں کر دیتے ہیں دولت ساری
ہضم کر جاتے ہیں قوموں کی امانت ساری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سے برداشت کوئی کام ہمارا نہ ہوا
اہلِ اسلام کا اک بنک گوارا نہ ہوا

سب کو معلوم ہے ان کا قد و قامت کیا ہے
بانٹ بندر کی ہے اور ان کی عدالت کیا ہے

ان کی صدام نوازی پہ کوئی غور کرے
چھوڑ آئے ہیں سلامت کہ ستم اور کرے

شاید ایسی ہی تخلیق کے جواز میں پیارے صاحب رشیدؔ کے شاگرد رشید مرحوم میر مہدی علی شہید یار جنگ نے کہا تھا۔

میں اٹھ کے شب کو جو گا ہے سلام لکھتا ہوں
تو لفظ لفظ بہ حکمِ امام لکھتا ہوں

باقرؔ زیدی کا تیسرا مرثیہ ''اسی کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے سخن'' سخن کے عنوان پر معرکتہ الآ را تصنیف ہے۔ یہ مرثیہ اڑسٹھ بند پر مشتمل ہے اور صرف پندرہ دنوں میں لکھا گیا۔ یہ مرثیہ اپنی نوعیت سے ایک مکمل ادبی دستاویز ہے جس میں تاریخِ سخن، تعریفِ سخن، اقسامِ سخن کے علاوہ انوارِ چہاردہ معصومینؑ بخصوص عظمتِ حضرت فاطمہؑ کو عمدہ طریقے پر نظم کیا گیا ہے۔ اس مرثیہ میں صرف تیرہ بندوں میں حضرت علی اکبرؑ کی رخصت کو پیش کیا گیا۔ لفظِ سخن کی تکرار اس مرثیہ کی ادبی عظمت کو اجاگر کرتی ہے اور اڑسٹھ بند کے مرثیے میں سخن کا لفظ ۱۸۰ بار آیا ہے اور کہیں بھی یہ لفظ بھرتی کے طور پر استعمال نہیں ہوا بلکہ اس لفظ کے وجود سے کلام میں شان و شوکت اور بدیعی کیفیات پیدا ہوئیں اور سخن شناس، سخن داں، سخن پرور اور سخن وروں کو سخن پارہ کی اہمیت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا اندازہ ہو گیا۔ اس مرثیہ کے چہرہ کو سخن کی منظوم نظم کہا جا سکتا ہے۔ اس مرثیے میں فصاحت اور بلاغت کی چاشنی موجود ہے۔ علمِ بیان کے محاسن، تشبیہات استعارات، کنایات کے ذکر سے نظم کی عروس کو محاسن کے زیورات سے سجایا گیا ہے۔ محاورات اور روزمرہ میں گفتگو باقر زیدی کی خاندانی زبان دانی کی روایت ہے جو مرثیہ کے پیکر میں استخوان بندی کی طرح مضبوط ہے۔ باقر زیدی کا مرثیہ ذہن کو مسلسل ایک مضمون کے محور پر پھراتا ہے لیکن ہر دائرہ دوسرے دائرے سے بڑا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ تمام مضامین ان دائروں میں سما جاتے ہیں اور پھر قاری کے لیے کسی بھی نقطے سے مضمون کی ابتدا اور انتہا ہو سکتی ہے۔ اس مرثیہ کی ابتدا ''اسی کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے سخن'' اور اس کا اختتام اس مصرعہ پر ہوتا ہے: ''کہ آج خاتمہ پنجتن حسینؑ پہ ہے''۔

مرثیے کے تمہیدی بندوں میں پہلے دو شعر سخن کی تفصیل، تجلیل، تحلیل اور تمثیل سے مربوط ہیں اور ٹیپ کا شعر اس کی تائید، تنقید، تعریف اور تفسیر کی تنویر بن کر درخشاں ہے۔ شاعر نے نظم میں موقع اور ماحول کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھرپور طریقے سے اپنے خیالات کا مجاہدانہ اظہار کیا ہے اور اپنے آبا و اجداد کے خون کی تاثیر دکھائی ہے:

ے علیؑ کی مدح سے اونچا ہوا وقارِ سخن
غمِ حسینؑ بڑھاتا ہے اعتبارِ سخن

ے اس ایک غم کے سوا اور غم نہ دے مجھ کو
غمِ حسینؑ کسی سے بھی کم نہ دے مجھ کو

اور یہی آواز دعا بن کر نکلتی ہے:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے زوال جس کو نہ آئے وہ باکمال رہوں
غمِ حسینؑ کی دولت سے مالا مال رہوں

ے غمِ حسینؑ مجھے صبح و شام دے یا رب
مرے قلم کو یہی ایک کام دے یا رب

باقر زیدی کی دعا مستجاب ہے۔ تقسیم ہند کی افراتفری نے حویلی سے ہاتھیوں کی سواری تو چھین لی لیکن ہمیشہ دل کے قاب قوسین میں آل عبا! کی سواری کی آمد شدید تر رہی۔ دولتِ غمِ حسینؑ نے ذاکری کی جاگیر عطا کی اور کاتب الہٰی نے محضر چرخ میں جو کچھ طلب کیا سب کچھ عطا کر دیا:

ع = مرے سخن کے حوالے سے نام ہو میرا

ے ہمیشہ جو رہے باقی وہ نام مل جائے
مرے سخن کو حیات دوام مل جائے

اگر سمجھنے کی کوشش کریں کہ سخن کیا ہے تو سنیئے اور سر دھنیئے جسے شاعر نے تقریباً چالیس اشعار میں بیان کیا ہے۔ ہم صرف چند اشعار مضمون کی طوالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

سخن ہے حرف سخن لفظ ہے سخن کلمہ
سخن ہے نطق سخن حکم ہے سخن فقرہ
سخن ہے طنز سخن عذر ہے سخن طعنہ
سخن لغت ہے سخن بول ہے سخن تکیہ

محاورہ ہے مقولہ ہے تذکرہ ہے سخن
معاملہ ہے مقالہ ہے تبصرہ ہے سخن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر ایک طرزِ عبادت میں ہے سخن موجود
سخن سلام و تشہد سخن رکوع و سجود
سخن قیام و قعود و دعا ، قنوت و درود
سخن اذان و اقامت بگوشِ نومولود
نوید گریۂ مولود ہے ، صدائے سُخن
یمِ حیات کا آغاز ہے بنائے سُخن

تلمیحات اور محاورات کا ہجوم ملاحظہ ہو:

ے لب مسیح پہ جب قُم کا لفظ آتا ہے
سخن مرے ہوئے انسان کو جِلاتا ہے

ے سنا ہے طور پر موسیٰؑ قیام کرتے تھے
کلیم تھے تو خدا سے کلام کرتے تھے

ے یہ کائنات نتیجہ اک حرفِ کُن کا ہے
تو جو بھی کچھ ہے یہ صدقہ اسی سُخن کا ہے

ے کوئی نکلتا ہے جب بن کے میثم تمار
سخن پھر اپنی زباں کھولتا ہے برسردار

ے جسے علیؑ کی محبت نصیب ہوتی ہے
اُسے سخن کی یہ دولت نصیب ہوتی ہے

ع = غم حسینؑ سے زندہ ہیں مر نہیں سکتے
ع = غم حسینؑ کی دولت کو عام کرتے رہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے غدیر خم کا وہ بن کون بھول سکتا ہے
وہ تہنیت کا سخن کون بھول سکتا ہے
ع = یہی بتاتا ہے کہ آدمی کا قد کیا ہے

اس مرثیہ میں انوارِ چہادہ معصومینؑ کے علاوہ حضرت فاطمہؑ کی مدحت بھی انوکھے اور خوب صورت طریقہ پر کی گئی ہے۔ رسول اکرم کی معروف حدیث "اول اوسط آخر اور کل محمدؐ ہیں" کو اس طرح شعر کے پیرائے میں بیان کرتے ہیں:

ے ہدف ہے ایک کمانیں بدلتی رہتی ہیں
سخن ہے ایک زبانیں بدلتی رہتی ہیں
ے عمل بدوش خدا کی کتاب ہیں زہراؑ
جو شاخِ گل ہیں پیمبرؐ گلاب ہیں زہراؑ

اس بند میں فضائل اور تلمیحات کے ساتھ قوافی کی دلکشی قابل غور ہے:

سخن حدیث کے کانوں کی بالیاں ان کی
کلامِ پاک کی آیات لوریاں ان کی
فرشتے پینے آتے ہیں چکیاں ان کی
فرازِ عرش پہ جاتی ہیں روٹیاں ان کی
فضیلتوں کو کہاں تک کوئی چھپالے گا
فدک نہیں ہے کہ قبضہ کوئی جمالے گا

ے رہِ نجات کے سب انتظام ان کے ہیں
رسولؐ ان کا ہے سارے امامؑ ان کے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بین مرثیہ کی اساس ہے اگرچہ مرثیہ میں بین اور گریہ وزاری پیدا کرنے کے لیے تمام اجزا کی ضرورت نہیں بلکہ گفتگو میں ایسے حالات اور جذبات پیدا کر دیئے جا سکتے ہیں کہ آنکھوں سے اشک خود بہ خود رواں ہو جاتے ہیں۔

باقر زیدی نے دو شعروں میں حضرت علیؑ اکبر کی رخصت کو لکھ کر دل کے تاروں کو ایسا چھیڑا ہے کہ آنکھیں نم ہو جاتی ہیں:

جواں بھتیجے پہ حسرت سے کی نظر، بولیں
زبان ساتھ نہیں دیتی تھی مگر بولیں

تمھاری ماں تو ہیں لیلیٰ تم ان کے جائے ہو
میں کون ہوتی ہوں کیوں میرے پاس آئے ہو

باقر زیدی کا چوتھا مرثیہ جو اَڑسٹھ ۶۸ بندوں پر مشتمل ہے "کربلا" کے عنوان پر ہے جس کا مطلع ہے "آج بھی سرچشمۂ فکر و عمل ہے کربلا"

بیسویں صدی میں ادب برائے ادب کم اور ادب برائے ہدف زیادہ شاعروں کا نصب العین رہا۔ ترقی پسند شاعروں کا تو نعرہ ہی یہی تھا لیکن وہ شعرا جو اس شناخت کو پسند نہیں کرتے تھے ان کی شاعری میں بھی اس پر توجہ زیادہ رہی۔ اردو ادب میں مرثیہ اپنے وجود ہی سے انسانیت، عدالت، پاکیزگی، اخلاقِ حسنہ اور طرفداریٔ حق کا حامل رہا:

انسان کو بیدار تو ہو لینے دے
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

قتلِ حسینؑ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کُلِّ یوماً عاشورہ کُلِّ ارضً کرب و بلا

مقدمہ شعروشاعری میں حالیؔ نے صاف لفظوں میں بتادیا کہ اگر اردوادب سے مرثیہ خارج کردیا جائے تو اخلاق اور پاکیزگی اردو شاعری سے ختم ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ مرثیہ نے صرف اخلاق اور پاکیزگی کا درس نہیں دیا بلکہ زندگی کرنے کا ڈھنگ سکھایا، ظلم کے سامنے سر نہ جھکانے کا عملی پیغام دیا، مظلوموں سے طرفداری، ظلم وزور سے بیزاری اور طاغوتی طاقتوں سے معرکہ گیری کی قوتوں کی نشوونما کی:

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

ظاہراً لفظ کربلا خود اردو شاعری کا استعارہ ہے۔ لفظ کربلا کہنے کے بعد مزید اس بات کی گنجائش نہیں ہوتی کہ یہ حق کی کشمکش باطل کے خلاف ہے یہاں حق کی فتح اور باطل کی شکست ہے۔ کربلا کا موضوع اردو مرثیوں میں جگہ جگہ نظر آتا ہے۔ باقرؔ زیدی کے اس مرثیہ کا آہنگ رزمیہ شاعری کے مزاج کے مطابق ہے۔ مصرعوں کا تیور جنگ کی صفوں کی یاد دلاتا ہے۔ اس میں آغاز ہی سے انجام کی نقاب کشی نظر آتی ہے۔ باقرؔ زیدی فرماتے ہیں:

اک نمونہ بہرِ اقوام و ملل ہے کربلا
آمروں کی موت شاہوں کی اجل ہے کربلا

یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا آخری اقدام ہے
اور اسی اقدام سے باقی خدا کا نام ہے

کی طہارت قلب کی ذہنوں کو طاہر کردیا
اس نے مفہومِ شکست و فتح ظاہر کردیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے اقتدارِ ظلم میں مظلوم کی دمساز ہے
حشر تک باقی رہے گی جو یہ وہ آواز ہے

ع = کاٹ دی تلوار جس نے اپنے خوں کی دھار سے

درسِ کربلا کا حاصل اس سے عظیم اور برگزیدہ کیا ہوسکتا ہے جس اطمینان اور چیلنج کیساتھ یہ شعر کہا گیا ہے اس کی صداقت پر حرف نہیں آ سکتا۔

ے درسِ عزمِ کربلا کو جو بھلا سکتا نہیں
اس کی پیشانی کوئی آمر جھکا سکتا نہیں

آج کے تمدنِ بزرگ میں ہر طرف ظلم و جور کا شور ہے۔ دنیائے اسلام آج افسوس ناک واقعات سے دوچار ہے۔ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو گمراہ سمجھتا ہے۔ ایسے پُر آشوب ماحول میں صرف کربلا کا درس ہی درمان اور حل ہوسکتا ہے۔

ے اک تمدن چاہیے اب کربلا کے نام کا
تا کہ پھر سے بول بالا ہوسکے اسلام کا

کیوں کہ: ع = کربلا وقت و زماں کی قید سے آزاد ہے

ے کشتیٔ ایماں کو رکنے ہی نہیں دیتی کبھی
پیشِ باطل حق کو جھکنے ہی نہیں دیتی کبھی

ے کربلا کے سامنے شاہی سسکتی لاش ہے
ہر یزید وقت کی یہ اک شکستِ فاش ہے

ے گردنِ باطل کی شہ رگ سے لہو پیتی ہے یہ
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے جیتی ہے یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈوب کر دریائے خوں میں پار اترنا سیکھ لو
جینا عزت سے اگر چاہو تو مرنا سیکھ لو

یہ باقرؔ زیدی کربلا نہیں بلکہ اسلام کی فتح کا فتح نامہ لکھ رہے ہیں۔ اس کے ایک ایک شعر پر شاہ نامہ کے اوراق نثار۔

یہ مصرعے برہنہ شمشیر بن کے مجاہد کے ہاتھ آ جائیں تو اسلام کی تقدیر سنور جائے۔ ان مصرعوں میں گھن گرج شاعر کی رگوں میں دوڑتے خون کی تاثیر ہے جو صدیوں سے اس تجربے سے دوچار رہی ہے۔

ظلم کے دریا کا دھارا اور بہہ سکتا نہیں
تختِ شاہی اس کی زد میں آ کے رہ سکتا نہیں

اب اس مرثیہ کا الہامی شعر دیکھیے شاید یہ مضمون اس سے اچھا کسی سے ادا ہی نہ ہو سکے۔ باقرؔ زیدی نے چودہ صدی کی کربلا کی داستاں کو اسلام کے پیش و پس منظر میں صرف ایک شعر یعنی دو مصرعوں یا انیس (۱۹) الفاظ میں یوں بیان کیا کہ اگر انیسؔ زندہ ہوتے تو انھیں فرطِ محبت سے گلے لگا لیتے۔

کرب سے یہ بات کہتا ہوں بلا کا فرق ہے
کلمہ گو سب ہیں شعارِ کربلا کا فرق ہے

جب غالبؔ کے ہم عصر مصطفیٰ خان شیفتہؔ نے میر انیسؔ کا مرثیہ ''آج شبیرؑ پہ کیا عالم تنہائی ہے'' پڑھا تو کہا کہ ''انیسؔ نے سارا مرثیہ بے خود کہا۔ صرف یہی مطلع کا مصرعہ پورا مرثیہ ہے۔ اس مصرعہ میں انیسؔ نے اس حقیر لفظ ''کیا'' میں دونوں جہاں کی تنہائی کو سمو دیا ہے۔ یقیناً باقرؔ زیدی کے مصرعۂ اول میں ''بلا'' میں ''بلا'' کی وسعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اور شعارِ کربلا کو ملائیے تو معلوم ہوگا کہ اس سے بہتر تاریخِ کربلا پر شعر لکھا نہیں جاسکتا۔ درس کربلا میں ایک اہم درس اتحاد بین المسلمین ہے کیونکہ کربلا کے بہتّر شہیدوں کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس میں ہر زبان، مکان، رنگ و نسل اور قوم کے افراد شامل تھے۔

ے رنگ و نسل و قوم کے بھی حل یہاں موجود ہیں
کربلا سے ہٹ گئے تو راستے مسدود ہیں

سب مسلماں بھائی بھائی مانتے ہیں یہ بھی سب
پھر مسلمانوں بھائی کی آپس میں لڑائی کا سبب
اختلافِ فقہ سے بدلے ہیں یوں نام و نسب
ایک قرآں، ایک نبیؐ اور ایک ہی ہم سب کا رب

ہم موحد ہیں تو یہ وحدت بھی آفاقی رہے
کیا ضروری ہے کہ فرقوں میں بھی ناچاقی رہے

ے مشکلیں درپیش ہیں ہم کو تو حل بھی چاہیے
جوشِ ایمانی تو ہے جوشِ عمل بھی چاہیے

باقر زیدی کا پانچواں مرثیہ بعنوان ''طاقت'' چھیاسی[۸۶] بندوں پر مشتمل ہے جس کا مطلع ہے ''طاقتِ حرفِ سخن آج دکھانا ہے مجھے'' اگر جدید مرثیہ کی روایتی تاثیر کے تحت باقر زیدی کے مرثیوں کو دیکھا جائے تو ان مراثی میں نجم آفندی اور جمیل مظہری کے مرثیوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ باقر زیدی کو نجم آفندی سے خاندانی وصلت بھی ہے آپ کی شریک حیات نجم آفندی کی بھتیجی ہیں۔ نجم نے کہا تھا:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قدرت ہے اگر نجمؔ تو نوحے کی زباں میں
ہر قوم کو شبیرؑ کا پیغام سنا دے

چنانچہ صرف فرق اتنا ہے کہ یہاں باقرؔ زیدی نے مرثیہ کی زبان کو اس کام کے لیے انتخاب کیا۔ تنقیدی لحاظ سے باقرؔ زیدی کے مرثیے تبلیغی مرثیوں میں شمار کیے جاسکتے ہیں جس میں اخلاق اور کردار سازی حق اور مظلوم کی حمایت انسانیت کی پاسداری شامل ہے۔ چنانچہ اس مرثیہ ''طاقت'' کے آغاز میں کہتے ہیں:

خفتہ احساس جگانا ہیں سنو اے باقرؔ
مرثیہ فکر کی طاقت سے لکھو اے باقرؔ

اور جب فکر کی طاقت سے مرثیہ لکھنا شروع ہوا تو:

؎ شعر الہام ہے جو دل پہ اترتا ہے مرے
ڈھل کے الفاظ میں ہونٹوں پہ سنورتا مرے

اس چھیاسی[86] بند کے مرثیہ میں ۱۲۰ سے زیادہ بار ''طاقت'' کا لفظ[9] مختلف موضوعات اور معانی میں پیش ہوا۔ اس گفتگو میں ہم صرف یہ ظاہر کریں گے کہ باقرؔ زیدی کے تخئیل کی وسعت اور قادر الکلامی کی قدرت نے جو طاقت کے جوہر دکھائے ہیں وہ اس کے مصرعوں میں بیان ہونے والے مختلف طاقت کے پیرائے اور زاویوں سے ظاہر ہے۔ مثال کے طور پر نظر کی طاقت، سحر کی طاقت، فکر کی طاقت، رسا کی طاقت، ولا کی طاقت، حق کی طاقت، خدا کی طاقت، ایماں کی طاقت، سلیمانؑ کی طاقت، علم کی طاقت، قلم کی طاقت، وطن کی طاقت، من کی طاقت، فن کی طاقت، ذہن کی طاقت، سخن کی طاقت، اَنا کی طاقت، ارض و سما کی طاقت، لا کی طاقت، ظلم و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جفا کی طاقت، دہر کی طاقت، غم کی طاقت، قسم کی طاقت، صبر کی طاقت، جبر کی طاقت، شفا اور دعا کی طاقت، سم و بم کی طاقت، حسینی اور خمینی کی طاقت، ضو اور جو کی طاقت، توفیق، تحقیق اور تخلیق کی طاقت، یہی نہیں بلکہ

متعجب ، متحیر ، متلاطم طاقت
متناسب ، متواتر ، متحکم طاقت
متعصب ، متنفر ، متصادم طاقت
متحارب متکبر ، متخاصم طاقت

طاقت کے اور بھی کرشمے سنیے:

اس کے پانی سے ہے ہر چہرۂ گل رنگ پہ آب
رقص و آہنگ غزل شعر و سخن چنگ و رباب

دل کو حاصل تھی جو مظلوم حسینؑ طاقت
بن گئے وقت کی آقائے خمینی طاقت

اور یہی ولا کی طاقت، عشقِ آلِ عبا کی طاقت اور حق کی طاقت کی وجہ سے:

قصرِ طاغوت کی بنیاد ہلائی ہم نے
دشت میں خون کی دیوار اٹھائی ہم نے

ہم حسینؑ ہیں یہاں ساتھ نہیں دے سکتے
ہر کسی ہاتھ میں ہم ہاتھ نہیں دے سکتے

کیوں کہ ہمارے آقا حسینؑ نے بقول خواجہ معین الدین چشتی اجمیری:

سرداد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسینؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اورہمیں بھی آج لا الہ کی بنیادوں کو باطل کی ضرب کاری سے بچانا ہے۔

باقرؔ زیدی کا چھٹا معرکتہ الآرا مرثیہ جو مختلف زاویوں سے منفرد البیان ہے پہلی بار ۱۹۹۶ء میں میری لینڈ امریکہ میں پڑھا گیا جس کا مطلع ہے: ''جب ضیا بار ہوا مہرِ جہانِ اردو'' یہ مرثیہ حضرت علی اصغرؑ کی شہادت سے منسوب ہے۔ مرثیے میں کل اٹھاسی^۸۸^ بند ہیں۔ اس مرثیہ کو بھی شاعر نے اپنے دوسرے مرثیوں کی طرح عنوان دیا ہے لیکن یہ عنوان اردوا چھوتا اور دلچسپ بھی ہے۔ باقرؔ زیدی کے مرثیوں میں عنوان صرف برائے عنوان نہیں ہوتا بلکہ عنوان قاری کے ذہن کو ایک طولانی سفر کے لیے تیار کرتا ہے ان کی شعری شریعت میں عنوان سے انحراف گناہ ہے جو دشوار عمل ہے۔ عنوان پر سیر حاصل گفتگوان کے وسیع علم اور مطالعہ کی دلیل اور عنوان پر آمدی شعران کی فکر اور تخئیل تجلیل اور بحرِ نظم میں مصرعوں کا بہاؤ، الفاظ کا چناؤ اور زبان برتنے کا نبھاؤان کی قادرالکلامی کا ثبوت ہے۔ ہم اس مرثیہ کے ذیل میں مصرعوں کی زبانی اپنی کہانی بیان کرنے کو ترجیح دیں گے۔ شاید ہی کسی اردو مرثیہ کے چہرے میں اس طرح سے اردو کی تاریخ نظم کی گئی ہو:

فعل بھاشا سے لئے ، نام لیا تُرکی سے
فارسی سے لیں تراکیب مَثَل ہندی سے
اصطلاحات لیں سائنس کی انگریزی سے
کہیں سندھی سے لیا کچھ کہیں پنجابی سے

کام سب ہی سے ضرورت کے لئے ہیں اس نے
جام ہر دیس کی صہبا کے پیئے ہیں اس نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ـ سب سے کم عمر ہے لیکن یہ جواں سال بھی ہے
دولتِ لفظ و معانی سے خوش اقبال بھی ہے

ـ سندھ و پنجاب کی آغوش میں چلنا سیکھا
دکھنیوں میں یہ رہی خیر سے بچپن گذرا

ـ تربیت دلی میں پائی تو لڑکپن نکھرا
لکھنؤ پہنچی تو تہذیب و سلیقہ آیا

ـ اور بھی نکھری نئی رُت جو سُہانی آئی
چشمِ بددور کہ اب اس پہ جوانی آئی

ـ چاہنے والوں کی تقدیر بنادیتی ہے
مومنؔ و مصحفیؔ و میرؔ بنادیتی ہے

ـ میرؔ تو میر ہیں، اربابِ ادب پر غالبؔ
یہ اسد سے ہوئے غالبؔ تو ہیں سب پر غالب

ـ اس کی تدریج میں دستورِ وفا شامل ہے
اس کی ترویج میں زہراؑ کی دُعا شامل ہے

اس کے ساتھ شاعر نے اردو کے پینتیس[۳۵] حروفِ تہجی سے ایک خوبصورت عقیدتی شعری ادبی اور تاریخی موتیوں کی مالا بنائی اور عروسِ اردو کی گردن میں گلوبند کی طرح ٹانک دیا ہم یہاں ان مصرعوں کو اس اعتماد سے پیش کرتے ہیں کہ ان کی داد دیئے بغیر کوئی قاری بھی نہیں رہ سکتا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الف اردو میں ہے اللہ کا ایماں کی طرح
ب سے بارش ہے کسی رحمتِ باراں کی طرح
پ سے ہیں پنج تنِ پاک ، رگِ جاں کی طرح
ت سے تقدیس ہے تسبیح شماراں کی طرح
ٹ سے ٹوٹے ہوئے الفاظ بھی نازاں اس کے
ث سے ثابت ہے کہ سب ہی ہیں ثنا خواں اس کے
ج سے جامۂ ھستی جسدِ جاں کی طرح
چ سے ہے چاہ کسی چاہِ زنخداں کی طرح
ح سے حوّا ، بنی آدم کے لئے ماں کی طرح
خ سے خط ہائے عبارت خطِ ریحاں کی طرح
د سے درک ہو خود لوگ دبستاں بن جائیں
ڈ سے ڈرتے نہ ہوں، ڈھنگ کے انساں بن جائیں
ذ سے ذہن و ذکا ، قوتِ پنہاں کی طرح
ر سے رشحاتِ قلم نظمِ بہاراں کی طرح
ڑ تو بس ڑ ہے کسی بے سروساماں کی طرح
ز سے ہیں زیر زبر ، پیش زباں داں کی طرح
ژاژ خا ژ سے کہ ژولیدہ بیاں ہوتا ہے
س سے سانجھ سویرے کا سماں ہوتا ہے
ش شبیر کا ہے شاہِ شہیداں کی طرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ص سے صاد ہے اک سورے کے عنواں کی طرح
ض سے ضیق میں دم ضعفِ ضعیفاں کی طرح
ط ہے طُرّۂ دستار فقیہاں کی طرح
ظ سے ظلم ہے ظاہر ، ابوسفیاں کی قسم
ع سے عشق علیؑ ، بوذرؓ و سلماںؑ کی قسم
غ سے غیبت کُبریٰ ، شب ہجراں کی طرح
ف سے ہے فارسی سعدی کی گلستاں کی طرح
ق سے چاروں ہیں قُل قالبِ قرآں کی طرح
ک سے کافِ کرم ، کارِ کریماں کی طرح
گافِ گستاخ کو گفتارِ گریزاں کہیے
ل ، لاَحول وَلاَ برسرِ شیطاں کہیے
م سے ماہِ دو ہفتہ مہِ شعباں کی طرح
ن سے نعت نبیؐ نظمِ نفیساں کی طرح
و ، واسوخت میں ہے سوختہ ساماں کی طرح
ہ سے ہجرت ہے ، کسی صورتِ امکاں کی طرح
ی سے یوسفؑ ہیں جنہیں یوسفِ کنعاں کہیے
یائے مجہول کو اک کلبۂ احزاں کہیے

یہ سچ ہے کہ میر انیسؔ کے مرثیوں میں ہر خشک وتر کا ذکر نظر آتا ہے۔ میر صاحب کے مرثیوں کی وسعت کا کینوس اتنا دراز اور کشادہ ہے کہ اس سے پوری طرح تجاوز ممکن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں۔ جدید مرثیہ گویوں کے لیے نئے مضامین اور نت نئے طریقوں سے مرثیہ میں جدیدیت پیدا کرنا آسان نہیں لیکن اس مرثیہ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جدید فکر نے جدید گوشے نکالے اور اس کو خوب نبھایا۔ اگر چہ ابھی تک اردو مرثیہ کی تاریخ مرتب نہ ہوسکی لیکن اس مرثیہ میں شاعر نے تاریخِ مرثیہ کے عظیم انقلابات واقعات اور شعرا کے تذکروں کا جس خوبی اور ایمانداری سے ذکر کیا ہے وہ مستند ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ باقر زیدی کی یہ عرق ریزی اور خارہ شگافی مرثیہ کی تاریخ لکھنے والوں کے لیے کمک رساں اور چراغِ درخشاں ثابت ہوگی۔ باقر زیدی نے اس ایک مرثیہ میں ایک سو پچاس ۱۵۰ سے زیادہ مرثیہ گویوں کے نام نظم کیے ہیں اور پھر خدائے سخن میر انیس کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو حسین خراجِ عقیدت پیش کیا ہے جوان کا حسن بیان اور حسن کمال ہے۔ مرثیہ کا تاریخی پس منظر صفحہ قرطاس پر پیش ہوتا ہے:

مرثیہ گوئی کی بنیاد دکن ہی میں پڑی
گول کنڈہ کا وہ باذوق جو حاکم تھا قلی

مرثیہ پہلا کہا جس نے وہ شاعر تھا وہی
شعر اک لاکھ لکھے جس نے وہ ماہر تھا وہی

آبرو عاصمی مسکین و گدا نے کیا کام
نصب دلی میں کیے مرثیہ گوئی کے خیام

فضلِ مولا سے ہوا فضل کو حاصل وہ مقام
لکھی کربل کی کتھا جس سے کہ باقی رہا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ایک سکندؔر نے مقدس لکھا
شش جہت میں ہوا مقبول مسدس لکھا

ہاشؔم و باقؔر و آگاؔہ و علاؔ و افضؔل
سب کے افکارِ جمیلہ سے بڑھا حُسنِ عمل

پھر سات بندوں میں شاعروں کے نام ثبت کیے اور آخر میں انیسؔ اور خاندانِ انیسؔ پر یوں حجت تمام کی:

قندِ شیریں دَھَناں جس کی سلاست وہ سلیسؔ
سخنِ عرش مکاں جس کی ریاست وہ رئیسؔ

مطلعِ لطفِ زباں جس کی نفاست وہ نفیسؔ
مقطعِ حُسنِ بیاں جس کی بلاغت وہ انیسؔ

ادب و شعر میں قرآن کی صورت ہے انیسؔ
مذہبِ مرثیہ گوئی کی شریعت ہے انیسؔ

''لایق شکر ہے ہر حال میں نعمت گھر کی'' باقرؔ زیدی کے ساتویں مرثیہ کا مطلع ہے جو ترا سی[۸۳] بندوں پر مشتمل ہے اور ۱۹۹۷ء میں میری لینڈ امریکہ میں پڑھا گیا۔ اس مرثیہ میں بھی عنوان کی ہیئت کو شاعر نے ہر طریقہ سے اجاگر کیا۔ اس مرثیہ کی خاص بات یہ ہے کہ اہلبیتؑ کے گھر کی عظمت، بیت اللہ کی عظمت اور حضرت آدمؑ کے پہلے گھر یعنی جنت کے گھر کے تذکرے کے ساتھ حضرت ابو طالبؑ کے گھر کے اسلام پر احسان بیان کیے گئے ہیں جنھیں ہم طوالت کی وجہ سے صرف ایک بند پر تمام کرتے ہیں:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَعرَضِ بحث میں ایمان ابوطالبؑ کا
رہتی دنیا پہ ہے احسان ابوطالبؑ کا
اپنے معبود سے پیمان ابوطالبؑ کا
ذوالعشیرہ کا وہ اعلان ابوطالبؑ کا

جس کی نسلوں کا لہو شہ رگِ اسلام میں ہے
ساری تکلیف مسلماں کو اُسی نام میں ہے

باقر زیدی کا ہر مرثیہ ایک خاص ذہنی نصاب کے تحت لکھا جاتا ہے۔ خیالات کے ہجوم سے وابستہ مطالب کو موتیوں کی طرح رشتۂ نظم میں پرونے کا فن ان کے پاس اتنا دلکش ہے کہ بعض اوقات مرثیہ کی مالا جپتے وقت یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ ایک موتی کہاں ختم ہوا اور دوسرا کب شروع ہوا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ موصوف نے اپنا نوتصنیف مرثیہ جوان کا آٹھواں مرثیہ تھا پہلی مرتبہ میرے غریب خانہ لانگ آئی لینڈ نیویارک میں ۲۱ر جون، ۱۹۹۸ء کو پڑھا تھا جس کے ہر مصرعہ پر انھیں داد ملی اور مدتوں شہر میں اس مرثیہ کا چرچہ رہا۔ اس مرثیہ کا عنوان ''آیاتِ سخن'' ہے جس کا مطلع ہے ''پھر کوئی تازہ سخن اے مرے پندارِ سخن'' یہ مرثیہ حمد، نعت، منقبت، سلام اور نوحہ پر مشتمل ہے۔ اس مرثیہ میں باقر زیدی نے اپنی قادرالکلامی اور شعری فنون پر اپنی کامل گرفت کا خوبصورت مظاہرہ کیا ہے۔ صرف گیارہ اشعار میں اسمائے الٰہی کو نظم کرنا معجز بیانی نہیں تو پھر کیا ہے۔

وہ مُمیت اور وہ مانع وہ مُجیب اورشکُور
وہ موخر وہ مصور وہ مہیمن وہ صبور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے وہ مُقدم وہی نافع وہی ستار و غفور
پاس رہتا ہے سبھی کے، وہ کسی سے نہیں دور

اَحَد و واجد و ماجد ، صمد و نور و مجید
و احد و اوّل و توّاب و مُعِز ، عدل و معید
باعث و وارث و فتّاح ، متین اور رشید
قادرِ و آخِر و وہّاب و حکم ، عفو و حمید

ضار و جبّار و مُقیت و مُتکبر باطن
خافض و قابض و قدّوس و مُذل و مومن

وہ خبیر اور کبیر اور بصیر اور حکیم
وہ رقیب اور حسیب اور لطیف اور حلیم
وہ وکیل اور حفیظ اور جلیل اور عظیم
وہ بدیع اور عزیز اور سمیع اور علیم

ملِک و منتقم و مالِک و غفار و کریم
مُتعَالی و مُحی ، واسع و رحمان و رحیم

باسط و مُقسط و رزاق و رؤف و باری
ظاہر و مقتدر و خالق و مُحصی باقی
جامع و رافع و قیوم و سلام و ہادی
غنی و مغنی و قہّار و ودود و والی

مُبدی وحی و قوی ، بَرّ و ولی ہے اللہ
ایک ہی نام بچا ہے سو علی ہے اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی نہیں بلکہ چہرے کے بعض اشعار میں ابجدی اعداد سے مطالب نکالے ہیں جو باقرؔ زیدی کی تاریخ گوئی کے فن پر گرفت کی دلیل ہے:

لا سے ھوٗ تک جو جُمل سے ہے حساب ابجد
سو وہی ایک سو دس ۱۱۰ اسمِ علیؑ کے ہیں عدد

حمدِ الٰہی سے نعتِ نبی کے لیے گریز کی خوبصورت بیت دیکھئے:

حد کہیں جس کی نہیں ہے کوئی ، بے حد ایسا
جس نے پیدا کیا انسان ، محمدؐ ایسا

اس مرثیہ کی اور ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نو بندوں میں حضرت ابوطالبؑ کے فضائل اوران کے ایمان اوراحسانات پر روشنی ڈالتے ہوئے شاعر نے بڑے ہی احتجاجی انداز میں عالم اسلام سے یہ سوال کیا ہے:

کیوں مُخالف ہے مسلمان ابوطالبؑ کا
مانتا کیوں نہیں احسان ابوطالبؑ کا
گھر تھا اِسلام کا ایوان ابوطالبؑ کا
دردِ اِسلام کا درمان ابوطالبؑ کا

بدلہ احسان کا کیا یوں ہی دیا جاتا ہے
محسنِ دین کو کافر ہی کہا جاتا ہے

باقرؔ زیدی کا نواں مرثیہ بعنوان ''علی اور اسلام'' جو پچھتر ۷۵ بندوں پر مشتمل ہے حضرت عباسؑ کے مصائب کے ذیل کا ہے اس کا مطلع ہے ''حرفِ سخن متاعِ ہنر کر رہا ہوں میں'' جس میں مصائب کے سترہ ۱۷ بند شامل ہیں۔ یہ مرثیہ ۱۹۹۹ء کو پہلی بار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مری لینڈ میں پڑھا گیا۔ اس مرثیہ میں باقر زیدی نے سلیس زبان میں حضرت علیؑ اور اسلام کے باہمی رشتے کو کئی زاویوں سے دیکھا اور یہ ثابت کیا ہے کہ:

اِسلام کا وقار سلامت علیؑ سے ہے
دینِ خدا کا یہ قد و قامت علیؑ سے ہے
سب نقدِ اعتبار ، عبارت علیؑ سے ہے
حیرت ہے پھر بھی تم کو عداوت علیؑ سے ہے
یہ تجربہ بھی آج ذرا کرکے دیکھ لو
اِسلام کو علیؑ سے جُدا کرکے دیکھ لو

مرثیہ میں روزمرہ محاورات اور سلیس شستہ الفاظ نے مصرعوں کو دلکش اور دل پذیر بنا دیا ہے۔ باقر زیدی صرف حسب ضرورت ہی عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان کی زبان اغلب سلیس اور عام بول چال کے الفاظ پر مبنی ہوتی ہے تاکہ عام قارئین کی علمی اور ادبی سطح کے مطابق رہے اور مرثیہ کے مصرعے ان کے لیے معمانہ بن جائیں لیکن اس عمل میں وہ اپنے ہدف اور مقصد کو قربان نہیں کرتے بلکہ حتی المکان زبان دانی کا رعب دکھانے سے پرہیز کرتے ہیں تاکہ مقصد بھی یعنی عزاداری شبیرؑ جو اول طفولیت سے رگوں میں رچی ہوئی ہے اس کا اہتمام ہو سکے۔ باقر زیدی نے اس مرثیہ میں اپنے آبا و اجداد اور بھرت پور کی عزاداری کی تصویر کشی بھی کی ہے ہم صرف چند اشعار پر اس مضمون کو نامکمل طور پر رکھ کے آخری مرثیہ بعنوانِ ''دعا'' پر ختم کرتے ہیں:

ے احسان ہے خدا کا کہ پیدا کیا وہاں
ہر آن ذکر آلِ محمدؐ کا تھا جہاں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے نامِ حسینؑ لیتے تھے کس اہتمام سے
مشہور تھی حویلی اسی ایک کام سے

ے اَسلاف رہروانِ رہِ مستقیم تھے
رہتا خموش کیوں مرے دادا کلیم تھے

ے دادا کی طرح باپ بھی ذاکر فلک مقام
کہتے تھے مرثیے بھی جو ہر سال لا کلام

ے اولاد پر بھی سایۂ شاہِ نجف رہے
میرے خلف میں بھی یونہی باقی شرف رہے

ہماری دعا ہے کہ انشا اللہ یہ شَرَف باقر زیدی کی اولاد میں باقی رہے تاکہ کوئی یہ ادعا کر سکے کہ آٹھویں پشت ہے شبیر کی مداحی میں

''دعا'' کا لفظ اگرچہ عربی لفظ ہے لیکن اردو اور فارسی میں کسی ترجمے اور تفسیر کا محتاج نہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کو دنیا اور عقبیٰ کے لیے دعا کرنے کی تاکید کی ہے۔ انسان عموماً ان خواہشات کے لیے دعا کرتا ہے جس میں اس کو امداد غیبی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تقریباً تمام بڑے شاعروں نے ''دعا'' کے ذیل میں اشعار نظم کیے اور اس موضوع کو عجیب و غریب طریقہ سے برتا۔ باقر زیدی کا دسواں مرثیہ بعنوانِ ''دعا'' اُس وقت صفحۂ ہستی پر نمودار ہوا جب وہ شدتِ مسائل سے دوچار تھے اگرچہ یہ مرثیہ جو ۹۱ بندوں پر مشتمل ہے ۲۰۰۲ء کے اوائل میں لکھا گیا لیکن اس کے لیے ان کا ذہن ایک دو سال قبل ہی سے اس طرف رجوع ہو چکا تھا۔ چرخِ کج رفتار نے ایک طرف چھوٹا، ہونہار، مطیع، صاحبِ ذوق اور شاعر بھائی کو چھین لیا تو دوسری طرف جوان داماد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناگہانی حادثہ کے شکار سے زندگی اور موت کے درمیان مہینوں بے ہوش پڑا رہا۔ انسان آخر انسان ہے آخر کہاں تک مشکلات کا مقابلہ کرے لیکن باقرؔ زیدی اس خاندان کے سپوت ہیں جنھوں نے سب کچھ ہاتھ سے دے دیا لیکن متاعِ عشقِ آلِ محمدؐ کو کبھی دامن میں کم ہونے نہ دیا چنانچہ یاعلیؑ کہہ کر قلم سنبھالا اور مطلع ہی کے بند میں حوادث دنیا کو بے رنگ کر کے دل کی روشنائی میں خامہ کو بھگو کر کلکِ رفتار سے ذہن کو یوں مہمیز کیا:

ے حصارِ مرضیٔ معبود میں رہو باقرؔ
گزر رہی ہے جو تم پر وہ سب سہو باقرؔ
ع = نہیں ہے وقت اٹھو مرثیہ کہو باقرؔ
ے برس کے بعد تم اک مرثیہ جو کہتے ہو
تو سارا سال اسی کی اماں میں رہتے ہو

جس کا اثر یہ ہوا کہ ہر طرف دعا کے پھول کھلنے لگے اور خزاں رسیدہ چمن میں بہاریں امنڈ امنڈ کر آنے لگیں۔ اس مرثیہ میں لفظ ''دعا'' ۲۸۰ سے زیادہ استعمال ہوا ہے۔ دعا کی تعریف، تفسیر، تحلیل، تجلیل، بڑی تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ شاعر کا کمال یہ ہے کہ ادق اور غیر مانوس الفاظ کو مصرعوں میں ایسا دوسرے الفاظ کے ساتھ جمایا ہے کہ وہ نرم سلیس اور مانوس ہو جاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض مصرعوں میں عمدہ طریقہ سے عربی کے فقرے اس سے پیوست کیے گئے ہیں کہ وہ دوسرے الفاظ کے رگ و ریشہ میں گتھ گئے ہیں۔

ے دعا ہے ورد و وظائف دعا عمل اذکار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دعا زیارت و تسبیح و توبہ استغفار
؎ دعا مراد دعا التجا دعا انعام
دعا علاجِ مصائب بحالتِ آلام
؎ بنی وسیلۂ حاجت غدیرِ خم کی نوید
دعا کرو کہ ملی استجب لکُم کی نوید

اردو شاعری میں دعا کے موضوع پر نئے نئے مضامین نظر آتے ہیں۔ غزلوں اور نظموں کی صفوں میں ہمیں پرانے گھسے پٹے مضامین نئے لباس میں نظر تو آتے ہیں لیکن وہ اس لیے ہمیں مرعوب نہیں کر سکتے کہ متقدمین اور متوسطین نے انھیں وہ خدوخال عطا کیے ہیں کہ اس سے بہتر ہونا مشکل ہی نظر آتا ہے۔ اس کے برخلاف باقر زیدی کے اس صحیفۂ دعا میں آمدی اشعار کی بھیڑ ہے شاید اسے کوئی عقیدتی رجحان کہے لیکن بقولِ شبلی شعر کو شاعر کے عقیدے سے جدا کر کے شعریت پر غور کرنا غلطی ہے بلکہ اس کے عقیدے کی روشنی میں شعر کی صداقت کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ اس کلیہ کے تحت زیادہ تر اشعار آبدار معانی خیز اور پرکار ہیں جو سامع اور قاری کو تسکین عطا کرتے ہیں بالفاظِ دیگر منزل دعا ان کے لیے مقبول ثابت ہوتی ہے۔ ذیل کے چند اشعار مشتے از خروارے ہمارے اس ادعا کا ثبوت ہیں:

؎ یہ مجلسوں میں جو لب پر صدا درود کی ہے
ادائے فرضِ مودّت دعا درود کی ہے
؎ رسولؐ نے پڑھی خیبر میں مستند ہے دعا
بہ فیض نادِ علیؑ یا علیؑ مدد ہے دعا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ے امامِ عصر سے پاؤ ثمر دعاؤں کے
عریضہ بھیج کے دیکھو اثر دعاؤں کے

ع = سلام بھی ہے جوابِ سلام بھی ہے دعا

ع = دعا کا قرض دعاؤں سے ہی ادا ہوگا

ع = دعا نہ ہوتی تو انساں کا جینا دوبھر تھا

فلسفۂ دعا پر اس سے بہتر اشعار کیا ہو سکتے ہیں:

ے شعارِ فرد ہے دستورِ انجمن ہے دعا
ہجومِ یاس میں امید کی کرن ہے دعا

ے دعا کا حسن ہے ذکر خدا کے بعد دعا
دعا سے قبل دعا اور دعا کے بعد دعا

اس مرثیہ کا کمال یہ بھی ہے کہ اس میں امام سجادؑ کے مجموعۂ ادعیہ "صحیفۂ سجادیہ" کا بھی اجمالی تذکرہ ہے اور پھر اسی امامؑ سے منسوب روایات پر بین کے بند رقم کیے گئے ہیں جو مال مجلس کے لیے کافی ہیں۔

اور یقیناً ان دس مرثیوں کے مطالعہ نے ہم پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ:

اس سے بہتر نہ قلم کا کوئی مصرف ہوگا

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

بندۂ شاہِ نجف
تقی عابدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا مَرثیہ عنوان **مَرثیہ**

مطلع : سَر بسَر اپنے بُزرگوں کا چلَن رکھتا ہوں

بند: ۶۹

تصنیف ۱۹۸۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر آن ہر اک گاہ نظر آتا ہے
ہر راہ پہ ہم راہ نظر آتا ہے
واللہ کہ جس شے پہ ٹھہرتی ہے نگاہ
اللہؒ ہی اللہؒ نظر آتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱

سَربَسر اپنے بزرگوں کا چلن رکھتا ہوں
مدحتِ آلِ پیمبر کی لگن رکھتا ہوں
اک مہکتا ہوا شاداب چمن رکھتا ہوں
پھول برساتا ہے ہر دم، وہ دہن رکھتا ہوں
اِک نئی لعل و جواہر کی دکاں کھلتی ہے
اِک زباں بند ہوئی، ایک زباں کھلتی ہے

۲

مرثیہ کہنے کی احباب نے ترغیب جو دی
چمنستانِ مودّت میں کھِلی اور کلی
ذکرِ شبیرؑ کی حاصِل مجھے توفیق ہوئی
مرثیہ گویوں کی آواز سے آواز مِلی
آج کس راہِ سعادت کا نشاں پایا ہے
نطق نے حُسنِ حسینانِ جہاں پایا ہے

۳

واہ کیا حُسن ہے، اس حُسن پہ یوسفؑ بھی نثار
ہر طرف عالمِ اِمکاں میں پلٹ آئی بہار
لکھّے کیا خوب یہ اَشعارِ بَلاغت آثار
بڑھ گیا خود مِری نظروں میں مِرا اپنا وقار
خوش نوائی سے ہوا شہرِ سُخن میں داخل
جیسے بلبل ہو کوئی صحنِ چمن میں داخل

☆والدِ بزرگ وار حضرت فیض بھرت پوری کے انتقال کے بعد میں نے یہ پہلا مرثیہ کہا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۴

دل ثناخوانِ شہنشاہِ زمن ہے میرا
مرثیہ جس سے ہے مانوس ، دہن ہے میرا
رشک ہے اہلِ زباں کو ، وہ سخن ہے میرا
جو نہیں زد پہ خزاں کی ، وہ چمن ہے میرا
نیّت اچھی ہو تو نیّت کے اثر بھی اچھے
سحر اچھی ہو تو آثارِ سحر بھی اچھے

۵

سب کو مرغوب ہے ، وہ طرزِ سُخَن رکھتا ہوں
اپنے افکار کو بے بِرّ و عَلَن رکھتا ہوں
دل میں مہرِ غمِ سرور کی کِرَن رکھتا ہوں
قلبِ روشن میں تمنائے حَسَن رکھتا ہوں
سر میں سودا ہے کہ ہوں مرثیہ خوانِ شبیرؑ
لوگ مجھ کو بھی کہیں مرتبہ دانِ شبیرؑ

۶

لب پہ لاتا ہوں سخن ، جوہرِ انساں مددے
پہلی کوشش ہے مِری ، وسعتِ امکاں مددے
کلِ ایماں مددے ، شاہِ شہیداں مددے
فکر تشنہ ہے ابھی ، صاحبِ دوراں مددے
میرے افکار کو آفاق کی پہنائی دے
میں بھی دیوانہ ہوں ؛ بہلول کی دانائی دے

Presented by: Rana Jabir Abbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۷

مرثیہ کہتا ہوں ، تاثیر عطا کر یا رب
ذہن تابندہ ہو ، تنویر عطا کر یا رب
ایک بے نام کو توقیر عطا کر یا رب
میرے الفاظ کو تصویر عطا کر یا رب
خشک کھیتی کو ملے آبِ سحابِ رحمت
چمنِ فکر میں کھِل جائے گلابِ رحمت

۸

مرثیہ سبطِ پیمبر کا رقم کرتا ہوں
ذہن کو مائلِ رودادِ الم کرتا ہوں
دشتِ افکار کو فردوس حشم کرتا ہوں
پئے مدحت ، پرِ جبریل قلم کرتا ہوں
اس سے بہتر نہ قلم کا کوئی مصرف ہوگا
خامہ فرفر جو چلے گا یہی رفرف ہوگا

۹

اے مِری فکرِ رسا ، وسعتِ افلاک دکھا
عقل حیران ہو وہ تیزیِ ادراک دکھا
پیکرِ حرف کو پہنے نئی پوشاک دکھا
چشمِ حیرت نے نہ دیکھی ہوں وہ املاک دکھا
خواب بخشے ہیں تو پھر خوابوں کو تعبیر بھی دے
سربسر حسنِ سماعت ہو ، وہ تقریر بھی دے

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

مدحِ ممدوحِ خدا ، فکر جو کرتی ہے بہم
ہیچ ہے دولتِ قارون و فرِ شوکتِ جم
ہاں یہی سوچ کے میں نے بھی اٹھایا ہے قلم
مجھ کو لے جائے گا منزل پہ مِرا پہلا قدم
نیّتِ نیک سے باندھا ہے جو احرام سخن
اسی آغازِ سخن سے ہے سر انجامِ سخن

۱۱

نکتہ ہر حرف میں ہے ، نقطے ہیں روشن سارے
ہوں شبِ تار میں چھٹکے ہوئے جیسے تارے
رفعتِ فکر کو پہنچیں گے کہاں سیّارے
بیتیں ایسی کہ لگیں نور کے بہتے دھارے
روشنی قلب میں ہے کاہکشاں کی صورت
سوزِ آواز میں ہے مرثیہ خواں کی صورت

۱۲ مطلعِ ثانی

کب جہاں میں ہوا آغازِ سخن کیا معلوم
کب کِھلے شعر کے دنیا میں چمن کیا معلوم
پہلا شاعر تھا کہاں ، کیا تھا وطن کیا معلوم
شاعری کب سے ہے ، باضابطہ فن کیا معلوم
کہاں سلجھائے گئے گیسوئے لیلائے سخن
کب برآمد ہوئی حُجرے سے زلیخائے سخن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

پہلے شاعر کے لیے بحث ہے ساری بے سود
اشعرِ ابنِ سَبا تھا کہ کوئی اور وجود
یہ سخن حضرتِ صائبؔ☆ کا مگر ہے موجود
شعر گوئی کی ہوئی حضرتِ آدمؑ سے نمود
نصرتِ حق سے جو مانوس مزاج اس کا ہے
مرگِ ہابیل سے دنیا میں رواج اس کا ہے

۱۴

ابنِ عبّاس کا اس باب میں فرمان ہے یہ
انبیا شاعری کرتے نہیں ، بہتان ہے یہ
یہ اگر سچ ہے تو پھر ایک ہی امکان ہے یہ
مرثیہ نثر میں لکھا گیا ، ایقان ہے یہ
نثری نظموں کو فراز اچھا یہ ہاتھ آیا ہے
اک پیمبر سے جواز اچھا یہ ہاتھ آیا ہے

۱۵

قتلِ ہابیل پہ جو مرثیہ آدمؑ نے کہا
شیثؑ کو یاد کرایا کہ ہو محفوظ سدا
پہنچا یعرب کو تو اس نے عربی میں ڈھالا
ترجمہ پہلا یہ سُریانی سے منظوم ہوا
پہلے مظلوم کے اوصاف کی تفسیر میں ہے
مرثیہ ظلم کے آغاز سے تحریر میں ہے

☆ ہر کہ اول شعر گفت آدمؑ صفی اللہ بود
طبعِ موزوں حجّت فرزندیٔ آدمؑ بود صائبؔ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

رَوشِ شعر و سخن عہدِ فلاطوں میں تھی عام
عشقیہ شعروں کا ہر سمت تھا پھیلا ہوا دام
داد بھی دیتے تھے محظوظ بھی ہوتے تھے عوام
لیکن اصلاحِ بشر کا نہ تھا کوئی پیغام
مُبتذل فکر جو گُم راہی پہ آمادہ تھی
محفلِ شعر و سخن عیش کی دِل دادہ تھی

۱۷

شاعروں کی جو طبیعت میں تھا اَسفَل میلان
نظر آتا نہ تھا اصلاح کا کوئی امکان
پست جذبوں کے ابھرنے کا تھا سارا سامان
شاعری ذہنِ بشر کے لیے کب تھی ذی شان
پس فلاطون کی حکمت نے کیا رَد اس کو
اور ٹھہرا دیا انساں کے لیے بَد اس کو

۱۸

اس کے افکار سے شاعر جو ہوئے بہرہ مَند
شاعری کو کیا مانوسِ خیالاتِ بُلند
بڑھ کے پھینکی مہ و اختر پہ تخیّل کی کمَند
رزمیہ لکھ کے کیا اہلِ خرد نے خورسَند
ایلیڈ اور اوڈیسی سے جو آغاز ہوا
اہلِ یونان سے ہومَر اثر انداز ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹

تیس چالیس صدی قبل تھا عیسیٰؑ سے یہ عام
اینیڈ لکھی جو ورجل نے بڑھا روم کا نام
اہل یورپ نے بھی اس صنف کو بخشا وہ مقام
رزمیہ نظم ہوئی جلد ہی مقبولِ عوام
ہند کی بھاشا بھی کچھ کم تو نہ خوش قامت تھی
رزمیہ نظم کی تصویر مہابھارت تھی

۲۰

جان ملٹن نے بھی اک جنّتِ گم گشتہ[1] لکھی
خوب شہرت ہوئی شہ نامۂ فردوسی کی
ڈانٹے نے بھی دیا روم کو اک نقشِ جلی
طربیہ تھا خداوندی[2] تو عزت بھی ملی
جو مقدّر بنی اس عہد کے فن کاروں کی
عظمت آج بھی دنیا میں ہے شہ پاروں کی

۲۱

حُزنیہ ، رزمیہ دونوں کو ملا حُسنِ قبول
آج تک باغِ سخن میں ہیں مہکتے ہوئے پھول
صرف موسیقی اور اسٹیج کا فرقِ معمول
ورنہ دنیا میں ہے دونوں ہی کی شہرت معقول
مرثیہ دونوں کے اوصاف کا گنجینہ ہے
عالمی نظموں کے معیار کا آئینہ ہے

Divine Commedy_۲ Paradise Lost_۱

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۲

اور ارسطو کہ جدا رکھتا ہے جو اپنا مقام
جس کی تمثیلیں زمانہ پہ ہیں اک نقشِ دوام
حُزنیہ کا وہ شہنشاہ کہ ہے آج بھی نام
رزمیہ اس کی نظر میں بھی ہے اک ایسا کلام
جو اساطیری تمدّن کی محاکات لیے
مُصلحِ نوعِ بشر کی ہے روایات لیے

۲۳

پہلے تخلیق ہوئی فن کی ، مِلا حُسنِ قبول
پھر جو فن کاروں کو پرکھا تو کیئے وضع اصول
عقل کی آنکھ سے دیکھا تو بنائے معقول
چار سو سال تھے عیسیٰؑ سے یہ پہلے منقول
فن کی فن کار کی تسکینِ تجلّا کے لیے
یہی معیار بنے نظمِ معلّا کے لیے

۲۴

رزمیہ نظم جو اعلیٰ بھی ہو ، سنجیدہ بھی
فکر موزوں بھی ہو ، کردار پسندیدہ بھی
متنوع ہوں خیالات مگر چیدہ بھی
اور اُس عہد کے افکار ہوں بالیدہ بھی
حسنِ تکمیلِ عمل کی بھی ہو رفعت جس میں
ربط افکار کا ظاہر کرے وحدت جس میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۵

حزنیہ ایک زمانے سے ہے نظمِ تمثیل
اس میں افکار کی ہوتی ہے عمل سے تشکیل
داستاں سیرتِ کردار کی موزوں تفصیل
وحدتِ فکر و عمل حسنِ مقاصد کی سبیل
فصلِ افکار ارسطو بھی یہیں بوتا ہے
یہیں استادِ سخن شیکسپیئر ہوتا ہے

۲۶

وہی ایپک☆ ، وہی جمہور کی نظمِ اعلا
فارسی میں وہ نظامی کا سکندر نامہ
شاہ نامہ بھی کہ شہ کار ہے فردوسی کا
پاس اردو کے ہے کیا ، یہ کوئی بتلائے ذرا
مرثیے سے بھی اگر صرفِ نظر ہو جائے
شبِ تاریک میں اندھے کا سفر ہو جائے

۲۷

ہیں عقیدے کے چراغوں سے منوّر در و بام
ہو عقیدہ میں اگر زور ، تو بن جاتا ہے کام
ہومرو ورجل و ملٹن کا بھی شاہد ہے کلام
ان گنت نسلوں کے انساں انھیں کرتے ہیں سلام
والمیک ، ڈانٹے ، فردوسی و تُلسی جیسے
ان کی تخلیق عقیدوں کی ہو نُبتی جیسے

☆ Epic

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

روم و یونان اساطیری تمدّن کے نقیب
سر بسر لکھتے رہے اپنی حکایاتِ عجیب
اہلِ یورپ میں رہی حد سے سوا فکرِ صلیب
فلسفے اور عقیدے کے مسیحی تھے ادیب
مرثیہ بھی یونہی اسلام کے آثار لیے
اپنے دامن میں ہے شبیرؑ کا کردار لیے

۲۹

جلوہ گر حسنِ عقیدت کی زباں ہے اس میں
ربط موضوع کا مصرعوں سے عیاں ہے اس میں
ایک دریائے معانی جو رواں ہے اس میں
صرف مذہب ہی نہیں، فکرِ جہاں ہے اس میں
ناقدوں اور ادیبوں کو تعجّب کیوں ہے
اس قدر صرفِ نظر، اتنا تعصّب کیوں ہے

۳۰

روکشِ شمس و قمر ہے تو تعجّب کیوں ہے
راحتِ رختِ سفر ہے تو تعجّب کیوں ہے
نخلِ ایماں کا ثمر ہے تو تعجّب کیوں ہے
مسلکِ اہلِ ہنر ہے تو تعجّب کیوں ہے
کشتیِٔ ظلم کو اُس پار اترنے نہ دیا
مرنے والوں کو بھی اس نے کبھی مرنے نہ دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۱

مرثیہ مقصدِ اعلیٰ کا امیں ہے کہ نہیں
نظمِ سنجیدہ میں اک حسنِ متیں ہے کہ نہیں
اس کے موضوع میں خاتم کا نگیں ہے کہ نہیں
اس کا اسلوب بھی اعلیٰ و حسیں ہے کہ نہیں
لذّتِ ذکر بھی ہے، زورِ مناقب بھی ہے
وحدتِ فکر بھی ہے، بحرِ مناسب بھی ہے

۳۲

مذہبی نظم اگر ہے، تو تعجّب کیا ہے
لایقِ فکر و نظر ہے، تو تعجّب کیا ہے
یہ اگر رنگِ دگر ہے، تو تعجّب کیا ہے
اس سے امکانِ سحر ہے، تو تعجّب کیا ہے
اپنے مذکور سے توفیق یہ پائی اس نے
ظلم کی توڑ دی پنجہ سے کلائی اس نے

۳۳

وہ گُلِ تر ہے کہ بو اس کی جدا، رنگ جدا
محورِ فکر جدا، بزم جدا، جنگ جدا
ساری اصنافِ سخن سے ہے یہ آہنگ جدا
مرثیہ کرتا ہے جنسِ گہر و سنگ جدا
خیر اور شر کے مشاغل کی حدِ فاصل ہے
مرثیہ ناشرِ تفریقِ حق و باطل ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۳۴

لفظ مربوط ہیں تسبیح کے دانوں کی طرح
متنِ تاریخ ہے ، منظوم فسانوں کی طرح
نظم اس نظم میں ہے آئینہ خانوں کی طرح
دعوتِ خیر عمل بھی ہے اذانوں کی طرح
حسنِ اقدار بھی ہے ، عظمتِ افکار بھی ہے
مرثیہ سارے مسائل سے خبردار بھی ہے

۳۵

شاہدِ نصرتِ مظلوم ہے سب زورِ کلام
حق و انصاف کی کرتا ہے حمایت بھی مدام
اعلیٰ اقدار کی تقلید کا دیتا ہے پیام
یہی ہر عہدِ سخن میں ہے زمانے کا امام
حق کو باطل سے جو ہر گام جدا کرتا ہے
یہ بھی اک نامِ خدا ، کارِ خدا کرتا ہے

۳۶

مرثیہ کو ملے ممدوح وہ عالی درجات
ذکر نے جن کے زمانہ کو دیا آبِ حیات
جن کا ہر قول و عمل ، راہ برِ راہِ نجات
جیسے قرآن میں سجدہ کی ہیں محکم آیات
مدح خالق بھی کرے جن کی ، وہ انسان ہیں یہ
آیتیں چپ ہیں کہ خود بولتے قرآن ہیں یہ

۳۷

صاحبِ ختمِ رسل ، مصدرِ آثارِ درود
ساقیِ روزِ جزا ، مطلعِ انوارِ درود
فاطمہؑ صلِ علیٰ ، حاصلِ اسرارِ درود
دونوں سردارِ جناں ، حاصلِ پندارِ درود
انبیاء ہی نہیں کچھ فکر میں شامل ان کے
ذاتِ واجب بھی ہے موضوع میں داخل ان کے

۳۸

رفعتیں جس سے ہیں مانوس ، وہ نام ان کا ہے
نام سے جو متجلی ہے ، مقام ان کا ہے
جس میں حق ہو متکلم ، وہ کلام ان کا ہے
سب کو مشکل سے چھڑاتے ہیں یہ کام ان کا ہے
بند گر بابِ دعا بھی ہو تو وا ہو جائے
خوف تو نام کو لیتے ہی ہوا ہو جائے

۳۹

نامِ نامی ہے علیؑ ، کام ہے نصرت دیں کی
ان کے گھر میں روشِ عام ہے نصرت دیں کی
حشر تک بس سحر و شام ہے نصرت دیں کی
کام کیسا کہ علیؑ نام ہے نصرت دیں کی
نام ہی فتح کی صورت ہے ، یہ غازی ایسا
سلطنت بخشے سلیماں کی ، نمازی ایسا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۰

قاتلِ مرحب و عنتر ہے ، وہ صفدر ہے یہی
فاتحِ خندق و خیبر ہے ، وہ صفدر ہے یہی
تنِ تنہا بھی جو لشکر ہے ، وہ صفدر ہے یہی
نام جس شیر کا حیدر ہے ، وہ صفدر ہے یہی
نیند آتی نہیں اس کو کبھی گُل زاروں میں
بے خطر چین سے سو جاتا ہے تلواروں میں

۴۱

کفر کو جس نے مٹایا ، وہ بہادر ہے یہی
دین کو جس نے بچایا ، وہ بہادر ہے یہی
کام اسلام کے آیا ، وہ بہادر ہے یہی
اپنے خوں میں جو نہایا ، وہ بہادر ہے یہی
چیر دے کلۂِ اژدر کو ، یہ شیر ایسا ہے
اپنے قاتل کو جگاتا ہے ، دلیر ایسا ہے

۴۲

مرثیہ گوئی کی تاریخ میں آئے ہیں وہ نام
جن کی نسبت سے ہوئی ہے یہ زمیں عرش مقام
نسل در نسل بڑھا ہے یہ محبت کا پیام
ہے زمانے کو میسّر ابوطالبؑ کا کلام
حسبِ دستور اسے جدِ نبیؑ نے بھی کہا
مرثیہ فاطمہ زہراؑ کا علیؑ نے بھی کہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۳

ان کے گھر میں جو رہا مرثیہ مثلِ اسلام
حشر تک مٹ نہیں سکتا ہے وہ پایا ہے مقام
فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کہ تھیں وقفِ آلام
مرثیہ کہہ کے دیا مرثیہ گوئی کو دوام
غم میں بابا کے جو بیٹی نے رکھا دل اس میں
سیرتِ فاطمہؑ زہرا ہوئی شامل اس میں

۴۴

نطقِ معصوم جو پایا تو سرافراز ہوا
ساری اصنافِ سخن پر اثر انداز ہوا
سخنِ حق کی طرح صاحبِ اعزاز ہوا
حق شناسا تھا تو مظلوم کا دم ساز ہوا
ظلم کے سامنے یہ سینہ سپر آج بھی ہے
مرثیہ مظہرِ تہذیبِ بشر آج بھی ہے

۴۵

لفظ تابندہ ہیں خاتم میں نگینوں کی طرح
موجِ اندازِ بیاں بہتے سفینوں کی طرح
آب چہرہ میں ہے، سودا کی زمینوں کی طرح
جلوہ افروزِ ادب صدر نشینوں کی طرح
میرؔ کا سوزِ دروں، ذوقِ عمل کی صورت
بانک پن حضرتِ غالبؔ کی غزل کی صورت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۶

حمدِ معبود کرے نعتِ نبیؐ فرمائے
مثنوی نظمِ مسلسل کا سلیقہ پائے
وہ تغزّل کہ غزل اس کے ہی بس گن گائے
رہی واسوخت تو جل جائے ، جو نزدیک آئے
ساری اصناف کے اوصاف کا جوہر یہ ہے
آبرو آبِ سخن کی ہے ، وہ گوہر یہ ہے

۴۷

کی قصیدہ کو عطا مدح سرائی اس نے
ہجو کو دی ہے عجب تلخ نوائی اس نے
پائی ہر صنفِ سخن تک جو رسائی اس نے
خشک بحروں کو بھی بخشی ہے ترائی اس نے
اک زمانے سے مسلّم ہے بڑائی اس کی
ساری اصنافِ سخن پر ہے ، خدائی اس کی

۴۸

برمحل بات مناسب لب و لہجہ کا قوام
خوش دہن ، خوش سخن و خوش زمن و خوش انجام
نہ تنافر ہو نہ تعقید ، نہ کوئی ابہام
مرثیہ حسنِ بیاں ، حسنِ زباں ، حسنِ کلام
حسن ہی حسن ہو الفاظ میں پنہاں جیسے
فکر کی چاہ میں ہو یوسفِ کنعاں جیسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

15

20

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۵۲

مرثیہ وسعتِ امکانِ ادب ہے کہ نہیں
مرثیہ واضعِ میزانِ ادب ہے کہ نہیں
مرثیہ اُنسِ اَنیسانِ ادب ہے کہ نہیں
مرثیہ شانِ ادب ، جانِ ادب ہے کہ نہیں
عالمی نظموں سے اونچا جو عَلَم رکھا ہے
اس نے اردو کا زمانہ میں بھَرَم رکھا ہے

۵۳

مرثیہ رشکِ دبستانِ ادب ہے کہ نہیں
مرثیہ حسنِ فراوانِ ادب ہے کہ نہیں
مرثیہ یوسفِ کنعانِ ادب ہے کہ نہیں
مرثیہ فکرِ حسینانِ ادب ہے کہ نہیں
لے گئی اوجِ ثریا پہ اسے فکرِ انیسؔ
مرثیہ کا ہے جہاں ذکر ، وہاں ذکرِ انیسؔ

۵۴

اب بھی اورنگِ سخن زیرِ نگیں ہے ، وہ انیسؔ
ہر سخن ور سے سخن جس کا حسیں ہے ، وہ انیسؔ
جس کا ثانی کوئی عالم میں نہیں ہے ، وہ انیسؔ
برسرِ فرش سخن ، عرش نشیں ہے ، وہ انیسؔ
وادیٔ شعر میں کیا راہ نمائی کی ہے
ایک اللہ کے بندے نے خدائی کی ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

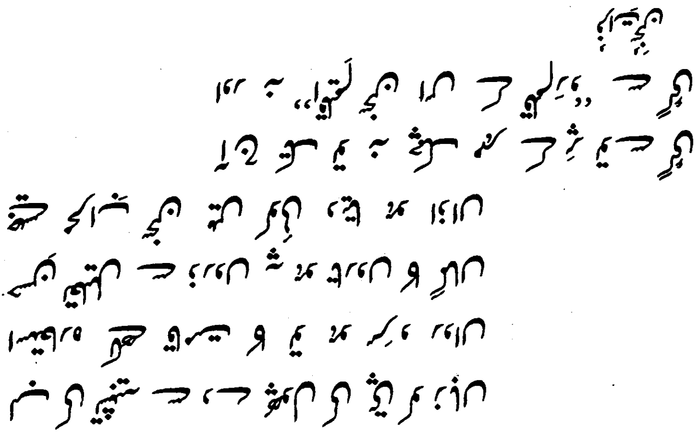

۷۵

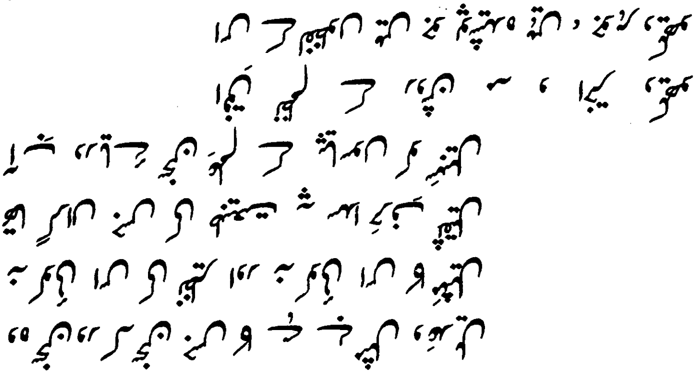

۸۵

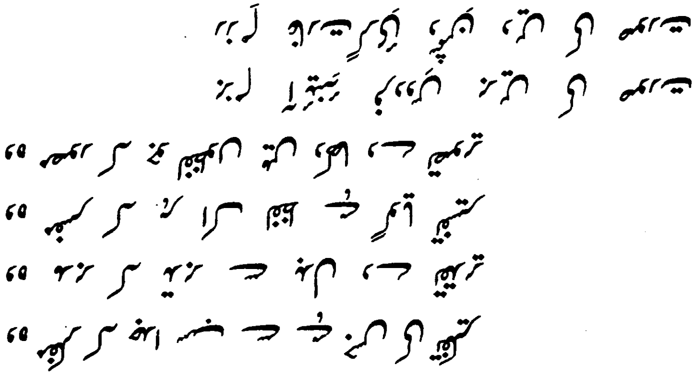

۵۵

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۸

شمعِ احساس کی اس طرح جلا دی اس نے
جیسے حائل تھی جو دیوار گرادی اس نے
صوت و آہنگ کی تصویر بنا دی اس نے
کربلا چشمِ سماعت سے دکھا دی اس نے
پردہ خیمے کا ابھی اس نے اٹھایا جیسے
صاف دنیا کو یہ منظر نظر آیا جیسے

۵۹

داخلِ خیمہ ہوئے رخصتِ آخر کو حسینؑ
بیبیاں اپنے شہیدوں کے لیے کرتی ہیں بین
کہا حضرت نے سکینہؑ سے مری نور العین
باپ جاتا ہے، مری جان نہ ہونا بے چین
کوئی صورت نہیں مرنا ہے یقینی بی بی
سخت ہوتا ہے بہت داغِ یتیمی بی بی

۶۰

عالمِ ہستی سے ہوتا ہے جو ہر اک کا گزر
کوچ کرتا ہے کوئی شب میں کوئی وقتِ سحر
جو بھی پیدا ہوا اک دن اسے کرنا ہے سفر
یہ سفر وہ ہے نہیں جس سے کسی کو بھی مفر
سب ہی مارے گئے دو ہم کو بھی رخصت بی بی
تم ہو اب اور ہے اس دشت کی دہشت بی بی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۱

دشتِ پُرحول میں دہشت کے سوا کیا ہوگا
رات آئے گی تو حشر اور بھی برپا ہوگا
خیمے جل جائیں گے ، ریتی پہ ٹھکانا ہوگا
سونا جنگل ہے ، قیامت کا اندھیرا ہوگا
ساتھ ماں بھی ہے ، پھوپھی بھی ہیں ، نہ گھبرانا تم
باپ کی لاش پہ مقتل میں چلی آنا تم

۶۲

غش میں عابد کو جو دیکھا تو کہا ہائے نصیب
نہ دوا ہے ، نہ غذا ہے ، کوئی چارہ ، نہ طبیب
سورۂ حمد پڑھا ، ہوش میں آیا وہ غریب
دے کے اَسرارِ امامت یہ کہا ہو کے قریب
اب کرو باپ کی فرقت بھی گوارا بیٹا
جز خدا کوئی نہیں اور سہارا بیٹا

۶۳

کہا بانو سے کہ ہم تم سے خجل ہیں صاحب
جو بھی ہونا تھا ، ہوا ، تھی یہی کچھ مرضیِٔ رب
پھول سے بچے کا خوں بات ہے تقدیر کی سب
باپ نے بیٹے کو خود دفن کیا ہائے غضب
جو بھی گزرے گا رہِ حق میں وہ سب سہنا ہے
ہم کو ہر حال میں راضی برضا رہنا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴

دیکھو لیلیٰؑ کو گنوا بیٹھی ہیں اکبرؑ سا پسر
میرا عبّاسؑ سا بھائی بھی ہوا خون میں تر
قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ بھی کسی کے تھے جگر
کوکھ اور مانگ سے اجڑی ہیں یہ سب خاک بسر
لعل جو ہم نے گنوائے ہیں بتائیں کس کو
زخم جو سینہ پہ کھائے ہیں دکھائیں کس کو

۶۵

آئے پھر روتے ہوئے زینبؑ ناشاد کے پاس
کہا جاتے ہیں وہاں ہم بھی جہاں ہیں عبّاسؑ
تم تو امّاں کی جگہ ہو ، یہ ہمیں ہے احساس
سب گئے خلد میں اب کون رہا رتبہ شناس
پیاسے دنیا سے گئے لعل تمھارے زینبؑ
قاسمؑ و اکبرؑ و عبّاسؑ سدھارے زینبؑ

۶۶

سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی جو وہ دُکھیاری
منہ سے بولا نہ گیا ، ہو گئے آنسو جاری
چشمِ نمناک میں تاریک تھی دنیا ساری
دل وہ تڑپا کہ گری خاک پہ غم کی ماری
دارِ ہستی سے سفر کر نہ گئی ہو زینبؑ
شدتِ غم سے کہیں مر نہ گئی ہو زینبؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۷

دیکھا یہ حال جو زینب کا تو گھبرائے حسینؑ
کس طرح ہوش میں ہمشیر کو اب لائے حسینؑ
ٹپکے بے ہوش پہ جو اشکِ تمنائے حسینؑ
کھول دیں آنکھیں، کہا اے مِرے ماں جائے حسینؑ
تم بھی جاتے ہو تو میں جی کے کروں کیا بھیّا
بس دعا مانگو کہ مَر جائے یہ دکھیا بھیّا

۶۸

اس طرح کوئی نہ دنیا میں بھرا گھر اجڑا
گودیں سب خالی تھیں سر پر کوئی سایا بھی نہ تھا
شہؑ کی رخصت کا سماں حشر کا منظر گویا
کس قدر یاس سے بھائی نے بہن سے یہ کہا
کام سب ہو گیا لو ختم ہمارا زینبؑ
اب خدا حافظ و ناصر ہے تمہارا زینبؑ

۶۹

بولیں زینبؑ کہ دیا کام یہ تم نے انجام
کربلا فتح ہوئی ، رہ گیا اب شام کا کام
چیز ہی کیا ہے مِرے سامنے یہ حاکمِ شام
نام دشنام نہ کردوں تو نہیں زینب نام
سیلِ طوفان و حوادث سے گزر جاؤں گی
حشر تک نام رہے ، کام وہ کر جاؤں گی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

انہیں کے ہیں ، کسی چوکھٹ پہ سر نہیں رکھتے
جبیں ہے ایک تو دو سنگِ در نہیں رکھتے

ولائے آلِ محمدؐ نہیں ہے جن کو نصیب
وہ آنکھ رکھتے ہیں لیکن نظر نہیں رکھتے

درِ علومِ محمدؐ سے نسبتوں کی قسم
ہم ان کے ہیں جو ہمیں در بہ در نہیں رکھتے

وہیں رکھو اُسے جس کا خمیر جیسا ہو
اِدھر کی چیز اٹھا کر اُدھر نہیں رکھتے

ہمارے گھر کا تو مقصد ہی ہے عزائے حسینؑ
صفِ عزا نہ ہو جس میں وہ گھر نہیں رکھتے

جو اپنا جیسا ہی خیرالبشرؐ کو سمجھیں ہیں
بشر ہی رکھتے ہیں ، خیرالبشرؐ نہیں رکھتے

جو کٹ کے بھی نہیں جھکتے وہ سر ہمارے ہیں
فرازِ نیزہ سے نیچے تو سر نہیں رکھتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا مرثیہ عنوان رفتار

مطلع : رفتہ رفتہ مری رفتارِ سُخن تیز ہوئی

بند: ۸۳

تصنیف: ۱۹۹۱ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ راہ رو جو کوئی راہ بر نہیں رکھتے
وہ بے خبر ہیں کہ اپنی خبر نہیں رکھتے
نہیں ہے مہرِ امامت کا انتظار جنہیں
وہ شب گزیدہ شعورِ سحر نہیں رکھتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱

رفتہ رفتہ مری رفتارِ سخن تیز ہوئی
دل سے نکلی ہوئی آواز دل آویز ہوئی
نوکِ خامہ فرسِ فکر کو مہمیز ہوئی
آج شاعر کی زباں پھر سے گہر ریز ہوئی

اے مرے ذہنِ رسا ، تیزیٔ افکار دکھا
برق رفتار زمانہ ہے ، تو رفتار دکھا

۲

پھر مِری فکرِ سخن میں وہ روانی آئے
کوہ سے جس طرح بہتا ہوا پانی آئے
شعر میں شوکتِ الفاظ و معانی آئے
بول اٹھیں حرف مِرے سحر ، بیانی آئے

وصفِ رفتار میں شاعر کی زباں کھل جائے
آج پھر لعل و جواہر کی دُکاں کھل جائے

۳

حرف و احساس کو اک پیکرِ رعنائی دے
دامنِ شعر کو آفاق کی پہنائی دے
جس میں اعجازِ طلاقت ہو ، وہ گویائی دے
وہی مے آج میں جس کا ہوں ، تمنائی دے

تیرے مےخانے کا مےکش ہوں پرانا ساقی
میرے حصہ سے سوا مجھ کو پلانا ساقی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

رندِ مے خانۂ مدحت کو پلا دے وہ شراب
غمِ دوراں سے جو آزاد کرا دے ، وہ شراب
آتشِ شوق کو جو اور ہوا دے ، وہ شراب
بختِ خوابیدۂ حُر کو جو جگا دے وہ شراب
دُرِ مضموں سے مِرے دُرجِ دہاں کو بھر دے
سیلِ اِفکار کی رفتار کو دونا کردے

۵

طبعِ موزوں کو ملیں پھر نئے افکارِ سخن
قابلِ دید ہو پھر رونقِ بازارِ سخن
گہر افروز ہو پھر بلبلِ گل زارِ سخن
لوگ دیکھیں تو ذرا تیزئ رفتارِ سخن
طائرِ فکر کو صَرصَر کی روانی دے دے
تشنۂ آبِ سخن ہوں ، مجھے پانی دے دے

۶

لَبِ خاموش کو اعجاز بیانی دے دے
آبِ استادہ کو موجوں کی روانی دے دے
اپنے اک ہیچ مداں کو ہمہ دانی دے دے
اس زلیخائے سخن کو بھی جوانی دے دے
جن کا مدّاح ہوں ، ان سے بھی مجھے داد ملے
دستِ معصوم سے لکھا ہوا اک صاد ملے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷

رنگ اِس طرح سے لائے جو محبّت میری
خود مِری اپنی نگاہوں میں ہو وقعت میری
ہو خوشی یہ کہ ٹھکانے لگی محنت میری
خوش نصیبی بھی کرے رشک تو قسمت میری
مرثیہ میری ریاضت کا صِلہ ہوجائے
فرض بھی اجرِ رسالت کا ادا ہوجائے

۸

حال ظاہر ہے عیاں را چہ بیاں ، ادرکنی
کھل رہی ہے ترے شاعر کی زباں ، ادرکنی
وقتِ امداد ہے مولائے جہاں ادرکنی
دے رہا ہوں درِ مدحت پہ اذاں ادرکنی
کچھ کرم خاص ترا آج جو مجھ پر ہوجائے
بند الفاظ کے کوزوں میں سمندر ہوجائے

۹

خُسروِ دائرۂِ کون و مکاں ، ادرکنی
ناخدائے سخن و ہم سخناں ، ادرکنی
مُصحَفِ نہجِ بلاغت کی زباں ادرکنی
تو درِ علم ، میں بے نام و نشاں ادرکنی
تیری سرکار سے شاعر کو یہ اعزاز ملے
تھی جو دعبل کی زباں پر ، وہی آواز ملے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

پھر مِری طبعِ رَواں فکر کی دلدادہ ہے
مِدحَتِ حضرتِ شبیرؑ مِرا جادہ ہے
مرثیہ کہنے پہ گو دِل مِرا آمادہ ہے
آ گیا ماہِ عزا اور ورق سادہ ہے
لبِ خاموش کو اب قوّتِ اظہار ملے
جو ضرورت ہے قلم کی ، وہی رفتار ملے

۱۱

اشہبِ کِلکِ سخن ، نور کی رفتار سے چل
دور جانا ہے بہت ، دور کی رفتار سے چل
حسنِ رفتار دکھا ، حور کی رفتار سے چل
برق بن ، جلوہ گرِ طور کی رفتار سے چل
نور سے تیز جو رفتار مِری فکر کی ہو
لامکاں ، منزلِ معراج مِرے ذکر کی ہو

۱۲

نُطق کو قوتِ اِظہار عطا کر ، یارب
مستیٔ بادۂ پندار عطا کر ، یارب
ذہن کو صحتِ افکار عطا کر ، یارب
فکر کو سُرعتِ رفتار عطا کر ، یارب
لفظ مربوط ہوں، جڑنے لگیں بیتیں میری
تیزی ایسی ہو کہ اڑنے لگیں بیتیں میری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

رَوِشِ تیزیٔ افکار دکھاتا جاؤں
شام کو صبح کے آثار دکھاتا جاؤں
آج پھر گرمیٔ بازار دکھاتا جاؤں
چلتے چلتے ذرا رفتار دکھاتا جاؤں
قندِ شیریں کا مزہ لذّتِ گفتار میں ہو
تیزیٔ تیغِ علیؑ ، فکر کی رفتار میں ہو

۱۴

تیز رفتار تھی کس درجہ جری کی تلوار
ایک ہی ضرب میں دو کرکے جو پلٹی ہوئے چار
سب سے ملتی تھی گلے ، ہو کوئی پیدل کہ سوار
ڈھیر لاشوں کے نظر آتے تھے بے حدّ و شمار
خوں برستا تھا تو تلوار پہ رنگ آتا تھا
مَلَکُ الموت بھی رفتار سے تنگ آتا تھا

۱۵

فَرَس ایسا تھا کہ ادراکِ بشر رکھتا تھا
اپنے راکب کے اشاروں پہ نظر رکھتا تھا
پیدلوں اور سواروں کی خبر رکھتا تھا
نام سے صاف یہ ظاہر ہے کہ پر رکھتا تھا
حسنِ آواز میں تھا کبکِ دری کی صورت
ذوالجناحی تھی کہ اڑتا تھا پری کی صورت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَطلَعِ ثانی

۱۶

وقت کی ایک اِکائی کا سفر ہے رفتار
دانشِ عصر کا اعجاز ہُنر ہے رفتار
نبضِ ہستیٔ جہاں شام و سحر ہے رفتار
سب کو پہنچاتی ہے منزل پہ خِضَر ہے رفتار
ایسا ہم‌راہ زمانے میں کہاں ملتا ہے
اِسی رفتار سے منزل کا نشاں ملتا ہے

۱۷

وصفِ رفتار میں شاعر کی زباں چلتی ہے
اِسی رفتار سے عُمرِ گذراں چلتی ہے
کوئی ساکت نہیں، جو شے ہے یہاں چلتی ہے
ہو نہ رفتار تو گاڑی ہی کہاں چلتی ہے
کوئی رہ‌وار نہیں، فکر کے رہ‌وار سے تیز
کوئی رفتار نہیں ذہن کی رفتار سے تیز

۱۸

تیزیٔ ذہن جو ہو، سرعتِ گفتار بھی ہو
جاں‌فروشی کے لیے جذبۂ ایثار بھی ہو
قابلِ عفو وہی ہے، جو گنہ‌گار بھی ہو
حَرکت شے سے ہے مشروط، تو رفتار بھی ہو
ہے ہر اک چیز کی حرکت میں رسائی اُس کی
ایسے چلتی ہے کہ ہے ساری خدائی اس کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹

حسنِ حرکت ہے جہاں میں متوازن رفتار
ہوتی ہے منزلِ مقصودِ کی ضامن رفتار
غیر ممکن کو بنا دیتی ہے ممکن رفتار
کچھ کسی نے کبھی پایا ہی نہیں بِن رفتار
نظمِ رفتار سے چلتی ہے یہ ساری دنیا
موت ہی موت ہے ، رفتار سے عاری دُنیا

۲۰

دیکھیے پیشِ نظر ہیں متحرک اشیاء
ہر طرف گرمِ سفر ہیں متحرک اشیاء
سب اِدھر اور اُدھر ہیں متحرک اشیاء
ٹھہری لگتی ہیں مگر ہیں متحرک اشیاء
کرۂ ارض پہ ہیں نصب خیامِ شمسی
گرمِ رفتار ہے ہر آن نظامِ شمسی

۲۱

انجم و شمس و قمر ، سب اسی رفتار سے ہیں
رنگ و آہنگ و نظر ، سب اسی رفتار سے ہیں
رہرو و راہ گذر ، سب اسی رفتار سے ہیں
روز و شب ، شام و سحر سب اسی رفتار سے ہیں
اِسی رفتار سے ہوتی ہے نمودِ ہستی
اِسی رفتار سے قائم ہے وجودِ ہستی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۲

بہتے دریا کی روانی میں ہے رفتار کا رنگ
حُسنِ یوسفؑ کی کہانی میں ہے رفتار کا رنگ
شیب و طفلی و جوانی میں ہے رفتار کا رنگ
آج کی مرثیہ خوانی میں ہے رفتار کا رنگ
مرثیہ تیز کہا ، کام جو آئی رفتار
کتنے اربابِ عزا دور سے لائی رفتار

۲۳

نظمِ رفتار میں مخفی ہے زمانے کا نظام
حسنِ رفتار سے بن جاتے ہیں بگڑے ہوئے کام
سُست رفتار کا ہوتا نہیں اچھا انجام
ختم ہوجائے جو رفتار تو ہے زیست تمام
لُطفِ نظّارہ ہے بس دیدۂ بیدار کے ساتھ
نبض بھی چلتی ہے آخر کسی رفتار کے ساتھ

۲۴

نبض کی ، قلب کی ، انفاس کی رفتاریں ہیں
ذہن کی ، فکر کی ، احساس کی رفتاریں ہیں
خوف کی ، وہم کی ، وسواس کی رفتاریں ہیں
زعم کی ، جہل کی ، خنّاس کی رفتاریں ہیں
یہ نہیں ہو تو فقط اسم ہے ساری دنیا
روح رفتار ہے ، اور جسم ہے ساری دنیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۵

روح کی ہی نہیں ، اجسام کی رفتار بھی ہے
فرد کی ہی نہیں ، اقوام کی رفتار بھی ہے
ابتدا ہی نہیں ، انجام کی رفتار بھی ہے
کفر کی ہی نہیں ، اسلام کی رفتار بھی ہے
خار کی ، پھول کی ، کونپل کی ، کلی کی رفتار
دیکھے مشکل میں کوئی نادِ علیؑ کی رفتار

۲۶

شہرِ ابلاغ میں پیغام کی رفتار بھی ہے
زندگی کے سحر و شام کی رفتار بھی ہے
خانۂ دَہر میں آلام کی رفتار بھی ہے
کام چلتا ہے ، تو پھر کام کی رفتار بھی ہے
اِسی رفتار سے سب کارِ جہاں چلتے ہیں
حد ہے ہم راہ مکینوں کے مکاں چلتے ہیں

۲۷

مختلف ہوتی ہے ہر نوعِ سفر کی رفتار
اور ہوتی ہے محبّت کی نظر کی رفتار
شب کی رفتار ہے اور ایک سحر کی رفتار
ضبطِ قانون میں ہے ، راہ گذر کی رفتار
حادثے تیزیِٔ رفتار سے ہوجاتے ہیں
موت کی گود میں کتنے ہیں کہ سوجاتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

لطف و جودو کرم و حرص و ہوا کی رفتار
کان کہتے ہیں کہ ہے صوت و صدا کی رفتار
مَرض و صِحّت و آثارِ شِفا کی رفتار
ہو جو محبوب تو عاصی کی دُعا کی رفتار
جس قدر جوشِ عقیدت کی ولا ہوتی ہے
اُسی رفتار سے مولا کی عطا ہوتی ہے

۲۹

آب میں ، خاک میں ، آتش میں ، ہوا میں رفتار
تختِ طاوسِ سلیمان و صبا میں رفتار
رقص و موسیقی و آلاتِ غنا میں رفتار
حُسن کے عشوہً و انداز و ادا میں رفتار
ہے سماعت کی بھی رفتار ، نگاہوں کی بھی
نیکیوں کی بھی ہے رفتار ، گناہوں کی بھی

۳۰

ہے توجہ کی بھی رفتار ، تغافُل کی بھی
کثرتِ علم کی رفتار ، تجاہُل کی بھی
ہے جو تعجیل کی رفتار ، تامّل کی بھی
متنوع ہے تو ہے ، شکل تقابُل کی بھی
فتحِ خندق کی مباہات کا پندار الگ
جنگ سے بھاگنے والوں کی ہے رفتار الگ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۱

نقص رفتار کا یہ ہے کہ بدل جاتی ہے
حدِ انداز و توازن سے نکل جاتی ہے
کسی سرکش کی طرح جب یہ مچل جاتی ہے
اپنے ہم راہ لیے پیکِ اجل جاتی ہے
زلزلے ، آندھیاں ، طوفان اٹھا دیتی ہے
ہنستے بستے ہوئے شہروں کو مٹا دیتی ہے

۳۲

علم افروز ہے ، ایجادِ ہُنر ہے رفتار
جس میں آباد زمانہ ہے ، وہ گھر ہے رفتار
جس سے سب گذرے ہیں وہ راہ گذر ہے رفتار
خیر ہوتی ہے کہیں اور کہیں شر ہے رفتار
تیز رفتار ہی شعلوں کو ہوا دیتی ہے
تیز رفتار ہی جلنے سے بچا لیتی ہے

۳۳

پیشِ اربابِ اَدَب ، زیر و زَبَر کی رفتار
صِفر خود کیا ہے مگر اُس کے اَثَر کی رفتار
سُست ہوتی ہے تو ہے عُمرِ خِضرؑ کی رفتار
ارتقا میں ہے ابھی نوعِ بشر کی رفتار
کچھ عجب تیزیِٔ رفتار کا افسانہ ہے
سالِ نوری ، اسی رفتار کا پیمانہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۴

اور ہے جادۂ تسلیم و رضا کی رفتار
حُرؑ سے پوچھو تو ذرا بختِ رَسا کی رفتار
لائقِ فہم ہے ہر صوت و صدا کی رفتار
کون سمجھے گا محمدؑ کی دعا کی رفتار
ایسی رفتار کا ادراک کہاں ممکن ہے
ان سن و سال پہ بھی عقل بشر کم سن ہے

۳۵

تیز ہوتی ہے بہت برق و شرر کی رفتار
دیدنی ہے مگر ابلاغِ خبر کی رفتار
تھم گئی تھی جہاں جبریل کے پر کی رفتار
اُس سے آگے تھی محمدؑ کے سفر کی رفتار
کس قدر رشک کے قابل ہے یہ رفعت، دیکھو
کس کے قدموں میں ہے رفتار کی قسمت، دیکھو

۳۶

آج کس اوج پہ رفتار نظر آئی ہے
زیرِ پا انفس و آفاق کی پہنائی ہے
دنگ ہر دور کے انسان کی دانائی ہے
جیسا مہمان ہے، ویسی ہی پذیرائی ہے
وقت ساکت، لگا رفتار بھی ایسی رفتار
دستِ قدرت سے نمایاں تھی علیؑ کی رفتار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۳۷

ظلمتِ دَہر میں انوارِ سحر ہے رفتار
جس میں ہر آن تغیّر ہے ، وہ گھر ہے رفتار
جس کے قدموں میں ظفر ہے ، وہ سفر ہے رفتار
کسی پیکر کی مگر دست نگر ہے رفتار
سَرِ رفتار کو دستارِ ہُنر آج ملی
پائے محبوبِؐ الٰہی میں تھی ، معراج ملی

۳۸

جس کے یہ ساتھ ہو ، ہوتی ہے اُسی کی رفتار
غم و اندوہ کی رفتار ، خوشی کی رفتار
ایک دو کی نہیں ، ہوتی ہے سبھی کی رفتار
ہو اگر ساتھ نبیؐ کے تو نبیؐ کی رفتار
کون کہتا ہے فقط کون و مکاں تک پہنچی
ساتھ محبوب کے دیکھو تو کہاں تک پہنچی

۳۹

اک زمانے سے ہے کونین میں رفتار کا راج
اس کے سر ہوتا ہے ہر منزلِ مقصود کا تاج
اس کے ہونے سے ہے دنیا میں ترقی کا رواج
کوئی مثلِ اس کا زمانے میں نہ کل تھا ، نہ ہے آج
نالے چڑھتے ہیں ، تو بڑھتی ہے ندی کی رفتار
کبھی لمحہ میں بھی ہوتی ہے صدی کی رفتار

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۰

ابھی دیکھا جو نہ تھا سُرعتِ رفتار کا خواب
زندگی سُست تھی ایسی کہ کوئی حد نہ حساب
ذہنِ انساں نے کیئے وا درِ حکمت کے وہ باب
نئی لکھی گئی تہذیب و تمدّن کی کتاب
دانش و فکر نے رفتار کو تیزی بخشی
اور رفتار نے افکار کو تیزی بخشی

۴۱

کیا بھلا وقت تھا جب ہوگیا پہیہ ایجاد
تیز رفتاری کی رکھی گئی پہلی بُنیاد
اِسی ایجاد نے بدلی ہے جہاں کی روداد
اب تو ہر سمت میں ہونے لگی دُنیا آباد
جو خلاؤں میں رواں شام و سحر ہوتے ہیں
اِسی پہیے کی بدولت یہ سفر ہوتے ہیں

۴۲

لے چلے ہیں یہ کہاں راہ نماؤں کے سفر
چاند تاروں سے اُدھر ، دور خلاؤں کے سفر
اور بھی ہوگئے آسان جفاؤں کے سفر
ہم نے گھر بیٹھے بھی دیکھے ہیں فضاؤں کے سفر
عکس و آہنگ میں اعجاز یہ رفتار کے ہیں
بزمِ ایجاد میں انداز یہ رفتار کے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۳

دور کی منزلیں رفتار نے دکھلائی ہیں
دَہر کی وسعتیں رفتار نے دکھلائی ہیں
وقت کی گردشیں رفتار نے دکھلائی ہیں
جوہری قوتیں رفتار نے دکھلائی ہیں
وہ جسے وقت کی رفتار کا احساس نہیں
اُس کی تقدیر میں افلاس ہے، کچھ پاس نہیں

۴۴

یہی رفتار تو لیتی ہے زمانے سے خراج
یہی رفتار تو کرتی ہے غنی اور محتاج
یہی رفتار تو کر دیتی ہے لشکر تاراج
ذوقِ تبدیلیِٔ حالات ہے بس اِس کا مزاج
بھیڑ بھبھڑ ہے، یہ بھگدڑ ہے، یہ بھونچال ہے یہ
اب جو ہر جگہ ہے موجود وہی چال ہے یہ

۴۵

کل بھی رفتار کا تھا، اور ہے رفتار کا آج
اسی رفتار سے بنتا ہے زمانے کا مزاج
اسی رفتار سے بنتے ہیں بگڑتے ہیں سماج
اور ممکن نہیں دنیا کے حکیموں سے علاج
حال و مستقبل و ماضی کا عمل کیا ہوگا
آج رفتار کا ایسا ہے تو کل کیا ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

۴۶

برق اور نور کی موجوں میں فضاؤں کے سفر
تابکاری کی شعاعوں میں ہواؤں کے سفر
جو معمّہ ہیں ابھی ایسی بلاؤں کے سفر
تن بہ تقدیر زمانے کے خداؤں کے سفر
ایک ذرّے سے توازن کا بگڑنا دیکھا
لاکھوں انسانوں کی بستی کا اُجڑنا دیکھا

۴۷

ان زمانے کے خداؤں نے بچھایا ہے وہ دام
جس نے کر رکھا ہے انسان کا جینا بھی حرام
ایسے ظالم ہیں کہ مظلوم ہیں ساری اقوام
جب بھی یہ چاہیں، جہاں چاہیں، مچا دیں کُہرام
ظلم ڈھانے کا طریقہ کوئی ان سے سیکھے
جان لینے کا سلیقہ کوئی ان سے سیکھے

۴۸

ان کو عیّاری و مکّاری کے سب گُر ہیں یاد
نسل ہی کے نہیں، اندازِ نظر کے جلّاد
اپنے ماحول کے ہیں شمر، یزید، ابن زیاد
جو کسی طرح سے جائز نہیں ایسی اولاد
خون باچھوں میں بھرا رہتا ہے، حیوان ہیں یہ
سچ ہے یہ قول کہ سب سے بڑے شیطان ہیں یہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۹

ننگِ ناموسِ بشر ہیں ، یہ نہنگِ رفتار
عکس و آہنگ کے پردوں پہ ہے رنگِ رفتار
ان کے ترکش میں ہیں موجود خُدنگِ رفتار
ہیں یہی سَر جو کیے بیٹھے ہیں جنگِ رفتار
خون نسلوں کا بہائیں ، انہیں حق ہوتا ہے
ایک ان کا کوئی مارے تو قلق ہوتا ہے

۵۰

ان سے ممکن ہے جو کوئی نہ کسی آن کرے
جانے بوجھے وہ کریں ، کیا کوئی انجان کرے
ان کی مشکل کو خُدا جلد ہی آسان کرے
ظلم یوں کرتے ہیں جیسے کوئی احسان کرے
کہیں دنیا میں اگر حق کا لہو بہتا ہے
اُس کا اِن کے کف و دامن پہ نشاں رہتا ہے

۵۱

یہ جدھر دیکھ لیں غارت ہو اُدھر امن ، امان
اِن کی ہی چال تھی وہ جنگِ عراق و ایران
ظُلم کی ان کے یہی ایک ہے کافی پہچان
اِن کی ہمدرد ہوا کرتی ہے آلِ سفیان
سارے معقول دلائل کو یہ رد کرتے ہیں
ظلم اک یہ بھی ہے ، ظالم کی مدد کرتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۲

خطۂ اَرض پہ پھیلا ہے تباہی کا جو جال
ہے انہیں لوگوں کے منصوبوں کا سارا یہ کمال
نہ کوئی دین ، نہ مذہب کہ کریں اُس کا خیال
ان کے کیسہ میں رہا کرتا ہے سب لوٹ کا مال
آزمایش بھی ہو ہتھیاروں کی اور جان بھی لیں
اور مظلوم ہی سے جنگ کا تاوان بھی لیں

۵۳

ہر ستم گر پہ یہ خوش ہو کے کرم کرتے ہیں
ہاتھ مظلوم کے پہنچوں سے قلم کرتے ہیں
کوئی مظلوم اگر خوش ہو ، تو غم کرتے ہیں
اُس کو کہتے ہیں "مدد" یہ جو ستم کرتے ہیں
اسلحہ کی ہے کھپت ، جنگ جہاں چلتی ہے
کوئی چلتی نہیں جیسی یہ دُکاں چلتی ہے

۵۴

شدتِ لا متناہی کے وہ مُہلک ہتھیار
کُفر کے ، جبر کے ، شاہی کے وہ مُہلک ہتھیار
ظلم اور ظلم پناہی کے وہ مُہلک ہتھیار
تیز رفتار تباہی کے ، وہ مُہلک ہتھیار
حشر آثار ہلاکت ہے جو ہتھیاروں کی
یہ بھی اک دوڑ ہے بڑھتی ہوئی رفتاروں کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۵

یورشِ ظلم کو صحرا ہے لق و دق اِن کا
جو بھی ناحق ہو ، وہی ہوتا ہے بس حق اِن کا
ان کی نظروں میں ہے لائق ہر اک احمق ان کا
سرنگوں ہونا ہے اک روز تو بیرق ان کا
جو بھی پڑتی ہے کڑی ، ہنس کے گذر جاتے ہیں
نام لے لو جو خمینی کا تو ڈر جاتے ہیں

۵۶

ظلم ہی ظلم زمانے میں ہے بس ان کا شعار
جو بھی ظالم ہو جہاں اُس کی مدد کو تیار
مکر خود جن کی قسم کھائے یہ ایسے مکّار
وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے ان کی رفتار
عہدِ جمہور میں شاہی کو بچا کر آئے
کتنی نسلوں کے نشانوں کو مٹا کر آئے

۵۷

یہ مسلمانوں کے دنیا میں ہیں دشمن پہلے
دوسروں پر یہ لگانے میں ہیں قدغن پہلے
ظلم کی آگ کو کرنے میں ہیں روشن پہلے
آہِ مظلوم کے ہوں گے یہی ایندھن پہلے
ظلم دنیا کے کریں اور سرِ عام کریں
ڈھونڈ لیتے ہیں بہانے کہ کچھ اقدام کریں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۸

ان کو مل جاتا ہے لاکھوں کی تباہی کا جواز
ایسے جاسوس کہ پالیتے ہیں ہر مُلک کے راز
ایک ہی دُھن کہ ہمیشہ ہوں یہی سرافراز
اور دنیا میں کسی کی نہ حقیقت ، نہ مجاز
منجمد بنک میں کردیتے ہیں دولت ساری
ہضم کر جاتے ہیں قوموں کی امانت ساری

۵۹

دوست ، دشمن پہ دکھاوے کی نوازش بھی کریں
تھوڑا کردیں تو بہت اُس کی نمائش بھی کریں
وقت پڑجائے تو تحسین و ستائش بھی کریں
اور ہستی سے مٹا دینے کی سازش بھی کریں
ان سے برداشت کوئی کام ہمارا نہ ہوا
اہلِ اِسلام کا اک بنک☆ گوارا نہ ہوا

۶۰

سب کو معلوم ہے اِن کا قد و قامت کیا ہے
ظلم کیا چیز ہے ، ظالم کی حقیقت کیا ہے
بانٹ بندر کی ہے اور اِن کی عدالت کیا ہے
دوست ایسے ہوں تو دشمن کی ضرورت کیا ہے
اِن کی صدّام نوازی پہ کوئی غور کرے
چھوڑ آئے ہیں سلامت کہ ستم اور کرے

☆ BCCI

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۱

ان کا مقصد ہے کہ وحدت نہ پنپنے پائے
کُفر پر دین کی ہیبت نہ پنپنے پائے
سرفروشوں کی جماعت نہ پنپنے پائے
کربلا ساز قیادت نہ پنپنے پائے
اِن کو معلوم ہے کردارِ خمینی کیا ہے
کربلا کیا ہے، عزادارِ حسینی کیا ہے

۶۲

جو عزادار ہیں جیتے نہیں ذلت کے لیے
جان دے دیتے ہیں عزّت کی حفاظت کے لیے
کربلا آج بھی انکار ہے بیعت کے لیے
ماتمی ہاتھ ہیں مظلوم کی نصرت کے لیے
کچھ نہ ہو کر بھی جو ہو جاتے ہیں ہونے والے
وہ یہی ہیں شہِ مظلوم کے رونے والے

۶۳

کہیں مظلوم کی نصرت میں نہیں اُن کی نظیر
بس اِنہی ہاتھوں میں یہ دَم ہے بہ فیضِ شبیرؑ
بوترابی ہیں، اُسی خاک سے ہے ان کا خمیر
جس میں ہے خونِ شہیدانِ وفا کی تاثیر
جوش آتا ہے جو مظلوم کے غمخواروں کو
گردنیں کاٹ دیا کرتی ہیں تلواروں کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴

کربلا جذبۂ ایثار عطا کرتی ہے
عقل کو دیدۂ بیدار عطا کرتی ہے
لبِ خاموش کو گفتار عطا کرتی ہے
ہمت و جرأتِ انکار عطا کرتی ہے
اپنے آثار سے کردار بدل دیتی ہے
کربلا وقت کی رفتار بدل دیتی ہے

۶۵

وقت کچھ دور نہیں ، آئے گا آنے والا
جس کا جو حق ہے ، وہ دلوائے گا آنے والا
ظلم کو خون میں نہلائے گا آنے والا
کفر کے قصر کو خود ڈھائے گا آنے والا
صاحبِؑ عصر جو شمشیرِ علیؑ لائے گا
ہر جفاکار ، جفاؤں کی سزا پائے گا

۶۶

بگڑے ماحول کے آثار بدلنے کے لیے
دائمی امن سے پیکار بدلنے کے لیے
اب جو رائج ہیں وہ اقدار بدلنے کے لیے
بھٹکے انسان کا کردار بدلنے کے لیے
سارے مظلوموں کے لب پر جو وہ نام آئے گا
آخری اپنے زمانے کا اِمام آئے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۷

مطلعِ زیست کا معیار بدلنے والا
کُفر کی ، ظلم کی اقدار بدلنے والا
کُفر کا دین سے انکار بدلنے والا
آئے گا وقت کی رفتار بدلنے والا
ہر طرف حق کو دبانے کی جو سازش ہوگی
اپنی مخلوق پہ خالق کی نوازش ہوگی

۶۸

جشنِ دیدار کا برپا لبِ زم زم ہوگا
سر زمانے کے خداؤں کا تبھی خم ہوگا
جُز غمِ آلِ نبیؐ اور نہ کوئی غم ہوگا
اک نئے جوش سے شبیرؑ کا ماتم ہوگا
موت جو آئے گی دنیا کے ستم گاروں کی
عید ہوجائے گی مظلوم کے غمخواروں کی

۶۹

خاص حضرت کے جو کچھ ناصر و یاور ہوں گے
وقت کے میثم و سلمان و ابوذر ہوں گے
سب کہاں ناصرِ اولاد پیمبر ہوں گے
تین سو تیرہ جری ، صورتِ لشکر ہوں گے
جس کے اک فرد ہیں عیسیٰؑ ، وہ جماعت ہوگی
اور قیادت کے مصلّے پہ امامت ہوگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۰

قابلِ دید زمانے کا وہ منظر ہوگا
گردنِ ظلم پہ مظلوم کا خنجر ہوگا
وادیٔ موت میں ہر ایک ستم گر ہوگا
حال بہتر نہیں ، بہتر سے بھی بہتر ہوگا
کرۂ ارض پہ قائمؑ کی حکومت ہوگی
گھر میں اللہ کے معصوم کی بیعت ہوگی

۷۱

پھر سے نافذ جو محمدؐ کی شریعت ہوگی
ظلم مٹ جائے گا ، ہر سمت عدالت ہوگی
ہر جفاکار پہ اللہ کی لعنت ہوگی
اہلِ ایماں کو سعادت کی بشارت ہوگی
چشمِ تاریخ میں یہ عہد نرالا ہوگا
ہر طرف نورِ محمدؐ کا اجالا ہوگا

۷۲

رحمتِ خالقِ کونین کے برسیں گے سحاب
چمنِ دہر میں کِھل جائیں گے ہر سمت گُلاب
یہ زمیں اپنے خزانوں سے اُلٹ دے گی نقاب
مستحق ڈھونڈتے رہ جائیں گے سب اہلِ نصاب
کوئی محتاج ، نہ مفلس ، نہ پریشاں ہوگا
ساری دنیا میں نہ بھوکا کوئی انساں ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۳

"بیعت اللہ" ، ہے معصوم کا نقشِ پرچم
"حجّت اللہ ہوں میں" نقشِ نگینِ خاتم
سارے مظلوموں کا دنیا کے یہی ہے محرم
سجدۂ شکر بجا لائے گی نسلِ آدمؑ
آسمانوں سے جب اک تازہ ہوا آئے گی
قائمِ آلِ محمدؐ کی صدا آئے گی

۷۴

اس صدا سے مجھے اک اور صدا یاد آئی
جس نے کچھ اور ہی رودادِ ستم دہرائی
عصرِ عاشور میں شبیرؑ کی وہ تنہائی
نہ کوئی دوست ، نہ یاور ، نہ بھتیجا ، بھائی
ایک بے شیر تھا اب ظلم کا سہنے والا
کوئی باقی نہ تھا لبیک کا کہنے والا

۷۵

استغاثے کی صدا ، بے کس و مظلوم کی تھی
کب بھلا کوئی خطا بےکس و مظلوم کی تھی
یہ نوازش ، یہ عطا بےکس و مظلوم کی تھی
زیرِ خنجر بھی دُعا بےکس و مظلوم کی تھی
قرض ہے سب کی سماعت پہ صدائے شبیرؑ
اس لیے فرض ہے عالم پہ عزائے شبیرؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۶

بھوک اور پیاس، یہ صدمے، یہ مصیبت دیکھو
مُسکراتے ہوئے بچے کی شہادت دیکھو
یوں بھی ہوتا ہے کہیں کارِ ہدایت دیکھو
باپ نے کھودی ہے بے شیر کی تربت دیکھو
استغاثے کی صدا سُن کے لپکنا دیکھو
ماں کی آغوش سے اصغرؑ کا ہُمکنا دیکھو

۷۷

ہو نہ دشمن کی بھی ایسی کبھی قسمت مولا
اور کوئی نہ تھا کرتا جو یہ ہمّت مولا
آپ کے لال نے کی آپ کی نصرت مولا
ہر شہادت سے بڑی ہے یہ شہادت مولا
راہِ معبود میں اک آخری حجّت ہے یہی
کلمہ ختم ہے جس پر، وہ شہادت ہے یہی

۷۸

کوئی یاور نہیں، شبیرؑ ہیں تنہا رن میں
ایک مظلوم پہ ہے یورشِ اعدا رن میں
کوئی ہمدرد نظر جب نہیں آیا رن میں
نام لے لے کے شہیدوں کو پکارا رن میں
ہر صدائے لبِ معصومؑ پہ تڑپے لاشے
بے کسیِ شہِ مظلومؑ پہ تڑپے لاشے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۹

پھر صدا دی کہ کوئی ہے کرے نصرت میری
ہر مسلمان پہ واجب ہے اطاعت میری
دین دنیا میں اگر ہے تو بدولت میری
دیکھو باقی نہیں آنکھوں میں بصارت میری
کیا کوئی ہے مِری امداد کو آنے والا
میرے بچوں کو یتیمی سے بچانے والا

۸۰

وہ جو زینت تھے جہاں کی ، وہ عناصر ہیں کہاں
وہ دلاور ، وہ رہِ حق کے مسافر ہیں کہاں
دشمنوں میں ، مَیں گھرا ہوں مِرے ناصر ہیں کہاں
دوست بچپن کے ، حبیب ابن مظاہر ہیں کہاں
کوئی سُنتا نہیں کیوں آج یہ آہیں میری
ڈھونڈتی ہیں مرے شیروں کو نگاہیں میری

۸۱

میرے شیرو تمہیں کیا ہوگیا ، تم چپ کیوں ہو
کیا ہر اک مجھ سے خفا ہوگیا ، تم چپ کیوں ہو
ظلم اب حد سے سوا ہوگیا ، تم چپ کیوں ہو
حشر اک اور بپا ہوگیا تم چپ کیوں ہو
علی اصغرؑ بھی جدا ہوگیا ، آواز تو دو
فرض جو تھا وہ ادا ہوگیا ، آواز تو دو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۲

سُن کے بےکس کی صدا بول اُٹھے بے سر لاشے
جرأت و ہمّت و ایثار کے پیکر لاشے
ناصر و یاورِ اولادِ پیمبر لاشے
قاسم و اکبر و عبّاس کے مضطر لاشے
ہو اگر پھر سے عطا زیست کی مہلت مولا
پھر دل و جاں سے کریں آپ کی نصرت مولا

۸۳

پیش کرتے تھے عجب کرب کا منظر لاشے
جلتی ریتی پہ شہیدوں کے بہتر لاشے
رہ روانِ رہِ تسلیم کے رہبر لاشے
مہر خورشیدِ امامت ، مہ و اختر لاشے
ناز کرتا ہے بہت حقِ مودّت ان پر
ختم ہے آلِ محمدؐ کی رفاقت ان پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا مرثیہ عنوان سُخَن

مطلع : اُسی کے نام سے کرتا ہوں اِبتدائے سُخَن

بند: ۶۸

تصنیف: ۱۹۹۲ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ سے جو شرَفِ اِنتساب رکھتے ہیں
سُخَن قبول ، دُعا مُستَجَاب رکھتے ہیں
مقابلہ کی نہیں یہ تو بات ظرف کی ہے
نجوم تم رکھو ، ہم آفتاب رکھتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱

اُسی کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے سُخن
کہ جس نے دی ہے دَہَن کو زباں برائے سُخن
اُسی کی حمد و ثنا ہے بس انتہائے سُخن
سُخن وری بھی یہیں ڈھونڈتی ہے جائے سُخن
یہ کائنات نتیجہ جو حرفِ کُن کا ہے
تو جو بھی کچھ ہے یہ صدقہ اسی سُخن کا ہے

۲

ثنائے آلِ نبی ہے مرا شِعارِ سُخن
یہی عَیارِ مودّت یہی عَیارِ سُخن
علیؑ کی مَدح سے اونچا ہوا وقارِ سُخن
غمِ حسینؑ بڑھاتا ہے اعتبارِ سُخن
اِس ایک غم کے سوا اور غم نہ دے مجھ کو
غمِ حسینؑ کسی سے بھی کم نہ دے مجھ کو

۳

جہاں بھی جاؤں جہاں بھی رہوں بحال رہوں
مثال بن کے رہوں ایسا بے مثال رہوں
زوال جس کو نہ آئے وہ باکمال رہوں
غمِ حسینؑ کی دولت سے مالا مال رہوں
غمِ حسینؑ مجھے صبح و شام دے یارب
مِرے قلم کو یہی ایک کام دے یارب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

کوئی نہ اِس کے سِوا اور کام ہو میرا
کہ جانمازِ ادب پر قیام ہو میرا
کلام جس میں نہ ہو وہ کلام ہو میرا
مِرے سخن کے حوالے سے نام ہو میرا
ہرا بھرا مِرے اشعار کا چمن بولے
زبان جب مِری خاموش ہو ، سخن بولے

۵

سخن ورانِ مودّت کی انجمن تو رہے
دلوں میں جوشِ تولّائے پنجتن تو رہے
عقیدتوں کا مہکتا ہوا چمن تو رہے
کہ میں رہوں نہ رہوں ، یہ مِرا سخن تو رہے
ہمیشہ جو رہے باقی وہ نام مل جائے
مِرے سخن کو حیاتِ دوام مل جائے

۶

بہشتِ گوش ہے تحسینِ آشنائے سخن
مہک رہی ہے گُلِ مدح سے فضائے سخن
پھر آج مرثیہ گوئی ہے مدعائے سخن
صریرِ خامہ ہے گویا مِری صدائے سخن
متاعِ عرضِ ہُنر ٹھیک ٹھیک مل جائے
غمِ حسینؑ کے اشکوں کی بھیک مل جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷

مطلعِ ثانی

سخن کو خلق کیا حق نے کائنات سے قبل
شروعِ وقت سے پہلے ، تغیّرات سے قبل
یہ روز و شب کے مقرر تعیّنات سے قبل
وگرنہ کچھ بھی نہ تھا کُن کی ایک بات سے قبل
یہ ابتدائے سخن ہے ، یہ انتہائے سخن
خدائے دَہر سے پہلے تھا وہ خدائے سخن

۸

تصوّرات کی بستی ، تخیّلات کی بزم
توہّمات کی دنیا ، تحیّرات کی بزم
ضروریات کا دوزخ ، تغیّرات کی بزم
اِسی سخن نے سجائی ہے کائنات کی بزم
نہ خوب و زشت سے ہے اور نہ بیش وکم سے ہے
یہ کائنات کی رونق سخن کے دم سے ہے

۹

سخن ہے حرف ، سخن لفظ ہے ، سخن کلمہ
سخن ہے نطق ، سخن حکم ہے ، سخن فقرہ
سخن ہے طنز ، سخن عذر ہے ، سخن طعنہ
سخن لغت ہے ، سخن بول ہے ، سخن تکیہ
محاورہ ہے ، مقولہ ہے ، تذکرہ ہے سخن
معاملہ ہے ، مقالہ ہے ، تبصرہ ہے سخن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

سخن سوال ہے ، انکار ہے ، زباں ہے سخن
سخن جواب ہے ، اقرار ہے ، بیاں ہے سخن
ہے داستان سخن ، زیبِ داستاں ہے سخن
جہاں جہاں ہے زمانہ ، وہاں وہاں ہے سخن
موافقت میں سخن ہے ، کبھی خلاف سخن
ہر اعتراض سخن ہے ، ہر اعتراف سخن

۱۱

سخن ہے بات ، سخن گفتگو ، سخن تقریر
سخن کلام ، سخن شاعری ، سخن تحریر
سخن ضیا ہے ، سخن روشنی ، سخن تنویر
سخن کتاب ، سخن آیتیں ، سخن تفسیر
کہیں ہے وحی ، کہیں کشف ہے ، کلام کہیں
کہیں غزل ہے ، کہیں مرثیہ ، سلام کہیں

۱۲

سخن طرازی ، سخن پرّوری ، سخن فہمی
سخن نوازی ، سخن رانی و سخن دانی
سخن گری و سخن گُستری ، سخن گوئی
سخن سَرائی ، سخن سنجیؔ و سخن سازی
چراغِ علم و فراست کا نور لازم ہے
ہر ایک کارِ سخن میں شعور لازم ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

سخن ہے جھوٹ ، سُخن سچ ہے اور سخن اِبہام
سخن مِثال ، سُخن مشورہ ، سخن پیغام
سخن دلیل ، سُخن بحث ہے ، سخن الزام
سخن ثبوت ، سُخن فیصلہ ، سخن انعام
زبانِ خلق پہ انصاف کی دُعا ہے سخن
کہیں رہائی ، کہیں موت کی سزا ہے سخن

۱۴

سخن وظیفہ ، سخن ورد ہے ، ریاضت ہے
سخن نکاح ہے ، تلقین ہے ، وصیّت ہے
سخن ہے قول ، سخن ذکر ہے ، نصیحت ہے
سخن حدیث ہے ، قرآن کی تلاوت ہے
ہر اک زبان سخن ہے ، ہر اک ادب ہے سخن
کہیں عجم ہے سخن اور کہیں عرب ہے سخن

۱۵

تعصّبات سخن سے نہیں ، ہمیں سے ہیں
یہ رنگ ونسل سے ہیں اور زر و زمیں سے ہیں
کہیں گُماں سے ہیں یہ اور کہیں یقیں سے ہیں
ہماری ہاں سے کبھی ہیں ، کبھی نہیں سے ہیں
سخن ہمارے ہی احساس کو دکھاتا ہے
جو دل میں ہوتا ہے لب پر وہی تو آتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۱۶

سخن غلط بھی سخن ہے، سخن صحیح بھی ہے
سخن بلیغ بھی ہے اور سخن فصیح بھی ہے
سخن حَسین بھی ہے اور سخن قبیح بھی ہے
اگر ہو نطقِ پیمبر تو پھر مسیح بھی ہے
لَبِ مسیحؑ پہ جب قُم کا لفظ آتا ہے
سخن مَرے ہوئے انسان کو جِلاتا ہے

۱۷

سُنا ہے طور پہ موسیٰؑ قیام کرتے تھے
زمیں سے کوہ کی جانب خرام کرتے تھے
یہ کارِ خیر تو وہ صُبح و شام کرتے تھے
کلیم تھے تو خدا سے کلام کرتے تھے
کِسے نصیب ہوا ایسی قسمتوں کا سخن
خدا پسند تھا سنتے ہیں کِتنوں کا سخن

۱۸

ہر ایک طرزِ عبادت میں ہے سخن موجود
سخن سلام و تشہّد، سخن رکوع و سجود
سخن قیام و قعود و دعا، قنوت و درود
سخن اَذان و اِقامت بگوشِ نومولود
نوید گریۂ مولود ہے صدائے سخن
یمِ حیات کا آغاز ہے بنائے سخن

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹

سخن کٹے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیتا ہے
ضمیر سوئے ہوئے ہوں ، جھنجھوڑ دیتا ہے
کبھی کسی کا تو بھانڈا بھی پھوڑ دیتا ہے
تعلّقات کے بندھن کو توڑ دیتا ہے
بُرے سخن سے بنے کام بھی بگڑتے ہیں
سخن ہو خوب تو ہونٹوں سے پھول جھڑتے ہیں

۲۰

وہ گفتنی ہو کہ ناگفتنی ، مقال سخن
ہے ماں کی بچے سے مہمل سی بول چال سخن
ہو گر صدائے انا الحق بنے وبال سخن
جواب اپنے ، نکیرین کے سوال سخن
کچھ اختیار میں اور کچھ ہے جبر میں بھی سخن
حیات میں بھی سخن اور قبر میں بھی سخن

۲۱

سماج کا جو سخن ہے ، وہی سخن کا سماج
سخن ہر ایک زمانے سے لے رہا ہے خراج
سخن کلامِ خدا ہے ، سخن حدیثِ مزاج
زباں جو عرش پہ کھولے سخن کی ہو معراج
سخن مکیں تھا مکاں کا ، یہ لامکاں بھی گیا
سخن کی بات نہ پوچھو سخن وہاں بھی گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۲

مُباہلہ بھی سخن اور ذُوالعَشیرہ بھی
جنابِ سیّدِ سجادؑ کا صحیفہ بھی
وہ شقشقیہ کی صورت علیؑ کا خُطبہ بھی
اُدھر جو مُڑ کے ذرا دیکھیے سَقیفہ بھی
غدیرِ خُم کا وہ بَن کون بھول سکتا ہے
وہ تہنیت کا سُخن کون بھول سکتا ہے

۲۳

یہی بتاتا ہے کہ حَرف کیا، عدد کیا ہے
یہی بتاتا ہے کہ نیک کیا ہے، بد کیا ہے
یہی بتاتا ہے کہ جہل کیا، خرد کیا ہے
یہی بتاتا ہے کہ آدمی کا قد کیا ہے
خموش ہو تو سمجھ میں کوئی کب آتا ہے
کہ شخصیت کا تعارف سخن کراتا ہے

۲۴

چھپا ہے نطق میں ذات و صفات کا جادہ
سخن سے کھلتا ہے سب حُبِ ذات کا جادہ
ہیں حمد و نعت ہماری نجات کا جادہ
اسی سخن سے ہے روشن حیات کا جادہ
یہ بزمِ زیست سجائی گئی ہے کس کے لیے
یہ کائنات بنائی گئی ہے کس کے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۲۵

وہ ایک نور جو کُن سے بھی پہلے خلق ہوا
بنا کے نور کو خالق نے خود پہ ناز کیا
سب اس کے بعد ہوا جو بھی کچھ ہوا پیدا
کہ اس سے قبل سوائے خدا کے کچھ بھی نہ تھا
یہ نور شاہدِ تخلیقِ کائنات ہوا
اِسی کی ضو سے منوّر رخِ حیات ہوا

۲۶

یہ نور شہر ہے حکمت کا ، عِلم کا در ہے
صداقتوں کا امیں ، دانشوں کا پیکر ہے
سخن اسی کا سلونی ، وقارِ منبر ہے
کوئی امام ہے اس میں ، کوئی پیمبر ہے
محمدؐ عربی سے امامِ غیبت تک
ہدایتوں کا ہے اک سلسلہ قیامت تک

۲۷

ہدایتوں کے اسی سلسلے کا نام ہے نور
میانِ خلق و خدا رابطے کا نام ہے نور
شہادتوں کے اسی قافلے کا نام ہے نور
خدا کی راہ میں اس راستے کا نام ہے نور
اُسی کے اَمرِ مشیّت سے کام کرتا ہے
اُسی کے اِذنِ سخن سے کلام کرتا ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

وہی عظیم و علیم و قدیم و ربِ رحیم
اُسی کے امر سے اس نور کی ہوئی تجسیم
یہ جن کے پیکرِ انوار میں ہوا تقسیم
وہ سب ہیں حُکمِ الٰہی سے واجب التّکریم
رسولِ پاک ہیں اک اور امامؑ بارہ ہیں
اور ایک فاطمہؑ زہرا ہیں کُل یہ چودہ ہیں

۲۹

مقامِ شکر کہ قرطاس پر وہ نام آیا
فرازِ عرش سے مدّاح کو سلام آیا
کچھ آج جذبۂ اخلاص میرے کام آیا
سخن وری ، ترے پندار کا مقام آیا
قلم سنبھل کہ بڑا احترام واجب ہے
یہ وہ ہیں جن پہ دُرود و سلام واجب ہے

۳۰

کوئی کلام نہ ہو اِس کلام سے پہلے
یہ محترم ہیں ہر اک احترام سے پہلے
سلام ان پہ ہو ہر اک سلام سے پہلے
درود لب پہ ہمیشہ ہو نام سے پہلے
شعورِ شعر ! تری آبرو ضروری ہے
نمازِ مدح سے پہلے وضو ضروری ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۱

ادب نے ذکر کیا ہے بصد ادب ان کا
کہیں زمانے میں ثانی ہے کوئی کب ان کا
ہر اک نسب سے ہے اعلیٰ حسب، نسب ان کا
خدا کے قہر کو دعوت ہے بس غضب ان کا
وہ اپنے آپ سے پر ہول انتقام نہ لے
ذہن جو پاک نہیں ہے وہ ان کا نام نہ لے

۳۲

کنیزِ خاص خدا کی، رسولؐ کی دختر
جو ماں ہے محسنِ اسلام اُس کی لختِ جگر
مکین جس میں پیمبرؐ کے اہلِ بیت، وہ گھر
فرشتے آتے ہی رہتے تھے جس میں شام و سحر
وہ سر نہیں ہے جو اِس در پہ خم نہیں ہوتا
بغیرِ مدحِ سخن محترم نہیں ہوتا

۳۳

انہیں سخن کی عقیدت سلام کرتی ہے
امامِ وقت کی حجّت سلام کرتی ہے
مُباہلہ کی صداقت سلام کرتی ہے
صداقتوں کی حقیقت سلام کرتی ہے
نساُنا کو میسر تو کوئی اور نہیں
بہ اعتبارِ پیمبر تو کوئی اور نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۴

بہارِ گلشنِ ایماں کی آب ہیں زہراؑ
جو شاخِ گُل ہیں پیمبرؐ ، گلاب ہیں زہراؑ
رہِ حیات میں حق کا نصاب ہیں زہراؑ
عمل بدوش خدا کی کتاب ہیں زہراؑ
رواں ہیں وہ سخنِ حق کی آیتیں دیکھو
مباہلہ کو جو جاتی ہیں صورتیں دیکھو

۳۵

سخن حدیث کے کانوں کی بالیاں ان کی
کلامِ پاک کی آیات ، لوریاں ان کی
فرشتے پیسنے آتے ہیں چکیّاں ان کی
فرازِ عرش پہ جاتی ہے روٹیاں ان کی
فضیلتوں کو کہاں تک کوئی چھپا لے گا
فِدَک نہیں ہے کہ قبضہ کوئی جما لے گا

۳۶

فضیلتوں کی روایت انہیں سے چلتی ہے
یہ سَیّدہ ہیں ، سیادت انہیں سے چلتی ہے
خدا کے دیں کی حفاظت انہیں سے چلتی ہے
کہ شاہراہِ شہادت انہیں سے چلتی ہے
رہِ نجات کے سب انتظام ان کے ہیں
رسولؐ ان کا ہے ، سارے امام ان کے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۷

انہی کی طرح کوئی لا جواب ہو تو کہو
علومِ عالمِ نسواں کا باب ہو تو کہو
کہیں بھی فرد کوئی انتخاب ہو تو کہو
کسی کے گھر میں کوئی بوترابؑ ہو تو کہو
شرف انہیں کا یہ قسمت انہیں کی ٹھہری ہے
خدا کے گھر میں ولادت انہیں کی ٹھہری ہے

۳۸

ہیں ایک نور کے چودہ یہ پیکر انوار
ہر ایک مثلِ محمدؐ ، ہر ایک عرش وقار
ہر ایک ان میں درود و سلام کا حق‌دار
سوائے خالقِ کونین سب کچھ ان پہ نثار
نگاہِ رحمتِ پروردگار ہے ان پر
سو کائنات کا دار و مدار ہے ان پر

۳۹

جو کبریا کا سخن ہے ، وہ مصطفیٰؐ کا سخن
جو مصطفیٰؐ کا سخن ہے ، وہ مرتضیٰؑ کا سخن
حسنؑ کی صُلح کا ہو ، یا ہو کربلا کا سخن
ہمیشہ ایک رہا مَسلکِ وفا کا سخن
ہدف ہے ایک ، کمانیں بدلتی رہتی ہیں
سخن ہے ایک ، زبانیں بدلتی رہتی ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۰

جو ان کی راہ چلے ، وہ بھٹک نہیں سکتا
جو ان سے چاہ رکھے ، وہ بھٹک نہیں سکتا
جو ان کا ہو کے رہے ، وہ بھٹک نہیں سکتا
جو ان سے علم کو لے ، وہ بھٹک نہیں سکتا
سخن کا ان کے جہاں میں کہیں جواب نہیں
ہے بدنصیب جو اس در پہ باریاب نہیں

۴۱

خدا کے دین کی حجّت انہیں پہ ختم ہوئی
ہر اختیار کی قدرت انہیں پہ ختم ہوئی
رحیم وہ ہے پہ رحمت انہیں پہ ختم ہوئی
قسم غدیر کی ، نعمت انہیں پہ ختم ہوئی
بلند بس یہی تا حدِ ممکنات ہوئے
رسولؐ کی طرح مولائے کائنات ہوئے

۴۲

خدا کے فضل سے ذات و صفات میں افضل
کچھ ایک بات نہیں ، بات بات میں افضل
ہر اک جہت سے ہیں یہ شش جہات میں افضل
یہی ہیں بعدِ نبی کائنات میں افضل
شریکِ کارِ رسالت مآب کہتے ہیں
زمین والے انہیں بوترابؑ کہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۳

یہی تو ایک ہے بس گھر ، یہی تو اک در ہے
جہاں ہیں مالکِ اشتر ، یہی تو اک در ہے
جہاں پہ بیٹھے ہیں قنبر ، یہی تو اک در ہے
جہاں پہ بنتے ہیں بوذر ، یہی تو اک در ہے
محبتوں میں جو ان کی اسیر ہوتا ہے
رہینِ لطفِ جنابِ امیر ہوتا ہے

۴۴

ہر اک گمان سے پہلے ، خیال سے پہلے
یہ جان لیتے ہیں سب عرضِ حال سے پہلے
سخن شناس یہی ہیں مقال سے پہلے
عطائیں ہوتی ہیں ان کی سوال سے پہلے
یہ ابتداء سے ہیں حاجت روا زمانے کے
یہی تو ایک ہیں مشکل کشا زمانے کے

۴۵

عطا پہ ان کی سخاوت نثار ہوتی ہے
بہادری پہ شجاعت نثار ہوتی ہے
وہ فیصلے کہ عدالت نثار ہوتی ہے
زباں پہ ان کی فصاحت نثار ہوتی ہے
نشاں ہے ان کا سلونی ، خطیب ایسے ہیں
بیاں ہے نہجِ بلاغت ، ادیب ایسے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۶

جو جی رہے ہیں حصارِ قضا میں ہیں محفوظ
نجانے کتنے مسائل خلا میں ہیں محفوظ
کہے گئے جو سخن سب صدا میں ہیں محفوظ
سنا ہے ساری صدائیں فضا میں ہیں محفوظ
جو ہم نہیں تو کوئی تو یہ پھول چُن لے گا
سخن علیؑ کے علیؑ کی زباں سے سُن لے گا

۴۷

خدا کا شکر کہ سر سبز ہے نہالِ سخن
بھرا ہے مثلِ صدف دامنِ جمالِ سخن
بقدرِ ظرف ہے ہر ایک کو مجالِ سخن
کمالِ اوج پہ فائز ہوا کمالِ سخن
زباں پہ نامِ انیسؔ و دبیرؔ آتے ہیں
ہٹو ہٹو کہ سخن کے امیر آتے ہیں

۴۸

کوئی برت نہ سکا وہ زبان کا برتاوٗ
بگاڑ پاس نہ آ پائے اِس طرح کا بناوٗ
سخن میں جھول ، نہ الفاظ میں کہیں پہ تناوٗ
وہ لکھنوٗ کا مذاقِ سخن اور اُس کا رچاوٗ
سلیس و سادہ سخن ہی زباں پہ ڈھلتا تھا
مزاجِ نرم پہ حرفِ ثقیل کھلتا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۹

نہیں ہے ان کے کمالات میں کہیں بھی کلام
کسی کو مل نہ سکا ، وہ انہیں ملا ہے مقام
جو مرثیے کے پیمبر تو منقبت کے امام
سخن بھی وجد میں آتا ہے سُن کے ان کے سلام
ثنائے آلِ نبی صبح و شام کرتے رہے
غمِ حسینؑ کی دولت کو عام کرتے رہے

۵۰

ثنائے آلِ نبی تھا جہاں میں بس اک کام
وہ مرثیہ ہو کہ نوحہ ، وہ منقبت کہ سلام
ہر ایک صنفِ سخن کو دیا ہے حسنِ دوام
ادب کے ماہِ دو ہفتہ ، سخن کے ماہِ تمام
سخن کا برجِ شرف ایک ہے ، قمر دو ہیں
یہ معجزہ ہے کہ شب ایک ہے ، سحر دو ہیں

۵۱

یہ ناخدائے سخن ہیں ، تو وہ خدائے سخن
سخن نے ان کے بڑھائی بہت بہائے سخن
ہوئی نہ تنگ بدن پر کہیں قبائے سخن
سخن تھا ان کے لیے اور یہ برائے سخن
مثالِ وقتِ رواں یہ گزر نہیں سکتے
غمِ حسینؑ سے زندہ ہیں ، مر نہیں سکتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۲

غمِ حسینؑ ہے اِن کی حیات کا ضامن
کمالِ ذات کا ، حسنِ صفات کا ضامن
تغیّراتِ جہاں میں ثبات کا ضامن
یہی ہے روزِ قیامت نجات کا ضامن
جسے علیؑ کی محبّت نصیب ہوتی ہے
اُسے سخن کی یہ دولت نصیب ہوتی ہے

۵۳

وِلائے آلِ محمدؐ ہے ہر گھڑی درکار
وگرنہ اتنے ہیں شاعر کہ کوئی حد نہ شمار
ہر ایک کو نہیں ملتی یہ دولتِ بیدار
نہیں علیؑ سے محبت تو ہر سخن بےکار
زبان و دل میں جو خوئے یزید ہوتی ہے
تو پھر سخن کی بھی مٹی پلید ہوتی ہے

۵۴

خلوصِ نیّتِ دل پر ہے اِس کا دار و مدار
سخن کی راہ میں حائل نہیں کوئی دیوار
کوئی نکلتا ہے جب بن کے میثمِ تمّار
سخن پھر اپنی زباں کھولتا ہے برسرِ دار
جو جان جائے تو جائے ، اَلم نہیں ہوتا
زبان گدّی سے کھینچ جائے ، غم نہیں ہوتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۵

شرف زباں کا یہی ہے کہ لے حسینؑ کا نام
جہاں میں عام کرے شاہِ کربلا کا پیام
کسی بھی صنف میں ہو اور کسی زباں میں کلام
مگر جو دل سے کہا جائے بہرِ نذرِ امام
سماعتوں سے دلوں میں مقام پائے گا
وہی سخن تو حیاتِ دوام پائے گا

۵۶

ہوئی جو عالمِ غربت میں صُبحِ عاشورہ
حسینؑ نے علیؑ اکبر کو دیکھ کر یہ کہا
جو منتظر ہے ہمارا وہ وقت آ پہنچا
اٹھو اٹھو ، علیؑ اکبر ! اذان دو بیٹا
یہ پھول گلشنِ ناپایدار سے چُن لیں
کہ ہم شبیہِ پیمبر سے اک اذاں سُن لیں

۵۷

عیاں تھی تشنہ لبی گو دہانِ اکبرؑ سے
اذان دی علی اکبرؑ نے شانِ اکبرؑ سے
صدا رسولؐ کی آئی زبانِ اکبرؑ سے
سخن بھی وجد میں آیا اذانِ اکبرؑ سے
اذانیں دیتی زبانیں ہیں آج تک باقی
اُسی اذاں سے اذانیں ہیں آج تک باقی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۸

وہ لو ، وہ دھوپ ، وہ پیاس اور کربلا کا وہ بَن
گھرے ہیں نرغۂ اعداء میں اور دُور وطن
اُجڑنے والا ہے اولادِ مصطفیٰؐ کا چمن
حسینؑ پہلے ہی نانا کو دے چکے ہیں سخن
وہ عہدِ طفلی تو ہر حال میں نبھانا ہے
ابھی تو لاشِ جواں لال کی اٹھانا ہے

۵۹

جوان لال جسے چاہتا ہے سارا گھر
عیاں ہے وضع سے جس کی شبابِ پیغمبرؐ
وہ لال جس کو ملے اپنے جد کے سب تیور
جوان لال جو ہوتا ہے جانشینِ پدر
وہ جس کو دیکھ کے ، دل باغ باغ ہوتا ہے
وہ لال جو کسی گھر کا چراغ ہوتا ہے

۶۰

پدر کی جان ، وہ اٹھارہ سال کا اکبر
ہر اک کی آنکھ کا تارا ، ہر اک کا نورِ نظر
نگاہِ بد سے بچاتی رہے جسے مادر
جسے پھوپھی نے بھی دیکھا نہیں نظر بھر کر
بغیر بھائی کے لگتا تھا دل نہ جینے میں
وہ جس کی ایک بہن رہ گئی مدینے میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۱

حسینؑ نے جو یہ دیکھا کہ مضطرب ہے پسر
کہا کہ جاؤ اجازت پھوپھی سے لو جاکر
گئے جو خیمہ میں دیکھا کہ زینبِ مُضطر
جُھکی ہیں خاک پہ اور یہ دُعا ہے ہونٹوں پر
خدایا ! آج علیؑ کا نشان بچ جائے
کسی طرح مِرے بھائی کی جان بچ جائے

۶۲

جُھکے ادب کو جو اکبر پھوپھی کے قدموں پر
لرز رہی تھی زباں ، یہ سخن تھا ہونٹوں پر
کہ زخم سارے رفیقوں نے کھائے سینوں پر
یہ حق تو باپ کا ہوتا ہے اپنے بیٹوں پر
مِرے نصیب میں کیا دن ہے یہ گذرنے کو
کہ بیٹا گھر میں رہے باپ جائے مرنے کو

۶۳

ابھی تو عونؑ و محمدؑ کو دی تھی رن کی رضا
مجھے بس آپ نے اپنا پسر نہیں سمجھا
یہ سُن کے حضرت زینبؑ کا دل تڑپ اٹھا
لگایا سینے سے اکبرؑ کو اور یہ رو کے کہا
ملال کیا ہے جو اپنے لہو میں بھر کے پھرے
میں خوش ہوں اُن سے بزرگوں کا نام کرکے پھرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴

کہا پھوپھی سے کہ کیا ان کے دن تھے مرنے کے
یہ دن تھے خیر سے ، دامن خوشی سے بھرنے کے
یہ سال و سن تو نہ تھے جان سے گذرنے کے
نہیں تھے آپ کو ارمان بیاہ کرنے کے
سُنا جو بیاہ کا کلمہ تو کوہِ غم ٹوٹا
لگا کہ زینبؑ مُضطَر کا جیسے دم ٹوٹا

۶۵

زمیں سے اٹھتے ہوئے تھام کر جگر بولیں
جواں بھتیجے پہ حسرت سے کی نظر ، بولیں
عجیب یاس سے اکبرؑ کو دیکھ کر بولیں
زبان ساتھ نہیں دیتی تھی مگر بولیں
خبر تمہیں بھی ہے ارمان جو ہمارے ہیں
جواں ہو لال ، یہ شادی کے دن تمہارے ہیں

۶۶

تمہیں جو اذنِ وغا چاہیے تو ما ں سے کہو
اگر عروسِ فنا چاہیے تو ماں سے کہو
نشانِ راہِ بقا چاہیے تو ماں سے کہو
تمہیں جو رن کی رضا چاہیے تو ماں سے کہو
تمہاری ماں تو ہیں لیلیٰ ، تم ان کے جائے ہو
میں کون ہوتی ہوں ، کیوں میرے پاس آئے ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

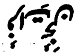

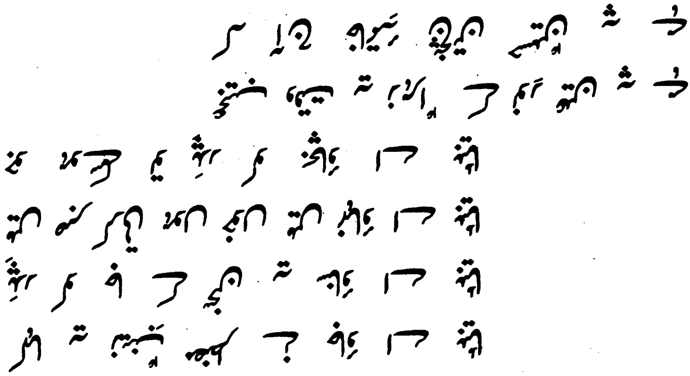

۷۸

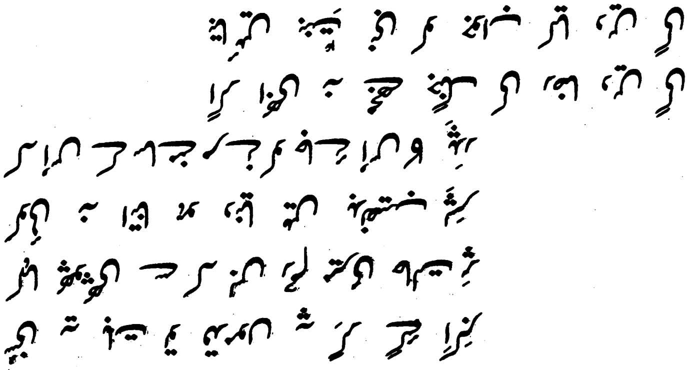

۷۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اہلِ ولا سے قبل تو قامتِ حرف ہی نہ تھی
عشق تھا قنبری نہ تھی ، صدق تھا بوذری نہ تھی

معرفتِ خدا بھلا شیخ کو ہوتی کس طرح
معرفتِ نبیؐ نہ تھی ، معرفتِ علیؑ نہ تھی

قبضے میں کر کے شیر کیوں اپنا شکار چھوڑتا
ساتھ جہادِ نفس تھا ، صِرف سپہ گری نہ تھی

وقت پہ ثبت ہو گیا حر نے کیا وہ فیصلہ
بگڑی کسی نصیب کی ایسی کبھی بنی نہ تھی

حبِ علیؑ سے پیش تر ، بغضِ معاویہ سے قبل
دوستی دوستی نہ تھی ، دشمنی دشمنی نہ تھی

ذکرِ حسینؑ اصل میں وجہِ حیات بن گیا
ورنہ یہ ساری زندگی عمر تھی ، زندگی نہ تھی

باقرِ خستہ حال پر مولا کا فضل ہوگیا
راہِ سفر میں شاعری ایسی کبھی ہوئی نہ تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چوتھا مرثیہ عنوان **کربلا**

مطلع : آج بھی سرچشمۂ فکر و عمل ہے کربلا

بند: ۶۸

تصنیف: ۱۹۹۳ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شُروع ماہِ مُحرّم ہوا حُسینؑ حُسینؑ
زباں پہ آگیا بےساختہ حُسینؑ حُسینؑ
جو چاہتے تھے عَزائے حُسینؑ مِٹ جائے
وہ سَب فنا ہوئے باقی رَہا حُسینؑ حُسینؑ

باقرزیدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱

آج بھی سرچشمۂ فکر و عمل ہے کربلا
جس کا حل مشکل ہو، اُس مشکل کا حل ہے کربلا
اک نمونہ بہرِ اقوام و مِلَل ہے کربلا
آمروں کی موت ، شاہوں کی اَجَل ہے کربلا
یہ حسینؑ ابن علیؑ کا آخری اقدام ہے
اور اسی اقدام سے باقی خدا کا نام ہے

۲

کربلا ہے حُسنِ اَفکارِ حسینؑ ابنِ علیؑ
کربلا ہے عکسِ کردارِ حسینؑ ابن علیؑ
کربلا ہے زِندہ شہ کارِ حسینؑ ابن علیؑ
کوئی دیکھے تو یہ آثارِ حسینؑ ابن علیؑ
کی طہارت قلب کی ، ذہنوں کو طاہر کردیا
اس نے مفہومِ شکست و فتح ظاہر کردیا

۳

کربلا ہے ایک اِقدامِ شعور و آگہی
کربلا ہے ایک ہنگامِ شعور و آگہی
کربلا ہے ایک اِنعامِ شعور و آگہی
کربلا ہے ایک پیغامِ شعور و آگہی
اقتدارِ ظلم میں مظلوم کی دم ساز ہے
حشر تک باقی رہے گی جو وہی آواز ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

نازشِ انسانیت ہے افتخارِ کربلا
جس کے غم سے آج قائم ہے شعارِ کربلا
لال ہے جس کے لہو سے لالہ زارِ کربلا
وہ حسینؑ ابنِ علیؑ وہ اعتبارِ کربلا
ڈوبتی کشتی نکالی دین کی منجدھار سے
کاٹ دی تلوار جس نے موجِ خوں کے تار سے

۵

ہے کم اصلوں ہی کی سازش کا نتیجہ کربلا
تھی خبر جس کی سقیفہ ، وہ ضمیمہ کربلا
اک فریضہ ، ایک مقصد ، ایک جادہ کربلا
ایک معزز جینے مرنے کا سلیقہ کربلا
حق کو باطل پر نویدِ کامرانی اس نے دی
جاں بلب تھا دیں ، حیاتِ جاودانی اس نے دی

۶

بات یہ انصاف کی روشن ہوئی مثلِ شفق
خون سے رنگین کر کے کربلا کا ہر ورق
دے دیا نسلِ ابوطالبؑ نے دنیا کو سبق
ہر کوئی رکھتا نہیں ہے ہر کسی منصب کا حق
سنتے ہیں کہ اصل سے کوئی خطا ہوتی نہیں
اور کسی کم اصل میں خوئے وفا ہوتی نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷

آج اگر زندہ نہ ہوتی داستانِ کربلا
ظلم مظلوموں کی لاشوں سے سمندر پاٹتا
دَہر میں عزت سے جینے کا نہ ہوتا حوصلہ
لوگ بھی گھبرا کے طاقت ہی کو کہہ دیتے خُدا
زورِ ظلم و زعم ، طاقت ہو فنا تیرے بغیر
یہ کبھی ممکن نہیں تھا کربلا تیرے بغیر

۸

ناتواں افراد کو جینے کی ہمّت اِس نے دی
بے نوا انساں کو گویائی کی قوّت اس نے دی
پیشِ حاکم بے کسوں کو اِستقامت اس نے دی
دستِ بیعت خواہ شل کرنے کی طاقت اس نے دی
سارے مظلوموں کی دنیا میں یہی غم خوار ہے
جو بھی اس کشتی میں بیٹھا ، اُس کا بیڑا پار ہے

۹

خود چمن ہے ، خود ہی گُل ، ہے خود کلی ہے کربلا
جنگ میں بھی موجِ صُلح و آشتی ہے کربلا
ایک دن کی وُسعتوں میں ، اک صدی ہے کربلا
موت گھبراتی ہے اِس سے ، زندگی ہے کربلا
موت کی تاریک راہوں میں ہے اک نورِ حیات
جینے والوں کو دیا ہے اس نے دستورِ حیات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

کربلا تاریخ ہے ، آئین ہے ، دستور ہے
واقعہ ہے ، جنگ ہے ، تحریک ہے ، منشور ہے
جبرِ سُلطانی نہیں ہے ، طاقتِ جمہور ہے
اختیارِ شاہ اس کے سامنے مجبور ہے
جب ضرورت ہو تو تلواریں علم کرتی ہے یہ
ظلم کے ہاتھوں کو پہنچوں سے قلم کرتی ہے یہ

۱۱

تُندیٔ طوفاں کو کردیتی ہے ساحل آج بھی
ناتوانوں کو دکھادیتی ہے منزل آج بھی
ہاتھ خالی جا نہیں سکتا ہے سائل آج بھی
نام سے اس کے دہل جاتا ہے باطل آج بھی
اس کی رو میں روزوشب ہیں فردِ ماہ وسال ہے
کربلا ماضی ہے ، مستقبل ہے ، عہدِ حال ہے

۱۲

بے عمل لوگوں کو ترغیبِ عَمَل دیتی ہے یہ
زندگی کو زندگی کا ماحَصَل دیتی ہے یہ
عُقدہِ لَاحل ہو گر کوئی تو حَل دیتی ہے یہ
زندگی عزت کی ، عزت کی اَجَل دیتی ہے یہ
درسِ عزمِ کربلا کو جو بھُلا سکتا نہیں
اُس کی پیشانی کوئی آمر جھکا سکتا نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

ساری راہوں میں یہی راہِ عمل ہے انتخاب
جو عمل پیرا ہو اس پر بس وہی ہے کامیاب
کربلا ہے مکتبِ انسانیت کی وہ کتاب
بابِ شہرِ علم کی پائی ہے جس نے آب، تاب
ایک قربانی برائے نوعِ انسانی ہے یہ
صرف قربانی نہیں، معراجِ قربانی ہے یہ

۱۴

کربلا ایثار و قربانی کی اک ترغیب ہے
ایک طرزِ فکر ہے، اخلاق کی تہذیب ہے
ذہن کی تطہیر ہے، تدبیر ہے، ترتیب ہے
اہلِ باطل کے لیے تنبیہ ہے، تادیب ہے
یہ عَلَم وہ ہے جسے کوئی جھکا سکتا نہیں
اس سے ٹکرا کے دشمن سر اٹھا سکتا نہیں

۱۵

کربلا کی ضو سے روشن ہے شبستانِ حیات
یہ حدیثِ زندگانی ہے، یہ قرآنِ حیات
بند ہو جاتی ہے جب ہر راہِ امکانِ حیات
موت کے بھونچال میں لاتی ہے ساماںِ حیات
حق نُما ہے، حق نگر ہے، باعثِ تبریک ہے
جس کا مستقبل ہے تابندہ یہ وہ تحریک ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

کربلا کا ذکر ہے شمعِ شبستانِ ادب
جگمگاتا ہے اسی سے آج ایوانِ ادب
کربلا کا ذکر کرتے ہیں جو خاصانِ ادب
استفادہ کر رہے ہیں خوشہ چینانِ ادب
اک پیامِ زندگی دیتی ہے سب کو کربلا
مرثیہ سے زندہ رکھتی ہے ادب کو کربلا

۱۷

آج ہر صنفِ سخن میں کربلا کا رنگ ہے
مرتضیٰؑ و مصطفیٰؐ و کبریا کا رنگ ہے
جاں نثاروں کا، شہیدانِ وفا کا رنگ ہے
حُسن ہے ان میں قیامت کا، بلا کا رنگ ہے
اک تمدّن چاہیے اب کربلا کے نام کا
تا کہ پھر سے بول بالا ہو سکے اسلام کا

۱۸

آج تک اپنے اثر میں بے بَدَل ہے کربلا
وقت کے تالاب میں گویا کنول ہے کربلا
بے مَحَل ممکن نہیں تھی؛ برمحل ہے کربلا
اس لیے تو بعدِ صفین وجَمل ہے کربلا
مسئلوں کا اک مثالی حل جو نیک انجام ہے
ختمِ حجت ہے، یہ حق کا آخری اقدام ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٨

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٠٨

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٦١

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۲

کربلا اب بھی غُرورِ خُسرَوی پر ضرب ہے
اقتدار و حاکمیت سے مسلسل حرب ہے
سطوتِ باطل پہ طاری اضطرابِ کرب ہے
آج بھی اس کے اثر میں شرق ہے اور غرب ہے
کربلا کے سامنے شاہی سسکتی لاش ہے
ہر یزیدِ وقت کی یہ اک شکستِ فاش ہے

۲۳

نصرتِ مظلوم میں ظالم سے نفرت کربلا
مَسلک قرآن ۔ میں اجرِ رسالت کربلا
ہر کڑی مشکل میں ہے جس کی ضرورت کربلا
نامُساعد وقت میں جینے کی ہمت کربلا
موت کی چھاگل میں آبِ زندگانی کربلا
العطش کہنے لگے دنیا ، تو پانی کربلا

۲۴

کربلا کی فکر دیتی ہے پیامِ انقلاب
صبح وشامِ کربلا ہیں صبح وشامِ انقلاب
اس کے ہی ہاتھوں میں رہتی ہے زمامِ اِنقلاب
کربلا کا نام ہی گویا ہے نامِ انقلاب
بے کس وبے بس کو تلقینِ عمل دیتی ہے یہ
دستِ استبداد کی طاقت کچل دیتی ہے یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۲۵

ذرّہ ذرّہ کربلا کا ماہتاب و آفتاب
لا نہیں سکتی ہے دنیا آج بھی اس کا جواب
راستوں میں زندگی کے ہے یہی راہِ صواب
نقش ہیں اس کی زمیں پر پائے ابنِ بوترابؑ
سجدۂ شبیرؑ کی حامل نمازِ کربلا
وہ حدِ توفیقِ انساں ہے فرازِ کربلا

۲۶

آب کی بندش میں دریا کی روانی کربلا
حق کا باطل پر یقینِ کامرانی کربلا
چودہ صدیوں نے کہی جس کی کہانی کربلا
کمسنی ، طفلی ، ضعیفی اور جوانی کربلا
سال وسنِ کی دوریاں حائل ہیں اور سب ایک ہیں
کربلا جس میں بہتّر دل ہیں اور سب ایک ہیں

۲۷

تشنگانِ جوئے حق کو آبِ زم زم کربلا
معرفت حاصل ہو تو شبیرؑ کا غم کربلا
یہ دلِ پُرسوز اور یہ چشمِ پُرنم کربلا
دور کیوں جاتے ہو یہ مجلس ، یہ ماتم کربلا
کربلا کے ذکر سے پہنچا پیامِ انقلاب
اہلِ دل بڑھنے لگے پی پی کے جامِ انقلاب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

توڑ دے پندارِ شاہی کو یہ تھی کس کی مجال
فوج کی اور اسلحہ کی کوئی طاقت تھی نہ مال
جوں ہی اپنائی ذرا سی کربلا کی چال ڈھال
انقلاب ایسا ہوا برپا نہیں جس کی مثال
ظلم کے دریا کا دھارا اور بہہ سکتا نہ تھا
تختِ شاہی اس کی زد میں آ کے رہ سکتا نہ تھا

۲۹

کربلا کے ذکر نے راہِ عمل ہم وار کی
ملتِ خوابیدہ جو غفلت میں تھی بیدار کی
باعمل ماؤں نے پھر اک نسل وہ تیار کی
بن گئی جو کم سِنی میں روشنی کردار کی
تھا جو ناممکن ، ہوا ممکن قیامِ اِنقلاب
کربلا بردوش جب آیا ، امامِ انقلاب

۳۰

سب نے دیکھا ہے ابھی اِسلام کا وہ انقلاب
ساری دنیا میں ہے جس کی روشنی کی آب وتاب
کربلا کی راہ کا جو بھی کرے گا انتخاب
اہلِ ایراں کی طرح وہ بھی رہے گا کامیاب
توڑسکتا ہے وہی کبر و غرورِ جاہ کو
اور وہی زنجیر کرسکتا ہے پائے شاہ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۱

دُشمنِ ایراں یہی جو مغربی اقوام ہیں
دُشمنِ ایران کب ہیں دُشمن اِسلام ہیں
سب مسلمانوں پہ ان کے ظلم صبح وشام ہیں
کربلا کے نام سے خائف یہ بدانجام ہیں
آج بھی ہوتی ہے فتحِ حق کی ضامن کربلا
ہو جو ناممکن ، بنا دیتی ہے ممکن کربلا

۳۲

کچھ نہ طاقت کا ، نہ پندارِ اَنا کا فرق ہے
اور نہ کچھ ایران کی آب وہوا کا فرق ہے
کرب سے یہ بات کہتا ہوں ، بلا کافرق ہے
کلمہ گو سب ہیں شعارِ کربلاکا فرق ہے
کربلا کا اس زمانے میں اَثر تو دیکھیے
یہ ہزاروں سال کی شب کی سحر تو دیکھیے

۳۳

ہیں عراق و مصر و کویت کے مسائل بھی عجب
امّتِ مرحوم تیرے اور ایسے روزوشب
جو حرم کے پاسباں بنتے ہیں شاہانِ عرب
خود محافظ ان کا امریکا ہے ، امریکا ہے رب
وہ کسی کو بھی کوئی سوغات دے سکتے نہیں
جو بھکاری خود ہوں، وہ خیرات دے سکتے نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۴

ہم مسلمانوں کی حالت اَلامَان والَحذَر
حکمراں اپنے ہیں سب طاغوت کے زیرِ اَثر
سب غُلامِ روس و امریکا، اسیرِ سیم و زَر
کربلا میں اِن کو اپنی موت آتی ہے نَظَر
کج کلاہوں کی کجی برداشت کرسکتی نہیں
کربلا اِن کو کبھی برداشت کرسکتی نہیں

۳۵

کچھ دُعا کا ہے، نہ اِن کو بددُعا کا خوف ہے
جو انہیں بالکل نہیں ہے، وہ خدا کا خوف ہے
حکمرانوں کے دلوں میں کربلا کا خوف ہے
یا بہ الفاظِ دگر اپنی فنا کا خوف ہے
جو ابھی تک پیروِ فکرِ امیرِ شام ہیں
ایسے حاکم کربلا سے لرزہ براندام ہیں

۳۶

عارضی لگتا تھا باطل کو دَوامِ انقلاب
اب بھی خاموشی سے جاری ہے خرامِ انقلاب
باعثِ دہشت ہے دشمن کو پیامِ انقلاب
اہلِ باطل لے رہے ہیں انتقامِ انقلاب
کربلا سے جو ملا ہے وہ سبق بھی چھین لیں
چاہتے ہیں ہم سے اب جینے کا حق بھی چھین لیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۷

گردنوں میں ہیں مسلمانوں کی جو ذِلّت کے طوق
جبر و استبداد اور طاغوت کی ہیبت کے طوق
خواہش و حرص و ہوا و دولت وشہرت کے طوق
وہ بھی دن آئے گا جب ٹوٹیں گے یہ لعنت کے طوق
شرط بس یہ ہے کہ ذکرِ کربلا باقی رہے
ذکر سے ذہنوں میں فکرِ کربلا باقی رہے

۳۸

ہیں جہاں پر بھی مسلماں بستۂ آلام ہیں
دل شکستہ ہیں ، شکارِ گردشِ ایام ہیں
سازشیں ان کو مٹادینے کی صُبح وشام ہیں
جو بظاہر دوست ہیں ، سب دشمنِ اسلام ہیں
جب مَرَض ناسور بن جائے تو مَرہَم کربلا
جب یزید اتنے بہت سے ہوں تو ہر دَم کربلا

۳۹

خوف کیا ہو ، دھوپ میں سایہ ہے باغِ کربلا
تشنگی دل کی بجھاتا ہے اَیاغِ کربلا
جب بھی دل کے ساتھ رہتا ہے دماغ کربلا
آندھیوں میں خوب جلتا ہے چراغ کربلا
چاند سورج کی ہو یا اپنے ہیے کی روشنی
ماند کردیتی ہے سب کو اِس دیے کی روشنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۰

ہم اکیلے بھی ہوں گر دنیا میں ، تو غم کچھ نہیں
قوتیں باطل کی سب مل کر بھی باہم کچھ نہیں
طاقتِ ایماں ہو تو دینار و درہم کچھ نہیں
کربلا والوں کی نظروں میں یہ عالم کچھ نہیں
موت سے ہم یوں بھی کر لیتے ہیں پیمانِ حیات
جان دے دیتے ہیں ، لے لیتے ہیں میدانِ حیات

۴۱

سب مسلماں بھائی بھائی ، مانتے ہیں یہ بھی سب
پھر مسلمانوں کی آپس میں لڑائی کا سبب
اختلافِ فقہ سے بدلے ہیں کیوں نام و نسب
ایک قرآں ، اِک نبی اور ایک ہی ہم سب کا رب
ہم مُوحِد ہیں تو یہ وحدت بھی آفاقی رہے
کیا ضروری ہے کہ فرقوں میں بھی ناچاقی رہے

۴۲

ہم نے خود اپنے دلوں سے کیا کیا ہے یہ سوال
اُمتِ مرحوم پر کُھلتا نہیں کیوں کر مآل
ساری دنیا میں جہاں دیکھو ہمیں پر ہے زوال
کیا کبھی ذہنوں میں آیا کربلا کا بھی خیال
ڈوب کر دریائے خوں میں پار اُترنا سیکھ لو
جینا عزت سے اگر چاہو ، تو مرنا سیکھ لو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۴۳

گر یقیں ہوجائے دُنیا کو بس اتنی بات کا
اب بھی زندہ ہے مسلمانوں میں روحِ کربلا
سازشوں سے باز آجائیں گے سب اہلِ جفا
آنکھ اُٹھاکر ہم کو دیکھے کس کا ہوگا حوصلہ
پھر رواں اربابِ حق کا قافلہ ہوجائے گا
ختم ساری منزلوں کا فاصلہ ہوجائے گا

۴۴

ہم تو بچپن ہی سے ہیں مکتب نشینِ کربلا
اپنی گھٹّی میں پڑا ہے انگبینِ کربلا
بعد کی نسلیں بھی ہوں گی خوشہ چینِ کربلا
یہ یقیں ہے اس طرح جیسے یقینِ کربلا
کربلا کا ، ساری دُنیا کو یہی پیغام ہے
کربلا کوچہ نہیں ہے ، شاہراہِ عام ہے

۴۵

کربلا کے نام لیوا ہی رہینِ جَور ہیں
سب کھٹکتے ہیں انہیں جو بھی ہمارے طَور ہیں
ہیں ہمیں جو ہر گھڑی دنیا کے زیرِ غَور ہیں
مت غلط سمجھو ہمیں ، ہم لوگ ہی کچھ اَور ہیں
حق کی خاطر گھر کا گھر اپنا لٹا دیتے ہیں ہم
اور چراغِ ہستیِ باطل بجھا دیتے ہیں ہم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۶

حق کی دولت پاس ہو تو کوئی دولت کچھ نہیں
تم اکیلے بھی ہو تو دنیا کی طاقت کچھ نہیں
فاسق و فاجر کا اظہارِ مسرت کچھ نہیں
ہستیِ باطل ہے کیا ، اس کی حقیقت کچھ نہیں
پیشِ حاکم حق بیانی کا سلیقہ یاد ہے
شام کے دربار میں زینبؑ کا خطبہ یاد ہے

۴۷

کربلا کہتی ہے ناحق کوئی سمجھوتہ نہ ہو
کربلا کہتی ہے خود حق دار کو حق جا کے دو
جنگ ہو یا صُلح تم موقف سے اپنے مت پھرو
جنگ کے دوران ہنگامِ نماز آجائے تو
لاکھ حربے ظلم کے وجہِ قضا ہوتے رہیں
موت سَر پر ہو مگر سجدے ادا ہوتے رہیں

۴۸

کربلا کہتی ہے مقصد کی طرف بڑھتے رہو
وقت پڑجائے تو مقصد کے لیے جانیں بھی دو
کربلا کہتی ہے جب بھی ہو اصولی جنگ ہو
اور کسی حالت میں بھی باطل کی بیعت مت کرو
جو بھی ہو سُلطانِ جابر اُس کی بیعت حق نہیں
کربلا کہتی ہے حق طاقت ہے ، طاقت حق نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۹

دیکھتی کب ہے عَجم کو اور عَرَب کو کربلا
کچھ نہ کچھ حسَبِ طلب دیتی ہے سَب کو کربلا
چھانٹ لیتی ہے ہر اک عالی نَسَب کو کربلا
روزِ روشن سے بدل دیتی ہے شَب کو کربلا
حُر تو قسمت کا دھنی تھا ہی مگر یہ کون ہے
غالبًا آغوش میں آقا کی لاشِ جون ہے

۵۰

جَون افریقہ کا باشندہ ، وہ اک حبشی غلام
خدمتِ آخر کو جس کی آپ پہنچے ہیں امام
ایک فضہؑ ہیں جنہیں حسنینؑ کرتے ہیں سلام
زینبؑ و کلثومؑ ماں کہہ کر پکاریں صبح وشام
رنگ ونسل وقوم کے سب حل یہاں موجود ہیں
کربلا سے ہٹ گئے تو راستے مسدود ہیں

۵۱

کربلا چھوڑی تو پندارِ اَنا باقی نہیں
زندگی ہے ، زندگی کا وَلولَہ باقی نہیں
اُسوۂ شبیرؑ کی آب و ہَوا باقی نہیں
ہیں رَسوماتِ عزا روحِ عزا باقی نہیں
مشکلیں درپیش ہیں ہم کو تو حل بھی چاہیے
جوشِ ایمانی تو ہے ، جوشِ عمل بھی چاہیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۲

یہ رسوماتِ عزا رستہ تو ہیں ، منزل نہیں
کشتیاں ہیں مجلس و ماتم مگر ساحل نہیں
دل ہیں سینوں میں مگر افسوس سوزِ دل نہیں
کچھ نہیں ہے گر شعورِ کربلا حاصل نہیں
گریۂ وشیون تو ہیں ، مشکل کا حل کچھ بھی نہیں
کربلا کا تذکرہ ہے اور عَمَل کچھ بھی نہیں

۵۳

کربلا کی یاد ہے دل میں بہ اندازِ جنوں
یہ جنوں صدیوں سے ہے دل میں ہمارے جوں کا توں
کربلا کے ذکر ہی سے دل کو ملتا ہے سکوں
اِس سے غافل تو نہیں ہیں، یہ ہے اِک اچھا شگوں
اس شگونِ نیک سے نکلے گا کل کا راستہ
اُسوۂ شبیرؑ پھر ہوگا عمل کا راستہ

۵۴

اُسوۂ شبیرؑ سے روشن ہے راہِ کربلا
مہر و ماہِ زندگی ہیں مہر و ماہِ کربلا
جذبۂ جوشِ عمل پر ہو کُلاہِ کربلا
کیوں ڈرے وہ جس کو حاصل ہو پناہِ کربلا
دشتِ دہشت میں لعینوں کی جفائیں دیکھیے
کربلا کے ایک دن کی کربلائیں دیکھیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۵

پیاس سے بچوں کا خیموں میں مچلنا کربلا
وہ نمازِ عصر ، وہ سورج کا ڈھلنا کربلا
درد سے اکبرؑ کا وہ پہلو بدلنا کربلا
بی بیاں ، بے وارثی ، خیموں کا جلنا کربلا
جیت ہے مظلوم ہی کی صبر کے ہر وار سے
ظلم کٹ جاتا ہے اکثر اپنی ہی تلوار سے

۵٦

اک سپاہی پر جو اُتری تھی وہ تیغِ آب دار
لافتیٰ اِلاّ علیؑ ، لا سیف الّا ذوالفقار
یوں رہی ہے طاعتِ معصوم میں خدمت گزار
ایک ننھی سی بنائی قبر بھی انجامِ کار
کیوں نہ ہو یہ فدیۂ راہِ خدا کی قبر ہے
درحقیقت فاتحِ کرب وبلا کی قبر ہے

۵۷

لائے تھے اصغر کو شہ پانی پلانے کو مگر
خوں میں ڈوبی باپ کے ہاتھوں پہ تھی لاشِ پسر
جانتے بھی تھے کہ اس کا منتظر ہے گھر کا گھر
پر امانت سونپ دی مٹی کو تربت کھود کر
رن سے خالی ہاتھ جب خیمہ میں سرور جائیں گے
ماں اگر بچّے کو پوچھے گی تو کیا بتلائیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۸

وہ سناں اور قلبِ ہم‌شکلِ پیمبرؑ دیکھیے
بازوئے شبیرؑ اور حلقومِ اصغرؑ دیکھیے
ضبطِ نفس و صبر عباسِؑ دلاور دیکھیے
سر سے وہ کھینچی گئی زینبؑ کی چادر دیکھیے
وہ افق پر کربلا کے غم کی بدلی چھا گئی
دیکھیے پردیس میں شامِ غریباں آ گئی

۵۹

خون میں ڈوبی ، بلا کی تیرگی کی شام ہے
تشنگی کی ، بے بسی کی ، بےکسی کی شام ہے
موت سے بدتر ہے ایسی زندگی کی شام ہے
دشتِ ناپُرساں ہے اور بے وارثی کی شام ہے
تین دن کی پیاس کے مارے بلکتے بھی نہیں
ظلم سے سہمے ہوئے بچے سسکتے بھی نہیں

۶۰

کیسے بچوں کو سنبھالے زینبِؑ خستہ جگر
جل گئے خیمے ، حرم بیٹھے ہیں فرشِ خاک پر
کیا جلائے وہ دیا کوئی ، جلا ہو جس کا گھر
بے ردائی میں اندھیرے نے کیا پردہ مگر
ہے بہت شامِ غریباں میں اندھیرا کام کا
جس نے پردہ رکھ لیا آلِ شہِؑ اسلام کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۱

ہیں نہ اب عباسؑ اور نہ اکبرؑ عالی جناب
اک جلے خیمے کی ہاتھوں میں لیے ٹوٹی طناب
اب طلایہ پھر رہی ہے صرف بنتِ بوترابؑ
بےکسوں کی شام ہے اور اشقیا ہیں بےحساب
دشت میں بےخوف بیٹھے ہیں غریبانِ حرم
شیر دل بیٹی علیؑ کی ہے نگہبانِ حرم

۶۲

تیرگیِٔ شب میں یہ زینبؑ نے دیکھا ایک بار
ان کی جانب بڑھتا آتا ہے مسلسل اک سوار
جب قریب آیا نقابِ رُخ ہوا پھر آشکار
تب ہوئی یوں اس سے گویا ، زینبِؑ عالی وقار
میں نواسی ہوں نبیؐ ، کی دخترِ کرّار ہوں
نام ہے زینبؑ مِرا ، میں قافلہ سالار ہوں

۶۳

لٹ گئی راہِ خدا میں آلِ محبوبؐ خدا
کوئی بھی باقی نہیں ہے اب مِرا چھوٹا بڑا
اِک مِرا سجّادؑ ، سوغش میں ہے ، تپ میں مبتلا
لٹ چکے اہلِ حرم کچھ بھی نہیں باقی رہا
بالیاں بچی کی اور رانڈوں کا زیور لٹ گیا
بی بیوں کی چادریں ، عابدؑ کا بستر لٹ گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴

میں نہ بھولوں گی کبھی بھائی کا اپنے چھوٹنا
دشت میں آلِ محمدؐ کا مقدر پھوٹنا
لوٹنے کو ظالموں کا بےکسوں پر ٹوٹنا
لوٹنا ہے گر تجھے بھی تو سحر کو لوٹنا
پیاس کی شدت سے سوتے سوتے روئے ہیں ابھی
روتے روتے میرے بچے تھک کے سوئے ہیں ابھی

۶۵

دفعتاً فارس نے اپنے پاؤں سے چھوڑی رکاب
سامنے زینبؑ کے اُلٹی اپنے چہرے سے نقاب
کربلا کی خاک پر اُترے فرس سے بوترابؑ
اپنے سینے سے لگا کر بولے زینبؑ سے شتاب
ہاں مِری بیٹی بڑے پردیس میں غم کھائے ہیں
چین سے سو اب، نگہبانی کو بابا آئے ہیں

۶۶

باپ کے قدموں سے زینبؑ نے لپٹ کر تب کہا
کیوں نہ آئے جب مرے بھائی کا کٹتا تھا گلا
کیوں نہ آئے تیر جب اصغرؑ کی گردن پر لگا
کیوں نہ آئے جیتے جی پامال جب قاسمؑ ہوا
کیوں نہ آئے خاک پر ٹھنڈا عَلَم ہوتا رہا
بھائی کا بازو پہ جب بازو قَلَم ہوتا رہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۷

کیوں نہ آئے جب چھنے ننھی سکینہؑ کے گہر
کیوں نہ آئے جب لُٹیں سر کی ردائیں سربسر
کیوں نہ آئے جب چھنا بستر، تھا عابد خاک پر
کیوں نہ آئے جب جلے خیمے ، ہوا برباد گھر
آئے ہو جب بھائی سے ہمشیر رن میں چھٹ گئی
آئے ہو جب ساری اماں کی کمائی لٹ گئی

۶۸

اور کیا باقرؔ میں حالِ زینبِ مضطر لکھوں
باپ سے بیٹی کا شکوہ کیسے کاغذ پر لکھوں
گفتگو زینبؑ کی دل کا کرب میں کیوں کر لکھوں
حشر مجلس میں بپا ہے اور کیا محشر لکھوں
باپ سے بیٹی کے شکوے دل کو تڑپانے لگے
لکھتے لکھتے چشمِ نم میں ظلم لہرانے لگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جو شہیدوں کا غم نہیں رکھتے
کچھ خدا کی قسم نہیں رکھتے

چل رہے ہیں علیؑ کے جادے پر
راہ میں پیچ و خم نہیں رکھتے

جہاں ذکرِ علیؑ نہیں ہوتا
ہم وہاں پر قدم نہیں رکھتے

جو نہ کرتے ہوں ذکرِ آلِؑ نبیؐ
وہ زباں، وہ قلم نہیں رکھتے

جو علیؑ دشمنی میں ہیں معروف
نام بھی ان کے ہم نہیں رکھتے

جن کا مولا ہو بُت شکن وہ لوگ
آستیں میں صنم نہیں رکھتے

کر رہے ہیں حسینؑ کا ماتم
ہم کوئی اور غم نہیں رکھتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانچواں مرثیہ عنوان طاقت

مطلع : طاقتِ حرفِ سُخَن آج دِکھانا ہے مجُھے

بند: ۸۶

تصنیف: ۱۹۹۴ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تخت و جاہ و حشَم نہیں رکھتے
پھر بھی گردَن کو خم نہیں رکھتے
ہم نے جینا علیؑ سے سیکھا ہے
موت کا خوف ہم نہیں رکھتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱

طاقتِ حرفِ سخن آج دکھانا ہے مجھے
سال بھر بعد اُسی راہ پہ جانا ہے مجھے
اک چراغ اور عقیدت کا جلانا ہے مجھے
پانچواں مرثیہ اِس سال سُنانا ہے مجھے
آج پھر راہ روِ جادۂ دشوار ہوں میں
اہلِ مجلس سے دُعاؤں کا طلب گار ہوں میں

۲

صاف و سادہ ہو بیاں ، ایسی سلاست آئے
لفظ سنجیدہ ہوں ، لہجہ میں متانت آئے
قالبِ شعر میں اعجازِ فصاحت آئے
سَیلِ افکار میں ابلاغ کی طاقت آئے
سرنگوں وقت کی برگشتہ جبینیں ہوجائیں
اتنا پانی ہو کہ سیراب زمینیں ہوجائیں

۳

طائرِ فکر کو پرواز کی طاقت مل جائے
اس سخن سے مجھے جینے کی بشارت مل جائے
پیکرِ شعر کو ایسا قد و قامت مل جائے
سب ہوں صف بستہ اسے اذنِ امامت مل جائے
ہیچ ہوجائے یہیں طبل و علم کی طاقت
بند ذہنوں پہ بھی کُھل جائے قلم کی طاقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

یاد آئی مجھے اک ساعت قِرطاس و قلم
جانے والے کو ہوئی رغبتِ قرطاس و قلم
چند ذہنوں پہ جو تھی ہیبتِ قِرطاس و قلم
سامنے آنے نہ دی صورتِ قرطاس و قلم
اسی صورت سے یہ منظر پسِ منظر نکلا
ہم نشیں باعثِ توہینِ پیمبرؐ نکلا

۵

اے قلم فکر کو الفاظ کی پوشاک تو دے
ایسی پوشاک جو مضمون کا ادراک تو دے
ایسا ادراک جو احساس کو خوراک تو دے
سُرمۂ خاکِ دَرِ پنجتن پاک تو دے
چشمِ بینا میں دوبالا ہو نظر کی طاقت
ظلمتِ شب میں نظر آئے سحر کی طاقت

۶

خُفتہ احساس جگانا ہیں سنو ، اے باقرؔ!
ہوچکا بس بہت آرام ، اُٹھو اے باقرؔ!
مرثیہ فکر کی طاقت سے لکھو ، اے باقرؔ!
ضعف مصرعوں میں ذرا سا بھی نہ ہو، اے باقرؔ!
جس کا کم زور سہارا ہو وہ حاوی ہے ضعیف
ضُعف ہو جس کی حدیثوں میں وہ راوی ہے ضعیف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷

فرش سے اُٹھ کے جو میں برسرِ منبر آیا
گردشِ وقت کو اس اوج سے چکّر آیا
رشک کرنے کو سکندر کا مقدر آیا
غلغلہ تھا کہ غُلامِ شہِؑ قنبر آیا
کس میں ہمّت ہے کہ اِس ذکر کا رستہ روکے
کس میں طاقت ہے کہ اِس فکر کا رستہ روکے

۸

کوئی منظر جو نگاہوں سے گزرتا ہے مِرے
افقِ ذہن پہ سورج سا اُبھرتا ہے مِرے
شعر الہام ہے جو دل پہ اترتا ہے مِرے
ڈھل کے الفاظ میں ہونٹوں پہ سنورتا ہے مِرے
اور بڑھ جاتی ہے جب طبعِ رسا کی طاقت
مرثیے نظم میں لاتی ہے وِلا کی طاقت

۹

اہلِ طاقت کو ہوا کرتا ہے طاقت کا خُمار
جیسے اربابِ حکومت کو حکومت کا خمار
کثرتِ مال سے ہو جاتا ہے دولت کا خُمار
اور ہوتا ہے مگر حق و صداقت کا خمار
صدق گوئی روشِ جرأتِ گفتار ملے
جس کو گردِ قدمِ میثمِ تمّار ملے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۱۰

ایک طاقت ہے مگر اُس کے نشانے لاکھوں
آئینہ ایک مگر آئینہ خانے لاکھوں
قصّے طاقت کے نئے اور پرانے لاکھوں
جزوِ تاریخ ہیں طاقت کے فسانے لاکھوں
دَمِ عیسیٰ کہیں موسیٰ کا عصا ہوتی ہے
حق کی طاقت سے یہی وصفِ خدا ہوتی ہے

۱۱

وہ قوی خود ہے تو تنکے کو بھی قوت دی ہے
زیرِ آب آ کے اُبھرنے کی بصیرت دی ہے
زورِ طوفاں سے حفاظت کی ضمانت دی ہے
کیسے بے وزن کو کس وزن کی طاقت دی ہے
کتنے طوفاں ہیں جو آتے ہیں گذر جاتے ہیں
یہی تنکے تو سَرِ آب ٹھہر جاتے ہیں

۱۲

اک پیمبر سے جو دنیا نے لڑائی طاقت
میرے معبود کو اک آنکھ نہ بھائی طاقت
بیٹا پربت پہ گیا ہوگئی رائی طاقت
الاماں جوش میں آئی جو خُدائی طاقت
ایک کشتی ہی فقط زیست کا عنوان بنی
وہ بھی طاقت ہی تھی جو نوحؑ کا طوفان بنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

متعجب ، متحیر ، متلاطم طاقت
متناسب ، متواتر ، متحکم طاقت
متعصب ، متنفر ، متصادم طاقت
متحارب ، متکبر ، متخاصم طاقت
ہاتھ ظالم کے جو لگ جائے تو اندھی ہو جائے
دستِ حق کوش میں پہنچے تو خُمینی ہو جائے

۱۴

شورِ طوفان و تلاطم میں کنارہ بھی یہی
موجِ ہستی بھی یہی ، موت کا دھارا بھی یہی
چشمِ بینا کے لیے آنکھ کا تارا بھی یہی
دَہرِ بے مہر میں جینے کا سہارا بھی یہی
کہیں پتھر ، کہیں چاندی ، کہیں سونا طاقت
اہلِ طاقت سے بھی منواتی ہے لوہا طاقت

۱۵

دستِ قانون میں ہے دار و رسن کی طاقت
دشت میں دوڑتی پھرتی ہے ہرن کی طاقت
شام و ایران کی ہے ، مصر و یمن کی طاقت
مُنحصَر حُبِّ وطن پر ہے وطن کی طاقت
قابلِ رشک ہے ایمان کی طاقت دیکھو
دیکھنا ہو تو سلیمان کی طاقت دیکھو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

سارے عالَم میں تھی مشہور حکومت اِن کی
سارے اطراف میں پھیلی تھی ریاست اِن کی
ساری دنیا میں جو دولت تھی ، وہ دولت اِن کی
سانس لیتے ہوئے ہر جسم پہ قدرت ان کی
جال ہر قسم کی آواز کے بُن لیتے تھے
وہ سماعت کہ صدا چیونٹی کی سُن لیتے تھے

۱۷

لطف و احساں ہوئے احسان و عنایت کا جواب
جبر ہوتا نہیں تسکینِ رفاقت کا جواب
کبھی تکلیف نہیں ہوتی ہے راحت کا جواب
صرف طاقت ہی ہوا کرتی ہے طاقت کا جواب
پیشِ فرعون بنے حضرتِ موسیٰؑ طاقت
دستِ موسیٰؑ میں عصا اور یدِ بیضا طاقت

۱۸

دین کی ہوتی ہے ، ہوتی ہے دَھرم کی طاقت
صبر کی ، شُکر کی اور ظلم و ستم کی طاقت
ہے مسرت کی بھی طاقت جو ہے غم کی طاقت
سامنے سچ کے ہے کیا جھوٹی قسم کی طاقت
بے یقینی ہو تو اوہام بھی طاقت بن جائیں
بُت پرستی ہو تو اصنام بھی طاقت بن جائیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹

گھُپ اندھیرا ہو تو اک شمع کی لَو بھی طاقت
کِشتِ شب رنگ سے اک پھوٹتی پَو بھی طاقت
بات اعداد کی گر ہو تو ہے نو بھی طاقت
کھیل کوڑی کا جو کھیلو تو ہے پو بھی طاقت
دس گُنی سیڑھیاں گنتی میں جو چڑھ جاتی ہے
طاقتِ صفر سب اعداد سے بڑھ جاتی ہے

۲۰

کچھ بھی ممکن نہیں ہوتا کبھی طاقت کے بغیر
کان سنتے ہی نہیں تابِ سماعت کے بغیر
دل تڑپتا ہی نہیں دردِ محبت کے بغیر
کام چلتا ہی نہیں گردشِ دولت کے بغیر
سیر ہے جس کا سوا سیر، ہے دھَن کی طاقت
کبھی رَتی میں سما جاتی ہے مَن کی طاقت

۲۱

جس قدر علم ہو، بڑھتی ہے فضیلت اُتنی
علم جتنا بڑھے، بڑھتی ہے بصیرت اُتنی
خرچ جتنا کرو، بڑھتی ہے یہ دولت اُتنی
جتنا حاصل کرو، بڑھتی ہے ضرورت اُتنی
علم کے در پہ ہر اک دستِ سوال آتا ہے
اور زر و مال کی دولت پہ زوال آتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۲

ہَر بُن موئے بدن میں ہے ، بدن کی طاقت
تن کی طاقت سے سِوا ہوتی ہے من کی طاقت
شعر لکھواتی ہے شاعر سے سخن کی طاقت
جیسے فن کار کے وِجدان میں فن کی طاقت
طاقتِ فن ہو جسے ماہرِ فن ہوتا ہے
اپنے ماحول میں سورج کی کرن ہوتا ہے

۲۳

رونقِ ارض و سما ، ارض و سما کی طاقت
لازمِ کلمۂ توحید ہے ، لا کی طاقت
ہیبت و دبدبۂ و ظلم و جفا کی طاقت
بڑی سرکش ہے مگر حُبِ اَنا کی طاقت
ایک سجدے کا جو انکار کرا دیتی ہے
ایک پل میں اُسے شیطان بنا دیتی ہے

۲۴

ہے مُسبّب یہی ہر شے کی بہ فیضِ اسباب
طاقت جوشِ نمو ، روز کھلاتی ہے گلاب
ہر قدم ساتھ ہے طفلی ہو کہ پیری کہ شباب
یہ وہ دریا ہے کہ ہے جس سے زمانہ سیراب
مقتلِ جاں میں لیے خون کی دھاریں طاقت
گلشنِ دَہر میں لاتی ہے بہاریں طاقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۵

روح کی طرح ہر اک شے میں رواں ہے طاقت
صَرف طاقت کا عیاں ہے پہ نہاں ہے طاقت
دَین اللہ کی ہے ، حق کا نشاں ہے طاقت
زندگی بھی وہیں ہوتی ہے جہاں ہے طاقت
مَلک الموت کی صورت میں جب آجاتی ہے
کتنے فرعونوں کو مٹی میں ملا جاتی ہے

۲۶

صبر اک وار سے جب دستِ ستم توڑتا ہے
سطوتِ سلطنت و جاہ و حشم توڑتا ہے
آگے بڑھتے ہوئے ظالم کے قدم توڑتا ہے
ظلم ، مظلوم کے قدموں ہی میں دم توڑتا ہے
دستِ جابر میں اگر جبر کی طاقت ہے بہت
دلِ مظلوم میں بھی صبر کی طاقت ہے بہت

۲۷

سب نے دیکھی ہے دواؤں میں شِفا کی طاقت
سب سمجھتے ہیں یتیموں کی دُعا کی طاقت
رنگ دکھلاتی ہے خونِ شہدا کی طاقت
کربِ مظلوم میں ہوتی ہے بَلا کی طاقت
کسی مظلوم سے جب تحفۂ جاں مانگتی ہے
طاقتِ ظلم بھی پھر جاں کی اماں مانگتی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸

اس کی تعلیم سے اخلاق نے سیکھے آداب
اس کی مٹی سے ہیں تہذیب و تمدن کے گلاب
اس کے پانی سے ہے ہر چہرۂ گل رنگ پہ آب
رقص و آہنگِ غزل شعر و سخن چنگ و رباب
راگ ایسا ہے کہ ہر ایک یہ دُھن گاتا ہے
اک زمانہ ہے کہ طاقت ہی کے گُن گاتا ہے

۲۹

جانے کتنے ہیں صدف جن میں ہیں گوہر پنہاں
کتنی دولت ہے کہ رکھتے ہیں سمندر پنہاں
ذرۂ خاک میں طاقت کے ہیں جوہر پنہاں
چشمِ انساں سے ہیں کتنے مہ و اختر پنہاں
اتنے پردے ہیں، کوئی چاک نہیں کرسکتا
ذہن انسان کا ادراک نہیں کرسکتا

۳۰

حق کی بخشی ہوئی توفیق کی طاقت دیکھو
مبدءِ فیض میں تحقیق کی طاقت دیکھو
علم سے علم کی تصدیق کی طاقت دیکھو
بزمِ افکار میں تخلیق کی طاقت دیکھو
دانش و علم و فراست ہی کے نام آتی ہے
یہ وہ طاقت ہے جو مخلوق کے کام آتی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۱

زور ہو زر کا جہاں ذکرِ ابوذرؓ ، طاقت
دَل پہ فوجوں کے جو چھا جائیں بہتّرطاقت
پیشِ سلطان کوئی مردِ قلندر ، طاقت
زَد پہ تلواروں کی سوئے سَرِ بستر ، طاقت
نیند آجائے تو طاقت وہیں سونا بن جائے
اور گہوارے میں اژدر بھی کھلونا بن جائے

۳۲

کیا کہیں ، حق سے ملی ہے انہیں کیسی طاقت
ہو جہاں جیسی ضرورت وہاں ویسی طاقت
طاقتیں لرزہ براندام ہیں ایسی طاقت
زیر ہے چاہے مقابل پہ ہو جیسی طاقت
یہ وہ ہیں جن کے لیے حق سے حُسام آتی ہے
ان کی طاقت ہے جو اللہ کے کام آتی ہے

۳۳

ساری خلقت کی زباں پر ہے فسانہ ان کا
بے خطا ہے جو نشانہ وہ نشانہ اِن کا
مظہر زورِ الٰہی ہے تو شانہ اِن کا
کُن سے پہلے کا زمانہ بھی زمانہ ان کا
ان کی توثیق سے توفیق ہوئی ہے طاقت
بس انہیں کے لیے تخلیق ہوئی ہے طاقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۴

ہر خزانے سے جُدا ان کے خزانے کا وقار
ہر فسانے سے سوا ان کے فسانے کا وقار
کس گھرانے کو ملا ان کے گھرانے کا وقار
ان سے باقی ہے زمانے میں زمانے کا وقار
راس اسلام کو آئی نہ کسی کی طاقت
درِ خیبر سے کھلی نادِ علیؑ کی طاقت

۳۵

دستگیری میں کوئی صاحبِ قنبر سا کہاں
جاں فروشی میں کوئی مالک اُشتر سا کہاں
ساری دنیا میں کوئی ان کے برابر سا کہاں
صدق گوئی میں کہیں کوئی ابوذر سا کہاں
بڑھ کے یوں حق و صداقت کا علم کھول دیا
حاکمِ شام کی سطوت کا بھرم کھول دیا

۳۶

چشمِ تخیّل میں طاقت کے جو منظر آئے
دستِ معصوم پہ حق گوئی کو کنکر آئے
خانۂ حق میں ابابیلوں کے لشکر آئے
دَر بنا کعبہ کی دیوار میں ، حیدرؑ آئے
میرے مولا کو نصیری جو خدا کہتے ہیں
طاقتِ جوشِ عقیدت سے سوا کہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

۳۷

کُل ایمان ہیں طاقت کا ٹھکانا کیا ہے
ایک مرضیِٔ خدا اور خزانہ کیا ہے
طاقتِ کفر نے آخر انہیں جانا کیا ہے
نصرتِ حق میں انہیں خون بہانا کیا ہے
اپنے خوں سے رہ ایثار بنادیتے ہیں
دشتِ بے آب کو گلزار بنادیتے ہیں

۳۸

پاپ سے ہے تو کہیں پُن سے ہے دُنیا آباد
رنگ تہذیب و تمدن سے ہے دُنیا آباد
راہِ تسلیم و تعاون سے ہے دُنیا آباد
صرف طاقت کے توازن سے ہے دُنیا آباد
بات کرنے کا بھی پھر اور ہی ڈھب ہوتا ہے
بگڑے طاقت کا توازن تو غضب ہوتا ہے

۳۹

زیب دیتا نہیں انسان کو طاقت کا گھمنڈ
ضائع کرتا ہے عبادت کو عبادت کا گھمنڈ
سَر میں ہوتا ہے امیروں کے امارت کا گھمنڈ
بادشاہوں کو رعایا پہ حکومت کا گھمنڈ
ظالم و مُستبد و اہلِ جفا بنتے ہیں
اور بڑھ جائے رعونت تو خدا بنتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۰

یا الٰہی کسی کم ظرف کو طاقت نہ ملے
کسی ظالم کو زمانے کی قیادت نہ ملے
فکرِ منفی کو کبھی علم و فراست نہ ملے
رایت و منصب و جاگیر و ریاست نہ ملے
نیزہ ہے تیغ ہے سیفی ہے چھری ہے طاقت
ہو بُرا جس کا نتیجہ، وہ بُری ہے طاقت

۴۱

جہل کا کام بھی دیتی ہے قلم کی طاقت
تابکاری کی شعاعوں میں ہے سم کی طاقت
ہر گھڑی بڑھتی ہی جاتی ہے ستم کی طاقت
خاک کے ذرے سے بن جاتی ہے بم کی طاقت
اوجِ افلاک سے تامسکنِ ماہی دیکھو
صَرف طاقت کا غلط ہو تو تباہی دیکھو

۴۲

دوست کوئی نہیں دشمن بھی ہے عیار بہت
ایک ہی ہاتھ میں دولت کے ہیں انبار بہت
اہلِ جمہور میں شاہوں کے طرف دار بہت
بکنے والے ہوں ضمیروں کے خریدار بہت
کچھ تو قبضہ میں رکھیں اپنی ضرورت کے لیے
جتنی طاقت ہے وہ شاہوں کی حفاظت کے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas